

تعلیمات نبویہ

مؤلف: محمد کریم سلطان

الجزء الخامس

مکتبہ سراج نور

بازار قریب امام مسجد خیر آباد فیصل آباد

تعلیمات نبویہ (الجزء الخامس)

تالیف

محمد کریم سلطانی

ناشر

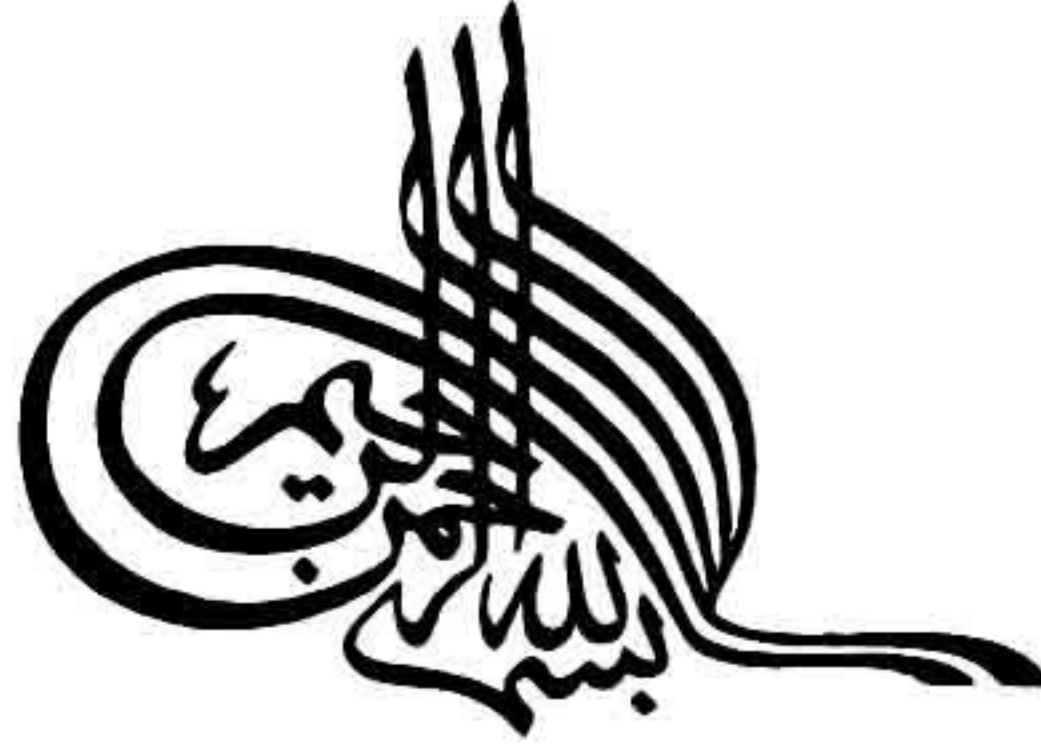
مکتبہ صبح نور

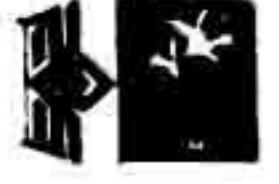
جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون: 34-8730833-041

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

تعلیمات نبویہ (الجزء الخامس)	نام کتاب
محمد کریم سلطانی	تالیف
اول ۲۰۰۶ء	اشاعت
صبح نور کمپیوٹرز	کمپوزنگ
مکتبہ صبح نور	ناشر
	تعداد
	قیمت





مریض کی عیادت

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ. أَمَّا بَعْدُ:-

عیادت مریض کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ مع ترجمہ پیش خدمت ہیں اور اس
سلسلہ میں مریض کے اجر و ثواب کے بارے میں بھی چند احادیث مبارکہ ذکر کی گئی ہیں۔
یہ ترجمہ، توضیح سیدی و ابی حضور فقیہ عصر مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم کے
افادات کا مجموعہ ہیں اس میں جو خوبی و کمال ہے وہ حضور سیدی و ابی زید مجددہ کا ہے اور اس میں
جو نقص، کمی اور کجی ہے وہ میری کوتاہی اور بے علمی کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے حسنات کو قبول فرمائے اور سیئات
سے درگزر فرمائے اور زندگی کے جتنے سانس باقی ہیں اپنی رضا میں بسر کرنے کی سعادت ارزانی
فرمائے۔

محمد کریم سلطانی

معمولی سے معمولی تکلیف، گناہوں کا کفارہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُّهَا.

(صحیح البخاری - صحیح المسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد مسلم کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے حتیٰ کہ اگر اس کو کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

-☆-

یہ دنیا دار المصائب ہے عالم رنگ و بو پریشانیوں اور دکھوں سے بھرپور ہے۔ اس جہاں میں راہ چلتے مصیبت آ جاتی ہے انسان کتنا ہی دامن کیوں نہ بچائے پھر بھی اسے کوئی نہ کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے کبھی چلتے چلتے کوئی نوکیلا پتھر پاؤں کو زخمی کر دیتا ہے کبھی کسی خار دار جھاڑی میں دامن الجھ جاتا ہے اپنے دامن کو چھڑاتے ہوئے ہاتھ زخمی ہو جاتا ہے کبھی اپنے ہی گھر میں انسان چہل قدمی کر رہا ہوتا ہے کوئی کانٹا یا اس جیسی کوئی چیز پاؤں میں چبھ جاتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔

اے اسلام کا قلاوہ اوڑھنے والے

اے بندہ مومن

اے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام

دیکھ اس قادر و قیوم نے تیرے لئے کتنے انوکھے انعامات مقرر کیے ہیں تجھے کوئی مصیبت پہنچے رب تعالیٰ اسے تیرے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ معمولی سا کنکر تیرے پاؤوں میں الجھ جائے اللہ تعالیٰ اس کے سبب تیری خطا کو معاف کر دیتا ہے اگر کوئی کانٹا تیرے ہاتھ یا پاؤوں کو زخمی کر جائے خالق و مالک جل جلالہ اس کے ذریعے تیرے جرم کو معاف کر دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معمولی انعام نہیں ہے یہ بہت بڑا انعام ہے وہ خدائے بزرگ و برتر ہمیں نوازنا چاہتا ہے وہ ہمیں کرم سے مالا مال کرنا چاہتا ہے ادھر ہم ہیں کہ اس کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے۔ ہم دن رات گناہوں کی دکانداری کرتے ہیں وہ معمولی معمولی بات سے ہمیں پاک فرماتا جاتا ہے ہم صبح سے رات گئے تک اور پھر رات میں خرافات کا وہ اودھم مچاتے ہیں کہ الامان الحفیظ لیکن رحیم و کریم اللہ ہمیں فوراً عذاب دینے کی بجائے ہمیں مہلت دیتا ہے کہ اگر کوئی تکلیف آجائے تو وہ اس کے ذریعے لغزشوں کو معاف کر دیتا ہے وہ کوتاہیوں سے درگزر کر جاتا ہے کیا اب ہم پر فرض نہیں کہ اس کے حضور سچی توبہ کریں اس سے عہد کریں کہ خالق و مالمق تو اتنا کریم ہے کہ ہمارے تصورات سے بھی ورا تیرا کرم ہے۔ اب ہم تیرے حضور سر جھکا کر وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ گناہ نہیں کریں گے بلکہ نیکی کر کے تجھے راضی رکھنا اپنی عادت بنائیں گے۔ اب ہمارے حال زار پر رحم فرما اور ہمیں خلوص دل سے اپنی جناب میں جھکنے کی سعادت عطا فرما اور کسی بھی لمحے اپنے کرم سے محروم نہ فرما۔

بیمار آدمی کو حالت بیماری میں اپنی عبادات و اوراد کا پورا ثواب ملتا ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ؛ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا. (صحیح البخاری)

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: جب مومن بیمار ہوتا ہے یا سفر پر روانہ ہوتا ہے تو اس کے لئے ان اعمال صالحہ
کا اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو اعمال صالحہ وہ حالت اقامت اور حالت صحت میں سرانجام دیا
کرتا تھا۔

-☆-

اگر ایک بندہ مومن پر اللہ تعالیٰ توفیق و اعانت کے دروازے کھول دے اسے عبادت کی
سعادت سے یوں سرفراز کیا کہ وہ سحری کو اٹھتا ہے اور صلاۃ تہجد ادا کرتا ہے اور رحمت کے لمحات
میں استغفار کی کثرت کرتا ہے اور سی طرح بارگاہِ لم یزل میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش
کرتا ہے۔ بات صرف وقت تہجد تک نہ رہی بلکہ وہ صبح سے لیکر شام تک ذکرِ الہی کے مزے لیتا
ہے شام سے لیکر صبح تک یاد الہی کی مے نوش کرتا ہے اس کی زندگی کی صبحیں اور اسکی زندگی کی
شامیں اسی طرح گزرتی جاتی ہیں نامہ اعمال لکھنے والے کراما کا تبین اسکے نیکیوں کے دفتر بھرتے

جاتے ہیں اور مسلسل نیکیاں لکھتے جاتے ہیں۔

اچانک وہ بندہ مومن بیمار ہو جاتا ہے اسے بخار یا اسی جیسا کوئی اور عارضہ آ جاتا ہے جس سے اس کے اعضاء مضجمل ہو جاتے ہیں اس کے جسم میں وہ تو انائی باقی نہیں رہتی وقت تہجد اٹھنا تو چاہتا ہے لیکن جسم کی نقاہت و کمزوری اسے اٹھنے نہیں دیتی ایسے خدا ترس آدمی پر اس کمزوری و بیماری کے عالم میں انعامات الہیہ ملاحظہ ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ بیمار ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ بیماری انسان سے اسکے گناہ مٹا دیتی ہے اس کی معصیتوں کے داغ ختم کر دیتی ہے اسکے نامہ اعمال سے سیاہی کے دھبے دور کر دیتی ہے۔ اگر وہ بندہ پہلے ہی نیک ہے اس کا اعمال نامہ گناہوں کی آلودگیوں سے پاک و صاف ہے معصیتوں کے داغوں سے معراء ہے تو اللہ وحدہ اسکے درجات بلند کر دیتا ہے اسے رفعتوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ اسے علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے اور اسکے لئے رضا کا پروانہ تیار ہو جاتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ

وہ حالت بیماری میں اٹھ نہ سکا، بخار کی شدت سے تہجد کی صلاۃ ادا نہ کر سکا اپنے اور ادو وظائف پورے نہ کر سکا تو اللہ جل شانہ کافرشتوں کو حکم آ جاتا ہے اے فرشتو اے میرے ملائکہ یہ میرا بندہ حالت صحت میں جو اور ادو وظائف ادا کرتا تھا اور جو سجدہ ہائے بندگی کیا کرتا تھا اتنا ثواب اس حالت میں بھی لکھتے جاؤ کیونکہ اگر یہ صحیح و تندرست ہوتا تو ضرور ان اور ادو وظائف صلوات کو پورا کرتا اسکی نیت تو اعمال صالحہ بجالانے کی تھی لیکن اس کی صحت نے اسکا ساتھ نہ دیا تو اب اس کے اجر و ثواب سے اسے محروم نہ رکھو بلکہ اسے ان صلوات ان نوافل

اور ان اور ادکا پورا پورا ثواب لکھ دو۔

اے خالق و مالک

اے احکم الحاکمین

اے رحیم و کریم اللہ

تو کتنا سخی ہے تیرا کرم کتنا زیادہ ہے تیرا بندہ تجھے یاد کرنے والا تیرے ذکر سے اپنی زبان و قالب کو معطر کرنے والا اگر کسی عارضہ میں مبتلا ہو جائے تو اسے محروم نہیں رکھتا کیونکہ وہ تیرا ہے اور فقط تیرا ہے اسکا اٹھنا بیٹھنا اسکا چلنا پھرنا، اسکا سونا جاگنا صرف اور صرف تیری رضا کیلئے ہے۔ اگر اب وہ پہلے والے معمولات ادا نہ کر سکا تو غنی ہے تو سخی ہے تیرے دریائے کرم کی موجیں تو اسی طرح اٹھتی ہیں تیرا حساب جو دو کرم تو اسی طرح برستا ہے تو کیسے محروم رکھ سکتا ہے بلکہ تو عطا فرماتا ہے تو بے حد و بے حساب عطا فرماتا ہے ہاں ہمارا اس پر مکمل ایمان و یقین ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِنَاءٍ فِي جَسَدِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَكِ: أَكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرْ لَهُ وَرَحِمَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی مرد مسلم کو اس کی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہے تو اللہ عز و جل

نیکی لکھنے والے فرشتے سے فرماتا ہے: اس کے نامہ اعمال میں روزانہ کے وہ سارے نیک اعمال لکھتے جا جو وہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا۔

اگر اللہ تعالیٰ اس بندہ مسلم کو بیماری سے شفا دے تو اس کو تمام گناہوں سے دھو دیتا ہے اور طیب و طاہر کر دیتا ہے اور اگر اس کی جان قبض کرے تو اس کی مغفرت فرماتا ہے اور اس پر رحم و کرم فرماتا ہے۔

بیماری گناہوں کو یوں کھا جاتی ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کی خبث کو

عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ عَمَّةُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضَةٌ
فَقَالَ: أَبْشِرِي يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يَذْهَبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تَذْهَبُ
النَّارُ خُبْتَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. (سنن ابی داؤد)

حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا یہ حضرت حکیم بن حزام کی پھوپھی ہیں اور مبايعات میں سے ہیں نے فرمایا: میں مریضہ تھی کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی تو دوران عیادت فرمایا: اے ام العلاء تیرے لئے خوشخبری ہے سنو بیشک بندہ مسلم کا مرض (بیماری) اس سے اس کے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کے خبث کو ختم کر دیتی ہے۔

بیمار سے گناہوں یوں جھڑ جاتے ہیں
جیسے خزاں زدہ درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں

عَنْ أَسَدِ بْنِ كُرَيْزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمَرِيضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرَةِ. (الترهيب والترهيب)
حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے مریض کے گناہ ایسے جھڑ جاتے جیسے خزاں زدہ درخت کے پتے گر جاتے ہیں۔

-☆-

تغیر و تبدل اس دنیا کا لازمہ ہے اس دنیا کو اس دنیا کی اشیاء کو ثبات نہیں یہاں ہم اپنی آنکھوں سے آئے روز تبدیلی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس دنیا میں کبھی دن ہے تو کبھی رات کبھی گرمی ہے تو کبھی ٹھنڈک یہاں کبھی موسم بہار ہے تو کبھی خزاں۔

جب موسم خزاں آتا ہے تو ہرے بھرے درخت اس خزاں کے اثرات سے محفوظ نہیں رہتے۔ درختوں کے پتے سوکھ جاتے ہیں اور پھر ایک ایک کر کے گر جاتے ہیں۔ اس موسم خزاں میں جتنی زیادہ شدت ہوگی درختوں اور باغوں پر اتنا ہی زیادہ اس کا اثر ہوگا بلکہ یہاں تک دکھائی دیتا ہے کہ اس موسم میں بعض درختوں پر ایک بھی پتہ نظر نہیں آتا۔ وہ شخص جس نے بڑی محنت سے درختوں کو پانی دیا بڑی مشقت سے باغ کی رکھوالی کی لیکن موسم خزاں میں وہ بے بس نظر

آتا ہے۔ اسی طرح شیطان ایک بندہ مومن کو گناہوں کی طرف آمادہ کرتا ہے اسے معصیتوں پر مجبور کرتا ہے۔ اس کے دل میں یوں وسوسے ڈالتا ہے کہ الامان الحفیظ۔ شیطان اس بندہ کو اپنے شکنجہ میں لے لیتا ہے اس کو اپنے اثرات سے زنجیروں میں جکڑ لیتا ہے۔

اچانک رحمتِ خداوندی جوش میں آتی ہے اس بندہ پر کرمِ الہی متوجہ ہوتا ہے کہ وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کے سبب اس بندہ پر موسمِ خزاں شروع ہو جاتا ہے اس کے سبب شیطان کا شکنجہ ڈھیلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ شیطانی اثرات آہستہ آہستہ ختم ہونے شروع ہو جاتے ہیں وہ شیطان جس نے بڑی محنت سے اس کے دل میں وسوسے ڈالے تھے اس کے خیالات تک کو جکڑ لیا تھا اس حالت بیماری میں اس شیطان کی گرفت کمزور ہو جاتی ہے اس کے اثرات ایک بندہ مومن کی لوحِ دل سے یوں گرنا شروع ہو جاتے ہیں جیسے خزاں رسیدہ درخت سے پتے گرتے ہیں پھر جتنا موسمِ خزاں شدید ہوگا اتنا ہی اس کا اثر شدید ہوگا۔ اسی طرح جتنی بیماری شدید ہوگی اتنی ہی شدت سے شیطانی اثرات ختم ہونگے۔ پھر ایک وقت وہ آئے گا کہ انسانی روح پر شیطان کا کوئی اثر باقی نہیں رہے گا۔ اس بیماری اس لاغری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی روح کو طیب و طاہر کر دیتا ہے۔ اسے گناہوں کی گندگی سے پاک کر دیتا ہے اس کی روح اس کا باطن پھر اجلا اور مصفا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والا گناہوں سے پاک و صاف ہو کر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى
وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ. (سنن الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: بعض مومن مرد یا مومن عورت پر مصائب و آلام آتے رہتے ہیں کبھی اس کی جان
پر کبھی اس کی اولاد پر کبھی اس کے مال پر (ان مصائب و آلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ
مٹاتا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر ایک
گناہ نہیں ہوتا۔



اس دنیا کے مصائب و آلام جیسے کفار پر آتے ہیں ویسے ہی مسلم و موحد پر بھی آتے ہیں
ایک اللہ کے منکر پر اس دنیا میں تکلیفیں آتی ہیں تو اللہ کے ماننے والے پر بھی آتی ہیں۔ ایک ملحد
و بے دین اگر بتلائے رنج و محن ہوتا ہے تو ایک مومن و دیندار اس دنیا کے رنج و آلام سے محفوظ
نہیں رہتا۔

یہ دنیا کی مصیبتیں تکلیفیں اگرچہ انکی صورت ایک جیسی ہے لیکن حقیقت میں کافر و مسلم پر ان کی نوعیت میں بڑا فرق ہے یہ پریشانیاں اور دکھ و درد اگرچہ ایک طرح کے محسوس ہوتے ہیں لیکن حقیقتن میں ایک طرح نہیں بلکہ ان میں اتنا اختلاف ہے کہ جو شخص ان کی حقیقت کو جانتا ہے وہ ان کو ایک نام سے ذکر کرتے ہوئے بھی پہچانتا ہے۔

مثلاً کافر بے دین کیلئے اس کی بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی کی ایک صورت ہے لیکن مومن و ایماندار کے لئے یہی بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام و اکرام ہو جاتا ہے۔ ایک ملحد و بے ایمان اگر بیمار ہو جاتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہے اور رب تعالیٰ اس سے ناراض ہے لیکن اگر نعمتِ ایمان سے سرشار آدمی اگر مبتلائے مصائب ہوتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ رب تعالیٰ کی رحمت اور اسکا لطف و کرم اس کی طرف متوجہ ہے۔ زیر نظر حدیث پاک میں غور و تدبر کیجئے: کبھی آزمائش مومن کی جان پر آتی ہے۔ یعنی وہ بیمار ہو جاتا ہے اس کے جسم کے کسی حصہ میں تکلیف ہوتی ہے اسکا کوئی عضو درد محسوس کرتا ہے۔ کبھی بندہ مومن کو مختلف لوگ تنگ کرتے ہیں اسے اس کی عزت خطرے میں محسوس ہوتی ہے کبھی اس سے متعلق حاکم وقت کے سامنے جھوٹی باتیں بیان کی جاتی ہیں اور حاکم کو اس سے برگشتہ کر دیا جاتا ہے جس کے سبب حاکم اسے قید خانہ میں ڈال دیتا ہے۔

کبھی آزمائش بندہ مومن کی اولاد میں آتی ہے۔ اسکا جگر پارہ اس کی نگاہوں کے سامنے بیمار ہو جاتا ہے اسے تکلیف میں دیکھ کر ایمان والے کا اپنا چین چھن جاتا ہے۔ کبھی بچہ گھر سے اطلاع دیے بغیر کہیں چلا جاتا ہے جس سے مومن کا قلب مضطرب ہو جاتا ہے اس کا قلبی سکون غارت ہو جاتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بندہ مومن اپنی اولاد کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنا چاہتا ہے اور اسکے لئے اپنی پوری توانائیاں صرف کر دیتا ہے لیکن اسکا جگر پارہ دولتِ علم سے محروم رہ جاتا ہے۔ اب ایسی صورت میں ایک شفیق باپ اور کے سامنے اور ایک سراپا محبت ماں کے سامنے ایک چلتا پھرتا مردہ بن جاتا ہے جس کے کام نادرست جس کا انداز نامناسب جس کے خیالات ناموافق اور جسکا کردار ناقابلِ رشک۔

اس طرح کبھی بندہ مومن کی حلال و طیب کمائی بغیر کسی ظاہری سبب کے ضائع ہو جاتی ہے۔ اسکا پھل دار باغ اجڑ جاتا ہے اس کی دوکان رات کی تاریکی میں لوٹ لی جاتی ہے کبھی کوئی با اعتماد دوست رقم ادھار لے گیا لیکن واپسی کے وقت وہ سرے سے ہی رقم کا منکر ہو گیا۔

ظاہر ہے ان ساری صورتوں میں کہ مصیبت اس کی جان پر آئے یا اس کی اولاد پر یا آزمائش اس کے سرمایہ میں آئے وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے اسے دکھ اور پریشانی لاحق ہوتی ہے اب رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنیے آپ کے ارشادات کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ یہ مصائب و آلام اسکے گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ اسکے گناہ مٹتے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں رہتا اس کی لوحِ دل ہر قسم کی نافرمانیوں کی آلائشوں سے پاک کر دی جاتی ہے پھر جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے جب اسکی میت کو لحد میں اتارتے ہیں اسے قبر کے سپرد کر دیتے ہیں تو اس کی روح ہر قسم کے گناہوں کے دھبوں سے پاک و صاف ہوتی ہے جس خوش نصیب کا قبر میں داخلہ اس انداز سے ہو کہ اس پر کوئی گناہ اور کسی معصیت کا داغ نہ ہو اس کی لوحِ دل آئینہ کی طرح چمک رہی ہے اور قطرہ شبنم کی طرح طیب و طاہر ہے اس قبر میں اللہ کے لطف و کرم کا عالم کیا ہوگا۔ لوگ تو سمجھیں گے کہ ہم

اسے منوں مٹی میں دفن کر آئے ہیں اب یہ اپنے اعمال کی سزا بھگت رہا ہوگا لیکن کسے کیا خبر کہ وہ تو اللہ کی رضا کا پروانہ حاصل کر چکا ہے اور اس معبود برحق کی خوشنودی کے اعزاز سے معزز ہو چکا ہے اور اسکی قبر اب ایک گھڑا نہیں بلکہ رحمت الہی سے وہ جنت کا باغ ہے اور جنت کی بہاریں اس کی قبر کی زینت ہیں۔ جسے آج قبر میں سکھ اور چین مل گیا جس کی قبر آج رحمت الہیہ سے معمور ہوگئی وہ انشاء اللہ روزِ حشر ظلّ الہی کے مزے لے رہا ہوگا اور جنت کی سرمدی نعمتوں سے سرشار ہوگا۔

ہر گناہ سے پاک

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَبْتَلِي عَبْدَهُ بِالسَّقَمِ حَتَّى يُكْفَرَ ذَلِكَ كُلَّ ذَنْبٍ.

(المستدرک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے عبد (بندہ) کو بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ بیماری اس سے ہر گناہ مٹا دیتی ہے۔

-☆-

اللہ کی طرف سے بھلائی و خیر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ. (صحیح البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ جس آدمی سے بھلائی و خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو کچھ مصائب اس پر نازل

ہو جاتے ہیں۔

-☆-

اہل ایمان کیلئے یہ مصائب یہ تکالیف اللہ کی طرف سے خیر و بھلائی کی علامت ہیں
جب کوئی بیماری، جسمانی تکلیف یا ذہنی پریشانی ہو تو اس وقت گھبرانہ نہیں چاہیے بلکہ ہر حالت
میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

جو اللہ کی رضا پر راضی اللہ اس سے راضی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ
فَلَهُ الرِّضَى، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ. (سنن الترمذی اسنادہ حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

جتنی بڑی مصیبت آئے گی اتنا زیادہ ثواب ملے گا بیشک اللہ عز و جل جب کسی قوم سے
محبت فرماتا ہے تو انہیں (مصائب میں) مبتلا کر دیتا ہے پھر جو آدمی اللہ کے فیصلے پر راضی ہو تو اللہ
تعالیٰ کی طرف سے بھی اس کیلئے رضا اور جو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف
سے بھی اس کیلئے ناراضگی۔

-☆-

قیامت کو درجہ کی بلندی

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَدَّاعُ الْمُؤْمِنِ، أَوْ شَوْكَةٌ يُشَاكُهَا أَوْ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ؛ يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً وَيُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوبَهُ. (ابن ابی الدنیا ورواته ثقات)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مومن کا سردرد یا کانٹا جو اسے لگتا ہے یا کوئی چیز جو اسے اذیت دیتی ہے اللہ اس کے ذریعے قیامت کے دن اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے گناہ مٹا دے گا۔

اللہ تعالیٰ اہل ایمان پر کس درجہ مہربان ہے اس کے رحم و کرم کو کسی ترازو میں نہیں تو لا جاسکتا اسکی ایک رحمت ہی اتنی بڑی ہے کہ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے تو اسکی انگنت رحمتوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ اسکے رحم و کرم اسکے لطف و عنایت اسکے فضل و احسان کو اگر تمام مخلوقات لکھنا شروع کر دے اور اس کے لئے تمام سمندر روشنائی بن جائیں تو یہ روشنائیاں ختم ہو جائیں گی لیکن کریم اللہ کا کرم ختم نہ ہوگا۔

اب اللہ کا لطف و کرم ملاحظہ ہو

ایک مرد مومن کو دنیا میں سردرد ہوتا ہے یا اس کو کانٹا چبھ جائے ظاہری بات ہے سردرد اور کانٹا سے معمولی تکلیف ہوگی اگر انسان کو لاحق ہونے والی دیگر تکالیف سے ان کا موازنہ کیا

جائے تو یہ بالکل ہی معمولی نظر آتی ہیں۔ لیکن کریم اللہ اس آدمی کو جسے معمولی سردرد ہوا یا جسے کانٹا سے جسم میں معمولی تکلیف ہوئی، اس کا قیامت کے بھرے مجمع میں درجہ بلند فرمائے گا۔

قیامت میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہونگے کسی کا پسینہ اس کے گلے تک اور کوئی اپنے ہی پسینہ میں غوطے لگا رہا ہوگا لیکن وہ مومن جسے اس دنیا میں معمولی سا بھی سردرد ہوا یا کانٹا لگا اللہ اس کا درجہ بلند کر دے گا۔ میدانِ حشر میں جس کا درجہ بلند ہوگا یقیناً وہ حشر کی گرمی حشر کے عذاب سے محفوظ رہے گا بلکہ اس کے لئے ظِلِّ اللہی میں جگہ ہوگی وہ حوضِ کوثر کے جامِ پی رہا ہوگا۔

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الشُّكْرُ يَا رَبَّ

الْعَالَمِينَ.

اہلِ بلاء کے اجر و ثواب کو دیکھ کر اہلِ عافیت کی تمنا

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
أَهْلِ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ؛ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ
قُرْصَةً بِالْمَقَارِيطِ. (سنن الترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن ان بندوں کو جو دنیا میں مصائب و آلام میں مبتلا رہے، اجر و ثواب
عنایت کیا جائے گا تو وہ لوگ جو دنیا میں عافیت و آرام سے رہے تمنا کریں گے کہ کاش ان کے
جسم کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔

-☆-

اے اللہ

اے وہاب و معطی

اے منعم و مکرم

تیرے عطیات انگنت ہیں، تیرے خزانے لامتناہی، آج تک کوئی ایسا پیمانہ ایجاد نہ

ہوسکا جو تیرے خزانوں کو ماپ سکے، آج تک ایسا کوئی ضابطہ معرض وجود میں نہ آسکا جو تیرے عطیات کا حساب لگا سکے۔

تو اہل بلاء کو ایسے لوگوں کو جنہیں دنیا میں مبتلائے مصائب رکھا تکالیف اور پریشانیاں جنہیں گھیرے رکھیں روز قیامت کتنے کرم سے نوازے گا ان پر تیری نوازشات کی کتنی سہانی برسات ہوگی۔ انہیں دیکھ کر پورا میدان حشر عجب رنگ دکھا رہا ہوگا حتیٰ کہ اہل عافیت یعنی وہ لوگ جو اس دار فانی میں چین و آرام سے رہے پریشانیاں جن سے دور رہیں وہ تمنا کریں گے کہ کاش اس دنیا میں ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے انکے اجسام کی کھال کاٹ کاٹ کر الگ کر دی جاتی کیونکہ جب ایک کانٹے کا اجر گناہ مٹا رہا ہے اور معمولی سا سردرد ڈھیروں اجر سمیٹ رہا ہوگا تو پھر کیوں نہ تمنا پیدا ہو۔ یہ دنیا یہ دنیا کے مصائب عارضی ہیں یہ تکلیفیں ایک دن ختم ہو جائیں گی لیکن ان کے صلے میں اجر دائمی ہوگا ان کے ثمر کے طور پر جو انعام ملے گا وہ سرمدی ہوگا۔

اے خالق و مالک اے پاک پروردگار

ان سارے انعامات کے باوجود ہم تیری جناب میں عرض کرتے ہیں کہ تو ہمیں عافیت و کرم سے نواز ہمیں دکھوں اور پریشانیوں سے نجات عطا کر اگر تو چاہے تو بلا سبب بھی ہمیں نوازشات سے سرفراز فرما سکتا ہے بلکہ فرماتا ہے اگر تیرا کرم جو بن پر ہو تو پھر اسے کون روک سکتا ہے۔ تو محض اپنے لطف و کرم سے اپنی رحمت بے پایاں کے طفیل ہمیں اخروی انعامات سے مالا مال کر دے اس بھرے مجمع میں اپنی نوازشات کریمانہ سے ہمیں سرفراز فرما دے۔

بیمار کی عیادت

اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْذُ الْمَرِيضِ، وَاتَّبَعُوا الْجَنَائِزَ تَذَكُّرُكُمْ الْآخِرَةَ. (مسند احمد 3/48)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مريض (بیمار) کی عیادت کرو، جنازوں میں شرکت کرو، یہ چیز تمہیں آخرت یاد دلاتی

رہے گی۔

-☆-

رب العزّة کا ارشاد گرامی ہے:

مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

جس چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تمہیں

روکیں رک جاؤ۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی پر عمل پیرا ہونے والا بڑا خوش

نصیب ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں شب و روز گزارنے والا سعادتوں

سے لبریز ہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات مبارکہ کو حرزِ جاں بنانے والا ابدی راحتوں کا سزوار ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ مریض کی بیمار پرسی کرنے والا آدمی کے پاس جا کر اسے تسلی دینے والا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اطاعت گزار ہے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہوا کرتا ہے۔ اگر تیمارداری پر اور کوئی بھی اجر و ثواب نہ ملے پھر بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کا ثواب کیا کچھ کم ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوا کرتا ہے۔ محبتِ لہمی کو جیتنے والا بلاشبہ سعادت ابدیہ کا امین ہوا کرتا ہے۔

تذکر کم الآخرة:

آج گناہ اور معصیتیں اسی لئے عام ہیں کہ انسان آخرت کو بھولا ہوا ہے۔ انسان کو یہ یاد ہی نہیں رہا کہ اسے ایک دن علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری دینا ہے۔ جب اللہ کی بارگاہ میں حاضری ہی ذہن سے محو ہو جائے، العیاذ باللہ من ذالک، تو انسان بے دھڑک ہو کر گناہ کرتا ہے اور اپنی روسیاہی کا سامان کرتا ہے۔

مریض کی عیادت و بیمار پرسی ایسی چیز ہے جس سے انسان کو آخرت یاد آتی ہے۔ اس کے ذہن میں یہ بات جاگزیں ہو جاتی ہے کہ ایک دن ہم نے اپنی اپنی قبروں سے اٹھنا ہے اس دن ہماری ساری زندگی، زندگی کی صحسیں اور اس کی شامیں، ہماری خلوتیں اور ہماری جلوتیں سب اس کے سامنے بیان ہونگی۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیشی ہوگی، زندگی کی سانسوں

کا اسکے لمحات کا حساب لیا جائے گا۔ میزان پر ہمارے تمام نیک و بد اعمال تولے جائیں گے۔ قیامت کی ہولناکیوں اور اسکی تباہ کاریوں کا جب تصور ذہن میں آتا ہے انسان گناہوں سے بچنا شروع کر دیگا جیسے جیسے یہ تصور پختہ ہوتا جائے گا اسی طرح گناہوں سے کنارہ کشی عمل میں آتی جائے گی۔ جب اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے فکر آخرت لاحق ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کا تصور تک ذہن سے نکل جائے گا پھر وہ مرد مومن ہر لمحہ ہر گھڑی اسی فکر میں ہوگا کہ اس عظیم دن کے عذاب سے کیسے بچا جائے اور کیسے سرمدی انعامات حاصل کئے جائیں ہر ہر اس کام کی طرف توجہ ہوگی جس کے باعث اللہ ذوالجلال ناراض ہو۔ یہی تصور یہی یاد انسان کو ابدی سعادتوں سے بہرہ ور کرنے کیلئے مہمیز کا کام دیتی ہے۔

فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

جسے آگ سے دور کر دیا جائے گا اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا وہی حقیقی کامیاب و کامران ہوگا۔

آئیے اس فانی دنیا پر فریفتہ نہ ہوں بلکہ باقی کے طلبگار بنیں۔ اس کے لئے غفلت و سستی کو خیر باد کہنا ہوگا اور رضائے لہمی کو اپنا شیوہ بنانا ہوگا۔

فَإِنْ كُنْتَ فِي هَدْيِ الْإِمَّةِ رَاغِبًا

فَوَظِّنْ عَلَى أَنْ تَنْتَحِيكَ الْوَقَائِعُ

اگر تو اپنے اندر اپنے اسلاف اور بزرگوں کی سیرت و کردار کا آرزو مند ہے تو اپنے نفس کو خوگر بنالے کہ مصائب و آلام زمانہ تجھ پر آیا ہی چاہتے ہیں۔

بِنَفْسٍ وَقُورٍ عِنْدَ كُلِّ مُلِمَّةٍ

وَقَلْبٍ صَبُورٍ وَهُوَ فِي الصَّدْرِ مَانِعٌ

جب بھی کوئی مصیبت نازل ہو تو اس کو برداشت کرو باوقار نفس اور صابر دل کے ساتھ

جو دل سینے میں غیر خدا کے ہر تصور کا مانع ہے۔

لِسَانَكَ مَخْزُونٌ وَطَرْفَكَ مُلْجَمٌ

وَسِرُّكَ مَكْتُومٌ لَدَى الرَّبِّ ذَائِعٌ

تیری زبان منہ میں بند رہنی چاہیے اور تیری آنکھوں میں شریعت کی لگام ہونی چاہیے

اور تیرا باطن لوگوں سے مستور ہونا چاہیے اور رب تعالیٰ کے سامنے عیاں ظاہر۔

وَذِكْرُكَ مَخْمُورٌ وَبَابُكَ مُغْلَقٌ

وَتَغْرُكَ بِسَامٌ وَبَطْنُكَ جَائِعٌ

تیرا کوئی ذکر نہیں چاہیے (بلکہ ذکر اللہ کا) اور تیری خواہشات کا دروازہ بند چاہیے (اپنے

دینی بھائیوں کیلئے تو) تیرے ہونٹ مسکراتے ہونے چاہئیں اور تیرا پیٹ بھوکا ہونا چاہیے۔

وَقَلْبُكَ مَجْرُوحٌ وَسُوقُكَ كَاسِدٌ

وَفَضْلُكَ مَدْفُونٌ وَطَعْنُكَ شَائِعٌ

اور تیرا دل عشق الہی کے تیروں سے مجروح ہو تیرا بازار دنیا (جو اللہ سے غافل کر

دے) خسارے والا چاہیے اور تیرے کمالات مدفون اور تجھ پر طعن عام ہونا چاہیے۔

وَفِي كُلِّ يَوْمٍ أَنْتَ جَارِعٌ غُصَّةً

مِنَ الدَّهْرِ وَالْأَخْوَانِ وَالْقَلْبُ طَائِعٌ

اور تجھے روزانہ زمانہ اور اہل زمانہ کی طرف سے ملنے والے غم و اندوہ کے گھونٹ پینے چاہیں اور تیرا دل اللہ اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع چاہیے۔

نَهَارُكَ شُغْلُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ مَنْنَةٍ

وَلَيْلُكَ شَوْقٌ غَابَ عَنْهُ طَلَائِعُ

تیرا دن احسان جتلائے بغیر عوام الناس کے بھلائی کے کام کرتے کرتے گزر جانا چاہیے اور تیری رات لقاہائے الہی کے شوق میں گزرنی چاہیے کہ اس ذوق و شوق کا کسی غیر کو پتہ نہ چلے۔

ضمانت الہیہ میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَازِيًا أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ تَعْزِيرَهُ، وَتَوَقَّيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلِمَ النَّاسُ مِنْهُ وَسَلَّمِ مِنَ النَّاسِ. (مسند احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جس نے ان میں سے ایک بھی چیز ادا کی تو اللہ عزوجل

اس کا ضامن ہوگا۔

جس نے کسی بیمار کی تیمارداری کی

جو کسی جنازہ میں شریک ہوا

جو جہاد کرنے کے لئے نکلا

جو کسی امام کے پاس آیا کہ اس کی تعظیم و توقیر کرے

جو اپنے گھر میں بیٹھا رہا کہ لوگ اس سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں سے محفوظ رہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی ضمانت

سب سے بڑی ضمانت ہے

بیمار کی تیمارداری کرنے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے جب تک وہ تیمارداری میں مصروف ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے گا کیونکہ اللہ نے اس کو اپنی ضمانت میں لے لیا ہے۔

تیمارداری کرنے والے کو اپنے بختوں پر ناز کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسکے جسم و جاں اس کے مال و دولت اور اس کے دین و ایمان کا ضامن ہے۔

شیطان ہر وقت تاگ میں رہتا ہے اور بندہ مومن کے ایمان کو نقصان پہنچانے کیلئے بیٹھا رہتا ہے۔ عیادت کرنے والا مومن بے فکر ہو کر عیادت کرے کیونکہ خالق و مالک اب اس کے ایمان و دین کا ضامن ہے۔ شیطان ایسے آدمی سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔ جس سے شیطان بھاگے اس کا دین و ایمان محفوظ ہے۔

رحمت الہی میں غوطے لگانے والا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخْوُضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا. (مسند احمد)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس مرد مسلم نے کسی مریض کی عیادت تیمارداری کی تو مریض کے پاس بیٹھنے تک وہ رحمت میں گھستا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔

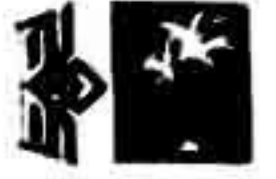
-☆-

مریض کی تیمارداری کرنے والا تیمارداری کی نیت سے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت میں گھس جاتا ہے۔ رحمت اسے چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے اور اپنے دائیں آگے اوپر نیچے رحمت ہی رحمت دیکھتا ہے۔ وہ آدمی کیا خوب حالت میں ہے جو چاروں طرف رحمت میں گھرا ہوا ہے اور جس کے ہر طرف رحمت ہی ہو وہ زحمت سے کوسوں دور ہے ایسا آدمی یقیناً اللہ کی عنایات کریمہ سے بہرہ ور ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں:

رحمت پہنچنے تک دین و ایمان میں گھرا رہتا ہے اس کی تمام حرکات و سکنات عند اللہ

ثواب کا ذریعہ بنتی ہیں۔ جب بیمار دارمریض کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے اس کی خیرت دریافت کرتا ہے یہ اسے تسلی دیتا ہے اسے بہتر مشورہ سے نوازتا ہے تو اس وقت وہ بیمار دار رحمت الہی میں غوطے لگاتا ہے وہ سر سے پاؤں تک رحمت میں غرق ہو جاتا ہے۔ غوطے لگانے والا اگر نکلنا بھی چاہے تو بڑا مشکل ہوتا ہے اسی طرح بیمار دار کے پاس بیٹھنے والا رحمت میں یوں غوطے لگاتا ہے کہ اگر وہ خود نکلنا چاہے تو نہیں نکل سکتا۔ یہ محض اللہ الکریم کا کرم ہے اور اللہ بہت بڑے فضل و کرم والا ہے۔



ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غَدْوَةً؟ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَ عَشِيَّةً؟ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ. (سنن الترمذی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جو مرد مسلم اپنے مسلم بھائی کی دن کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اسکے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ مرد مسلم اپنے مسلم بھائی کی رات کو عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس عیادت کرنے والے کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں پھلوں سے لدا ہوا باغ ہے۔

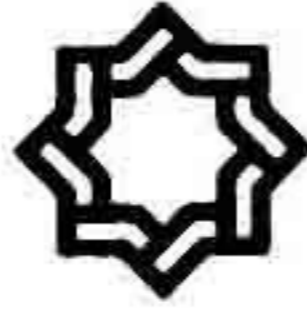
-☆-

اے خالق و مالک تو نے تمام اہل ایمان کو بھائی بھائی بنا دیا ہے تیرا ہی ارشاد ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

بیشک مومن بھائی بھائی ہیں۔

تیرے نبی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اہل ایمان کو ایک جسم کی مانند قرار دیا ہے۔



عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَوَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحَمَى. (صحیح مسلم 186/44584)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مومنین کی مثال آپس میں دوستی کرنے اور ایک دوسرے سے رحم کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ شفقت کرنے ایک جسم کی طرح ہے جب اس کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو بے خوابی اور بخار میں اس کا سارا جسم شریک ہوتا ہے۔

یہ روایت بھی ملاحظہ ہو۔

عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ. (صحیح مسلم 186/46589)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلمین (ایک دوسرے سے محبت میں) ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ کو تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر کو تکلیف ہو تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔

-☆-

اللہ رب العزت اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمام اہل ایمان کو ایک جسم قرار دیا اگر کسی ایک کو تکلیف ہو تو باقی بھی اس تکلیف کو محسوس کرتے ہیں اگر کوئی ایک دکھ درد میں مبتلا ہو تو تمام مومن اس کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

اللہ رب العزت ذوالجلال والا اکرام کا لطف ملاحظہ ہو جو بندہ مومن اس اخوت و محبت کا پیکر بن جاتا ہے اپنے ایمانی بھائیوں سے پیار کرتا ہے ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے اگر کوئی ان میں بیماری ہو جائے تو اس کی تیمارداری کیلئے روانہ ہو جاتی ہے اس کا تیمارداری کے لئے روانہ ہونا رائیگاں نہیں جاتا بلکہ اسے اتنا اجر و ثواب ملتا ہے کہ فکر انسانی اس اجر کی تہہ تک پہنچ نہیں سکتی ہے۔

جب بندہ مومن تیمارداری کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ کے فرشتے کتنے فرشتے؟ ستر ہزار اس کیلئے دعا کرتے ہیں اور یہ دعا شام تک اس کے لئے جاری رہتی ہے۔ یہ نوری مخلوق جب بحکم الہی اس کے لئے دعائیں کرتی ہوگی تو پھر اس کی نیکیوں میں کس قدر اضافہ ہوتا ہوگا اسے تو سوائے علیم وخبیر جل جلالہ کے کون جانتا ہے اور فرشتوں کے استغفار سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہوئے ہونگے بات کتنے گناہوں کی نہیں ہے بلکہ اللہ کریم کا کرم اسکے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔

اے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چل آج ان کی سنتِ مطہرہ کا شیدائی بن جا ان شاء اللہ قیامت کے دن تیرے انوار قابل دید ہونگے اور تو گناہوں سے پاک و صاف ہوگا جنت کی راہ چل رہا ہوگا۔

سنن ابی داؤد کی روایت ملاحظہ ہو:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُوذُ مَرِيضًا مِنْ مَسِيٍّ إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، حَتَّى يَصْبِحَ وَكَانَ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ آتَاهُ مَصْبَحًا، خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، حَتَّى يَمْسِيَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ. (سنن ابی داؤد 3098 اسناد صحیح صحیح سنن ابی داؤد 273/23089)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا:

جو بندہ مومن کسی مریض کی بوقتِ شام عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو صبح تک اس بیمار دار کیلئے استغفار کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں پھلوں کی مہمانی ہوگی اور جو کسی مریض کی عیادت کیلئے صبح آیا تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں جو شام تک اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں چنے ہوئے پھلوں سے مہمان نوازی ہوگی۔

جب کوئی مسلم مرد کسی کی تیمارداری کیلئے گھر سے نکلتا ہے وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ اکیلا نکل رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس بیمار دار کیلئے مصروف استغفار رہتے ہیں اور یہ فرشتے مسلسل کئی گھنٹے اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں یعنی صبح تیمارداری کرنے والے کیلئے شام تک اور شام کو کرنے والے کے لئے صبح تک۔

آج چند آدمی اکٹھے کسی گلی سے گزر جائیں تو لوگ نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں اور ان کا یہ مل کر جانا لوگوں کی نظروں میں محفوظ ہو جاتا ہے۔

جب ستر ہزار فرشتے اکٹھے گزرتے ہوں گے تو دنیا والے نہ سہی عالم بالا والے ضرور انہیں دیکھتے ہوں گے اور یہ منظر ان کی نظروں میں بھی محفوظ ہو جاتا ہوگا۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا۔

یہ ستر ہزار فرشتے اور انہیں دیکھنے والے فرشتے سب کے سب قیامت کو اس تیمار دار کے حق میں گواہی دیں گے اور جس کے حق میں فرشتے گواہی دیں گے وہ یقیناً عذاب سے محفوظ ہوگا اور سزاوارِ جہنم ہوگا۔



تیمارداری کرنے والا اہل جنت سے

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَعْتَقَ رَقَبَةً. (صحیح ابن حبان)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: پانچ چیزیں ایسی ہیں جس خوش نصیب نے کسی دن ان پر عمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو اہل جنت سے لکھ دے گا۔

جس نے بیمار کی عیادت کی

جنازہ میں شرکت کی

دن کا روزہ رکھا

جمعۃ المبارک کی ادائیگی کیلئے روانہ ہوا

اور غلام آزاد کر دیا۔

-☆-

درج بالا حدیث پاک میں ان اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے جن سے متصف سزاوار جنت ہے اور ابدی راحتیں اس کی منتظر ہیں۔

ان اوصاف میں پہلا وصف عیادت، تیمارداری کو قرار دیا گیا ہے۔ جو مرد مومن اپنی کسی

مومن بھائی کی تیمارداری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی رحمتوں کے درکھول دیتا ہے اور دائمی انعامات کی راہ اس کے لئے کشادہ کر دی جاتی ہے۔

كَتَبَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو اہل جنت سے لکھ دیتا ہے۔

کے الفاظ قابل غور ہیں اللہ تعالیٰ کا کسی کو جنت دینا اس کا لطف و مہربانی ہے و کسی رنگ میں بھی جنت دے یہ اس کا کرم ہے لیکن اس حدیث پاک میں ایسے آدمی کیلئے جنت لکھ دی جاتی ہے اور اسے اصحاب جنت تحریر کر دیا جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَادَ مَرِيضًا؛ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاتِ مِنَ
الْجَنَّةِ مَنْزِلًا. (سنن الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مریض کی عیادت کی تو آسمان سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے (اے مریض کی عیادت کرنے والے) تمہیں مبارک ہو تمہاری تیمارداری کیلئے چلنا تمہیں مبارک ہو تم نے (اس عمل سے) جنت میں گھر بنا لیا ہے۔

مریض کی عیادت تیمارداری کرنے والے پر اللہ ذوالجلال کا کرم ملاحظہ ہو، آسمان سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔ یہ ندا اللہ کے حکم و ارشاد سے ہے تو ندا دینے والا نوری ہے نوری وجود سے نکلنے والی یہ نوری ندا کیسی پر کیف ہوگی۔ وہ تیمارداری کرنے والا ہو سکتا ہے دنیا کی کٹافتوں کی وجہ سے اس ندا کو نہ سن سکے لیکن جو عرفان الہی کی دولت سے مالا مال ہیں وہ تو اس ندا کو سنتے

ہونگے پھر ان پر عجیب کیف طاری ہوگا۔

اے بیمار کی بیمار پرسی کے لئے جانے والے تم تمام الائنٹوں سے پاک ہو تم طیب و طاہر ہو۔
یہ اللہ کی طرف سے کس درجہ خیرات و برکات سے بھرپور انعام ہے اللہ تعالیٰ تیمارداری
کرنے والے کے جسم و جان کو طیب و طاہر کر دیتا ہے۔ اسے ہر قسم کی آلائشوں سے پاک و صاف
کر دیتا ہے جس کا جسم پاک ہوگا وہ سراپا خیر و برکت ہوگا۔ وہ نیکی و بھلائی کا پیکر بن جائے گا۔
حدیث پاک کے کلمات میں دو احتمال ہیں۔

یہ دعائیہ کلمات ہیں۔

اللہ کے فرشتے دعا دے رہے ہوں کہ اے مریض کی عیادت کرنے والے اللہ تجھے
مبارک کرے، تجھے سراپا خیر و برکت بنائے تجھے بھلائی و عمدگی سے آراستہ کرے۔
اللہ تعالیٰ تیرے اس چلنے کو مبارک کرے، تیری یہ روانگی بارگاہ خداوندی میں مقبول
ہو اور اللہ تعالیٰ اسے خیر و برکت سے آراستہ کرے۔

تو جنت میں اپنا ٹھکانہ بنائے، خدائے ذوالجلال جنت دائمی انعامات کی جگہ تیرے
مقدر میں کر دے اور ابدی سعادتوں سے بہرہ ور ہو۔

یہ دعائیں ایک نوری مخلوق کی زبان سے نکل رہی ہیں اور فرشتہ حکم الہی کے بغیر کوئی کام
نہیں کرتا گویا اس عیادت کرنے والے کیلئے اگر کوئی انسان دعائیں نہ بھیجے تو کوئی بات نہیں اللہ
کے فرشتے دست بدعا ہیں اور اور بحکم الہی دعا کر رہے ہیں تو جس آدمی کے بارے میں اللہ کا حکم
ہو کہ اس کے لئے دعا کرو بھلا اس کے مقدر کی سر بلندی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

یہ خبر یہ کلمات ہوں

اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسے یہ خبر سنائی جا رہی ہے۔

کہ تو اے عیادت کرنے والے تو بڑا خوش نصیب ہے کہ کریم اللہ نے تیرے جسم کو تیری جان کو سراپا خیر و برکت بنا دیا ہے تجھے طیب و طاہر قرار دے دیا ہے اسے پاکیزہ بنا دے اسے اور کیا چاہیے اب اسے خیال رکھنا چاہیے کہ کریم اللہ نے اسے محض اپنے لطف و کرم سے پاک و صاف کر دیا ہے اب وہ دوبارہ گناہوں کی آلائشوں میں ملوث نہ ہو اپنے جسم و جاں کو گناہوں کی ظلمتوں سے محفوظ رکھے اور اس شفاف جسم کو کسی قسم کے داغ سے داغدار نہ ہونے دے۔

اے مریض کی عیادت کرنے والے تیری جان بھی پاکیزہ و طاہر ہو چکی ہے تیرا چلنا، تیرا آنا جانا پاک و صاف ہے اس میں شیطانی اثرات کا کوئی دخل نہیں رحمان اللہ نے اپنے کرم کے حصار میں تجھے لے لیا ہے اب اس بندہ مومن پر لازم ہے کہ اللہ کی اس عنایت کا خیال رکھے رب تعالیٰ کے عطا فرمودہ حفاظتی قلعہ کی حفاظت کرے اپنے کسی عمل اور کسی کردار سے شیطان کو یہ موقع نہ دے کہ وہ اس حصار میں شگاف ڈال سکے اور اس حصار میں داخل ہو کر ایمان والے کی چادر ایمان کو داغدار کر سکے۔

اے بیمار کی بیمار پرسی کرنے والے تیرا خالق و مالک تجھ سے راضی ہو چکا اس نے تیرے لئے جنت ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ تیرا دائمی گھر تجھے عطا کر دیا انعامات سرمد یہ تیرے انتظار میں ہیں اور تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ چکا ہے۔

یہ کلمات طیبات بتاتے ہیں کہ

اخلاص و للہیت سے مومن کی تیمارداری کرنے والا ان شاء اللہ نعمتِ ایمان سے مالا مال

ہوگا اور وہ دنیا سے با ایمان رخصت ہوگا۔

جنتی میووں میں

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ
الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ قِيلَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ جَنَاهَا. (مسند احمد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: بندہ مسلم جب اپنے مسلم بھائی کی عیادت، تیمارداری کرتا ہے تو واپس لوٹنے تک
وہ ”خرفۃ الجنۃ“ میں رہتا ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”خرفۃ الجنۃ“ کیا
چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے چنے ہوئے پھل۔

-☆-

آج کی مادیت زدہ نظریں عالم الغیب کے حقائق کیا جانیں۔ ان بے نور نظروں کو کیا
خبر کہ اس جہاں کے پرے ایک اور جہاں ہے جس کی نعمتیں اس دنیا کی نعمتوں سے لاکھوں درجہ
بہتر جس کی نفاست اس مادی جہاں کی نفاست سے کروڑوں درجہ اعلیٰ۔ ان مادی نظروں میں وہ
طاقت ہی نہیں کہ اس ارفع و اعلیٰ جہاں کا مشاہدہ کر سکیں۔

ہاں وہ قدسی صفات جنہیں بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمہ وقت رحمت کی
خیرات ملتی ہے جن کا دامن حضور نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نگاہ عنایت سے لبریز کرتے ہیں
اور جنکے سینے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اقدس کی تجلیات سے منور ہیں وہ یہاں بیٹھ



کر اس جہاں کا ادراک کر سکتے ہیں۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار کی عیادت کرنے والے خوش بخت کے بارے میں فرمایا وہ جتنی دیر عیادت کرتا ہے جتنی میووں میں رہتا ہے۔

اے ایمان والے

اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے امتی

اے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع و فرمانبردار

کبھی انجانے میں بھی عیادت کرنے والے کیلئے اس نعمت کا انکار نہ کر دینا۔ عقل کے پیچھے چل کر یا عقل کے پجاریوں کی بات سن کر کبھی بے خبری میں بھی اس بات کو ماننے سے انکار کر دینا کیونکہ یہ بات تیری یا میری زبان سے نہیں نکلی بلکہ اس ذاتِ اقدس و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلی ہے جس کے بارے میں اللہ وحدہ لا شریک فرماتا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ.

وہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے بولتے ہی نہیں بلکہ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے یا در ہے سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔

بلکہ وہ خوش بخت بننے کی سعی کیجئے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے جنت میووں میں وقت گزارتا ہے کسی ایمان والے کی عیادت کیجئے پھر رحمت خداوندی کا نظارہ کیجئے۔

ہاں جسے آج اللہ ذوالجلال جنتی انعامات سے نوازتا ہے کل قیامت کو اسے جنت سے کیسے محروم رکھے گا بلکہ اس خوش بخت کیلئے درج جنت واہوگا اور جنتی انعامات اس کے انتظار میں ہونگے۔

جنت میں داخل ہونے والا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَقَالَ

مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَقَالَ

مَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ

مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَتْ هَذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ (فِي يَوْمٍ) إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(صحیح بن خزیمہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

آج تم میں سے کون روزے سے ہے؟

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 آج تم میں سے کون جنازہ میں شریک ہوا؟
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے جنازہ میں شرکت کی ہے۔
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے۔
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 کسی بھی آدمی میں ایک ہی دن میں یہ خصائل جمع ہو جائیں وہ جنت وہ داخل ہوگا۔
 درِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

اس حدیث پاک میں چار خصال حمیدہ کا ذکر ہے

روزہ رکھنا

مسکین کو کھانا کھلانا

جنازہ میں شرکت کرنا

مریض کی عیادت کرنا

یہ چار اوصاف جس خوش نصیب میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو جنت میں داخل ہو گیا وہ کامیاب و کامران ہو گیا۔ جنتی آدمی کے فوز و فلاح سے متصف ہونے میں کیسے شک رہ سکتا ہے۔

لیکن قربان جائیں غلام مصطفیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کہ جنہوں نے تعلیمات

نبویہ کو حرزِ جاں بنایا اور لمحہ بھر بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و ارشادات سے انحراف نہ کیا۔

احادیث مبارکہ کی بڑی بڑی کتب کی ورق گردانی کیجئے آپ کو ہر جگہ صدیق اکبر نمایاں شان سے نظر آئیں گے۔ ان کوقسام ازل نے جس فراوانی سے خیرات و برکات کا منبع بنایا ہے وہ کسی اور کے مقدر میں کہاں۔ اللہ رب العزت ان کے اخلاص و للہیت اور استقامت علی الدین کے طفیل ہمیں بھی صراطِ مستقیم پر چلنا نصیب فرمائے اور ہماری آنکھیں قرآن و سنت کے نور سے منور فرمائے۔

کمالِ محبت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تُعِدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ
كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ
تَعُدَّهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْ جَدْتَنِي عِنْدَهُ.

يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْمُوكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ
رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعْمُوكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ
أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أُطْعِمْتَهُ لَوْ جَدْتِ ذَلِكَ عِنْدِي.

يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي. قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ
رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتِ
ذَلِكَ عِنْدِي. (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا:

اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے تیمارداری کیوں نہ کی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے
رب میں تیری کیسے تیماردار یکر سکتا ہوں تو تو رب العالمین ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا
تجھے علم نہیں اگر تو اس کی تیمارداری کرتا تو مجھے بھی اس کے ہاں پاتا۔

اے فرزندِ آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کہا نا نہیں کھلایا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے کھانا کھلا سکتا ہوں تو تو رب العالمین ہے۔ اللہ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں عبد نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تجھے علم نہیں اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھ کو اس کے ہاں پاتا۔

اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے پانی کیسے پلا سکتا ہوں کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں عبد نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کو میرے ہاں پاتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنفس نفیس تیمارداری فرمانا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ مَرِيضًا فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمَ فَنظَرَ إِلَى أَبِيهِ، وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ: اطَّعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَاسْلَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ.

(سنن ابی داؤد 3095 اسناد صحیح - صحیح سنن ابن داؤد 2/3095272)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کا ایک جوان بیمار ہوا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تیمارداری کیلئے آئے حضور اس کے سر کی جانب بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسلام لے آؤ

اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس تھا۔

تو اس کے باپ نے اس سے کہا:

ابوالقاسم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) جو فرماتے ہیں اسے مان لو۔

تو اس جوان نے اسلام قبول کر لیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے شکر یہ اللہ کا جس نے اس جوان کو میری وجہ سے آگ سے بچالیا۔
صحیح البخاری میں یہ الفاظ ہیں:

كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وہ جوان حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔

سبحان اللہ وہ جوان کتنے نصیبوں والا ہے کہ اس کی تیمارداری کیلئے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائیں یہ اس لچپال آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ ہے کہ وہ کسی کو محروم نہیں رکھتے۔ ایک غیر مسلم اور پھر وہ بھی یہودی اگر وہ خدمت کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے دامنِ کرم میں لے لیتے ہیں تو جو کلمہ گو مسلم ہے جو آپ کا امتی ہے آپ کی خدمت کرتا ہے اس پر کیوں نہ کرم ہوگا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درِ رحمت صرف اس وقت کے لوگوں کے لئے ہی نہیں کھلاتا بلکہ یہ ابد الابد تک کھلا رہے گا کوئی صدقِ دل سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی کوشش تو کرے وہ کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ضرور کرم فرمائیں گے۔

وہ یہودی جوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اے مرے مسلم بھائی تو بھی خدمت سرانجام دے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر بھی کرم فرمائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کی دستگیری کرنا، اس کے مشکل وقت میں کام آنا، اس کو کسی مصیبت سے چھڑانا، وہ بیمار ہے تو اس کی تیمارداری کرنا، وہ مقروض ہے تو اس کو بارِ قرض سے نجات دلانا وہ قیدی ہے تو اسے قید سے چھڑانا یہ ساری باتیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر دیتی ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے تو تیرے بگڑے مقدر

سنور جائیں گے پھر اگر تو کسی وقت بیمار ہو اور کوئی تیری بیمار پرسی کرے یا نہ کرے لیکن نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم تیری بیمار پرسی ضرور فرمائیں گے۔

أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ.

اللہ نے اسے میری وجہ سے آگ سے بچالیا۔

وہ یہودی جوان اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ مبارکہ سے آپ کے واسطے اور ذریعہ سے آگ سے بچ سکتا ہے تو تو کیوں نہیں آپ کے وسیلہ سے بچ سکتا آج یقین کی دولت سے مالا مال ہو جا تیرے سارے بگڑے بخت سنور جائیں گے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو ان کی تیمارداری کیلئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

حضرت والد فرماتے ہیں ایک دفعہ مجھے بخارا گیا اور اس بیماری نے طول پکڑا اور زندگی سے ناامید ہو گیا۔ مجھے اونگھ آگئی، اس غنودگی میں حضرت شیخ عبدالعزیز طاہر ہوئے فرماتے تھے، بیٹا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری عیادت کے لئے تشریف لارہے ہیں اور ممکن ہے آپ اس طرف سے تشریف لائیں اور تمہارے پاؤں اس طرف ہیں تیری چار پائی کو اس طرح رکھنا چاہیے کہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں۔ مجھے افاقہ ہو بات کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی۔ میں نے حاضرین کو اشارہ کیا کہ انہوں نے میری چار پائی اس طرف پھیر دی۔ اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کَيْفَ حَالُكَ يَا بُنَيَّ؟ بیٹا تیرا کیا حال ہے؟ ان کے الفاظ کی حلاوت مجھ پر غالب آگئی عجیب وجد اور آہ و بکا کا مجھ سے ظہور ہوا حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس طرح گود میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی آپ کی قمیص مبارک آنسو سے تر ہو گئی۔

آہستہ آہستہ اس وجد کو سکون آ گیا۔ پھر میرے دل میں خیال گزرا کہ ایک عرصہ سے مجھے موئے مبارک کی آرزو ہے کس قدر عظیم کرم ہوا اگر اس قسم کی کوئی چیز عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے واقف ہو گئے۔ ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور بال میرے ہاتھ میں پکڑا دیئے۔ میرے دل میں گزرا یہ دنوں بال بیداری میں میرے پاس رہیں گے؟ آپ اس خیال سے بھی واقف ہو گئے فرمایا یہ دنوں بال اس عالم میں باقی رہیں گے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صحت کلی اور طویل زندگی کی بشارت دی پھر مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں نے چراغ طلب کیا وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں نہیں تھے۔ میں غمگین ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں توجہ کی مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متشمل ہوئے فرمایا میرے بیٹے تجھے آگاہ ہونا چاہیے کہ میں نے وہ دونوں بال احتیاط کے طور پر تمہارے تکیہ کے نیچے محفوظ کر دیئے ہیں وہاں سے تو انہیں حاصل کرے گا جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے انہیں وہاں سے لے کر عزت و احترام سے ایک جگہ بحفاظت رکھ لیا۔ اس کے بعد بخار بالکل جاتا رہا اور مجھ میں بات کرنے کی طاقت لوٹ آئی اور مجھے صحت کلی حاصل ہو گئی۔ ان کلمات کے ضمن میں فرماتے تھے کہ ان موئے مبارک کے خواص میں سے ایک یہ تھی کہ وہ پہلے آپس میں گتے ہوئے ہوتے تھے جب درود شریف پڑھا جاتا تو الگ الگ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ منکرین میں سے تین اشخاص نے امتحان کرنا چاہا۔ میں اس بے ادبی کی اجازت نہیں دیتا تھا جب مناظرہ نے طول کھینچا تو موئے مبارک دھوپ میں لے گئے

اسی وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا حالانکہ دھوپ بڑی تیز تھی اور بادل کا موسم بھی قطعاً نہیں تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے توبہ کی، دوسرے نے کہا یہ اتفاقیہ قصہ ہے۔ دوسری مرتبہ پھر دھوپ میں نکلا دوبارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا اور دوسرے نے بھی توبہ کر لی تیسرے نے کہا یہ بھی اتفاقیہ بات ہے۔ تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لے گئے تیسری مرتبہ بھی بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ تیسرے نے بھی توبہ کر لی۔ ایک خصوصیت یہ تھی کہ ایک مرتبہ زیارت کے لئے باہر لایا گیا بہت بڑا مجمع تھا ہر چند قفل میں چابی لگاتا تھا مگر وہ نہیں کھلتا تھا۔ کوشش کرتا مگر کامیاب نہ ہوتا تھا۔ میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا معلوم ہوا کہ فلاں جنبی ہے اسکی جنابت کی نحوست سے کامیاب نہیں ہو رہے۔ میں نے عیب پوشی کرتے ہوئے تمام کو غسل کرنے کیلئے کہا۔ جنبی اس مجمع سے نکل گیا اس کے بعد آسانی سے کھل گیا تو ہم نے زیارت کی۔

حضرت والد آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرماتے تھے ان دو بالوں میں ایک مجھے عنایت

فرمایا۔ (انفاس العارفین 84)

والحمد لله رب العالمین.

مصمد کریم سلطانی

حافظِ قرآن

امام الانبیاء کی نظر میں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دین پاک ہمیشہ رہنے والا ہے اس لئے اللہ جل جلالہ
نے آپ پر نازل شدہ کتاب قرآن کریم کو بھی محفوظ فرمایا اور اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ.

بے شک ہم ہی نے قرآن کریم کو نازل فرمایا اور اس کی حفاظت بھی ہم ہی کریں گے۔
اس وعدہ حفاظت کو پورا کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ نے بنی نوع انسان میں سے محض
اپنے لطف و کرم اور نظرِ رحمت سے کچھ افراد کو منتخب کر لیا اور ان کے سینوں کو اپنے پاک کلام سے
سرفراز فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا.

پھر ہم نے کتاب، قرآن کریم کا اپنے ان بندوں کو وارث بنایا جنہیں ہم نے منتخب
فرمایا۔

وہ خوش قسمت افراد جن کے سینوں میں قرآن کریم محفوظ ہو گیا وہ سعادت مند انسان
جنہیں اللہ نے اپنے پاک کلام کی حفاظت کے لئے چن لیا ”حافظ قرآن“ کہلاتے ہیں۔
قرآن پاک اپنے دروازے جس پر کھول دے وہی علم و حکمت والا ہے۔

ارشاد ربانی ہے: بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ.
بلکہ وہ واضح آیات ہیں اہل علم کے سینوں میں۔

وہ فرزند آدم بڑا معزز و مکرم ہے جسے اللہ وحدہ لا شریک کی نظرِ رحمت اپنے کلام کیلئے مخصوص فرماتی ہے۔

آئیے اس ناپائیدار زندگی میں پائیدار چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس حیاتِ مستعار کے چند دنوں میں جن کا بھروسہ بھی نہیں اس ابدی سعادت کو حاصل کرنے کیلئے تگ و دو کریں ہو سکتا ہے اس ذاتِ رحمن و رحیم کی بے پناہ رحمتوں کا ایک چھینٹا ادھر آ جائے اور ازیلی سعادت مندوں میں اپنا نام بھی لکھا جائے۔

اگر اپنے لئے حفظ قرآن اب ممکن نہ ہو تو آئیے اپنی اولاد کو اس جانب لگائیں تاکہ ان کے حفظ قرآن کی برکت سے قیامت کے روز آپ کے سروں کو عزت و سرفرازی کے تاج سے مزین کر دیا جائے۔

اگر اولاد کے لئے بھی ممکن نہ رہا ہو تو اولاد کی اولاد یا کسی عزیز ورشتہ دار یا اپنے کسی دوست کی اولاد کو اس سعادتِ عظمیٰ کے حصول کی ترغیب دیجئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ.

نیکی کی ترغیب دینے والے کو اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔

آئندہ صفحات میں حفظ قرآن کی فضیلت احادیثِ مقدسہ کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مقرب بارگاہِ الہی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ هُمْ قَالَ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ. ا
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی نوع انسان میں کچھ اللہ والے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں۔ اہل قرآن ہی اہل اللہ اور اس کے خاص آدمی ہیں۔

انسان کی ملکیت میں ایک محل ہو جو کئی کمروں پر مشتمل ہو ان میں سے ایک کمرہ اس نے اپنے آرام کیلئے مخصوص کیا ہو تو اس انسان کو اپنے اس کمرہ سے ایک خاص انس ہوگا۔ حالانکہ مالک وہ سب کمروں کا ہے۔

مخلوق تو سب اللہ کی ہے اور وہ ہر ایک کا خالق و مالک ہے لیکن جسکے سینے میں اس کا اپنا کلام ہوگا اور جو زبان اس کے قرآن سے تروتازہ رہتی ہو اللہ جل جلالہ کو ایسا آدمی بہت محبوب ہے۔

اور وہ اس کے مقربین سے ہے۔

ہر سلیم الطبع انسان کی یہ خواہش ہے کہ وہ اللہ والا بن جائے۔ آئیے اس خواہش کی تکمیل کیلئے قرآن کریم سے محبت کریں اور اسے حفظ کرنے کی کوشش کریں۔

(۱) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۱۵

قابلِ رشک

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ "اتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ انَاءَ اللَّيْلِ وَانَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ" اتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْفِقُ مِنْهُ انَاءَ اللَّيْلِ وَانَاءَ النَّهَارِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشک دو آدمیوں پر ہونا چاہیے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن کی دولت سے سرفراز فرمایا پس وہ دن اور رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا اور وہ رات دن اسے فی سبیل اللہ خرچ کرتا رہتا ہے۔

حسد مذموم ہے اور رشک محمود ہے۔ یہ خواہش اور تمنا کرنا کہ فلاں آدمی کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھین جائے اور مجھے مل جائے بڑی ناشائستہ بات ہے اور اگر کسی کی نعمت کو دیکھ کر بارگاہ ذوالجلال میں عرض کی جائے کہ اے اللہ وہ انعام واکرام جو تو نے فلاں شخص کو عطا فرمایا ہے اس شخص کو اس انعام سے محروم کئے بغیر مجھے بھی عنایت فرمادے۔ یہ بڑی عمدہ بات ہے۔

جس آدمی کو یہ سعادت ملے کہ قرآن کریم اسے یاد ہو اور وہ دن رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا رہے یقیناً وہ فرزند آدمی قابلِ رشک ہے۔ اللہ یہ دولت ہر ایک مسلمان کو نصیب فرمائے۔

(۱) مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۸۴ و قال متفق علیہ

ملا علی قاری رحمہ اللہ اس بات کو یوں بیان فرماتے ہیں:

الْحَسَدُ قِسْمَانِ حَقِيقِيٍّ وَمَجَازِيٍّ فَالْحَقِيقِيُّ "تَمَنِّي زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا وَهُوَ حَرَامٌ" بِاجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا الْمَجَازِيُّ "فَهُوَ الْغِبْطَةُ وَهِيَ تَمَنِّي مِثْلِ النِّعْمَةِ الَّتِي عَلَى الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ تَمَنِّي زَوَالِ عَنْ صَاحِبِهَا."

حسد کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی اور دوسری مجازی۔ حقیقی حسد یہ ہے کہ صاحبِ نعمت سے نعمت کے زوال کی تمنا کی جائے اور یہ باجماع المسلمین حرام ہے لیکن مجازی حسد وہ دوسرے لفظوں میں رشک ہے اور رشک کسی کے ہاں نعمت دیکھ کر اس کی آرزو کرنا ہے۔

بغیر اس کے کہ صاحبِ نعمت سے زوالِ نعمت کی تمنا کی جائے۔

اس حدیثِ پاک میں حسد بمعنی مجازی ہے جسے رشک کہا جاتا ہے۔ وحدہ لا شریک کا

ارشاد گرامی ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ. (القران)

نیکوں کے حصول میں ایک دوسرے سے بڑھ جاؤ۔

نورِ الہی سے معمور

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ هُمُ الْمُعَلِّمُونَ كَلَامَ اللَّهِ وَالْمُتَلَبِّسُونَ بِنُورِ اللَّهِ مِنْ
وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللَّهُ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللَّهَ ۱

قرآن کے حافظ ہی کلامِ الہی کی تعلیم دینے والے ہیں اور اللہ کے نور سے معمور ہیں
جس نے ان سے دوستی کی اس نے یقیناً اللہ سے دوستی کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس
نے یقیناً اللہ سے عداوت کی۔

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ هُمُ الْمُتَلَبِّسُونَ نُورَ اللَّهِ الْمُتَعَلِّمُونَ كَلَامَ اللَّهِ مِنْ وَالَاهُمْ
فَقَدْ وَالَى اللَّهُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا حَمَلَةَ كِتَابِ اللَّهِ اسْتَجِيبُوا اللَّهَ بِتَوْفِيرِ كِتَابِهِ
يَزِدْكُمْ حُبًّا وَيُحْبِبْكُمْ إِلَى خَلْقِهِ ۲

قرآن کے حافظ ہی اللہ کی رحمت میں لپٹے ہوئے ہیں، اللہ کا نور زیب تن کئے
ہوئے، اللہ کے کلام کا علم رکھنے والے ہیں۔

جس نے ان سے دشمنی کی تو یقیناً اس نے اللہ سے دشمنی کو مول لیا اور جس نے ان سے
دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے:

(۱) کنز العمال اول صفحہ ۵۲۳/الفردوس بما ثور الخطاب جلد ۲ حدیث ۲۶۹۲

(۲) کنز العمال ۱/۵۲۷

اے اللہ کی کتاب کے حافظو! اللہ کے احکامات مانو اس کی کتاب کی عزت کے سبب تو وہ تم سے اور محبت کرے گا اور تمہیں مخلوق میں محبوب بنا دے گا۔

حافظ قرآن کیلئے یہ کتنا بڑا اعزاز اور شرف ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبانِ اقدس اسے معلم کتاب اللہ قرار دے رہی ہے۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن طلب علم کے لئے آنے والے ایک صحابی کو دیکھ کر ان الفاظ مبارکہ سے اپنی خوشی کا اظہار فرمایا:

مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَحْفُهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا
طالب علم کے لئے مرحبا اور خوش آمدید ہو طالب علم کے لئے فرشتے

اپنے بازوؤں سے اس پر سائبان تان دیتے ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيكَانِ فِي الْأَجْرِ ۲
عالم اور متعلم اجر میں دونوں شریک ہیں۔

اگر قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے والے پر فرشتے اپنے بازوؤں سے سایہ کر دیتے ہیں تو

قرآن کے معلم پر یقیناً وہ سایہ کرتے ہوں گے۔

الْمُتَلَبِّسُونَ بِنُورِ اللَّهِ.

حفاظ کرام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ نورِ الہی ان کا لباس ہوتا ہے۔

(۱) الترغیب والترہیب ۱/۵۹

(۲) ابن ماجہ حدیث ۲۲۸ وقال اخرجہ احمد۔ الطبرانی باسناد جید والحاکم وقال صحیح الاسناد

ان کا تمام جسم اللہ جل جلالہ کے انوار میں ڈوبا ہوتا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ان کی زبان میں ان کے کانوں اور آنکھوں میں انوار الہی چمک رہے ہوتے ہیں۔ جس کے تمام اعضاء انوار الہی سے بھرے ہوئے ہوں اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا وہ فرشتوں کی طرح پاک و صاف ہوتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں اس کی زبان و کان ہمیشہ اطاعتِ خداوندی کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اے وہ سعید روح جسے حفظ قرآن کی دولت سے نوازا گیا ایسی کوئی حرکت و معصیت نہ کرنا جس سے انوار الہیہ تجھ سے دور ہو جائیں بلکہ ہمیشہ اطاعت و فرمانبرداری کی چادر کے سایہ تلے رہنا تا کہ قرآن کریم کے بے پناہ انوار سے تجھے مزید نوازا جائے۔ انوار قرآن کریم کی برکت یہاں تک ہوتی ہے کہ اس حافظ کی دوستی اللہ کی دوستی قرار پاتی ہے اور اس سے دشمنی براہ راست اللہ سے دشمنی کے مترادف ہے۔

ایک اور حدیثِ پاک ملاحظہ فرمائیے!

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ فَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللَّهَ وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ

وَالَى اللَّهَ.

بس جس نے ان سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی۔

اللہ وحدہ لا شریک کس محبت سے حفاظ کرام سے مخاطب ہے اور فرماتا ہے اے اللہ کی کتاب کو سینوں میں محفوظ کرنے والو! اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہو جاؤ اس نے تمہیں یہ عزت

(۱) مسند فردوس الدیلمی / کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۱۵

بخشی کہ اپنے کلام سے تمہیں سرفراز کر دیا اب تم پر لازم ہے کہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہو کیونکہ کتاب اللہ کی عزت و حرمت یہی تقاضا کرتی ہے۔

نیکی کے راستہ پر چلنے سے اللہ تعالیٰ اپنی محبت بطور انعام عطا فرماتا ہے۔

جس سے اس کا خالق و مالک محبت کرے اس جیسا نیک بخت بھری کائنات میں کوئی نہیں۔ دوسرا انعام یہ ہے اللہ کی مخلوق بھی اس سے محبت و چاہت سے پیش آئے گی۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ! إِنَّ أَهْلَ السَّمَوَاتِ تَذْكُرُونَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ فَتَجِئُوا إِلَى اللَّهِ بِتَوْفِيرٍ كِتَابِهِ يَزِدُّكُمْ حُبِّينَ يُحِبُّكُمْ إِلَى عِبَادِهِ.

اے قرآن کریم کے حافظو! یقیناً آسمانوں والے اللہ کے پاس تمہارا ذکر کر رہے ہیں۔ پھر اس کی کتاب کی عزت و حرمت کے سبب اللہ کے احکامات مانوتا کہ تمہیں مزید محبت والا بنا دے، اپنے بندوں میں تمہیں محبوب کر دے۔

اے قرآن کریم کو اپنے سینوں میں جگہ دینے والے! تیرا ذکر خیر قدسی زبانوں سے اللہ کی بارگاہ میں ہوتا رہتا ہے۔ یہ تیری شان قرآن کریم کے سبب سے ہے اس لئے اسی حرمت و عزت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ کے احکامات و اوامر پر عمل پیرا رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تجھے اسی دنیاوی زیب و زینت کا دھوکہ دے کر راہِ حق سے بھلا دے۔

مستجاب الدعوات

مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً "إِنْ شَاءَ عَجَّلَهَا لَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنْ شَاءَ أَذْخَرَ هَالَهُ فِي الْآخِرَةِ"۔

جس نے قرآن کریم حفظ کیا اللہ کے ہاں اس کی دعا مقبول ہے۔ اگر اللہ چاہے تو دنیا میں جلد ہی اس کا ثمر سے عطا کر دے اور اگر چاہے تو آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ رکھ لے۔ کلام الہی کا یہ فیضان ہے کہ اسے حفظ کرنے والے خوش نصیب کی زبان میں یہ تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو رد نہیں کرتا بھلا وہ زبان جو کلام اللہ سے تروتازہ رہے وہی زبان اگر اپنے پروردگار سے کچھ مانگے تو اللہ وحدہ لا شریک ضرور اس کی سنتا ہے اور عطا بھی فرماتا ہے۔

مسند فردوس میں یہ حدیث ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

لِحَامِلِ الْقُرْآنِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ"۔ ۲

حافظ قرآن کی دعا مقبول ہے۔

بعض اوقات حافظ قرآن سوچتا ہے کہ دعا مانگتے مانگتے عرصہ گزر رہا ہے لیکن قبولیت کے آثار نظر نہیں آ رہے تو یاد رہے کہ درج بالا حدیث سے قبولیت کا یہ مفہوم ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیا میں اس کی دعا کا ثمر عطا فرما دے اور اگر چاہے تو اسے آخرت میں اس کے اجر سے سرفراز فرما دے۔

(۱) کنز العمال ۱/۵۳۸ عن جابر رضی اللہ عنہ

(۲) مسند الفردوس الدیلمی / کنز العمال ۱/۵۱۷

رحمت کے سائیان تلے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ سُنَّهَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ. ۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو بھی قوم کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور اس کتاب کی درس و تدریس کے لئے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو جائے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں جھرمٹ میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر کرتا ہے ان قدسیوں میں جو اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ جن مدارس یا مساجد میں حفظ قرآن کی تدریس کا انتظام ہے ان کے لئے اور اساتذہ و طلباء کے لئے اس حدیث پاک میں عظیم نوید ہے۔

اے کتاب الہی کی تلاوت اور اس کی درس و تدریس سے اللہ کے گھروں کو رونق بخشنے

والو!

تم بڑے خوش نصیب ہو کہ رحمت حق تمہاری طرف جھوم جھوم کر آتی ہے۔ سکینت تم پر سایہ فگن ہوتی ہے اور اللہ کی نوری مخلوق تم پر اپنے پروں کو پھیلا دیتی ہے اور سب سے بڑی

(۱) مسلم/ابوداؤد باسناد صحیح

سعادت یہ ہے اللہ وحدہ لا شریک جو صمد بھی ہے اور غنی بھی وہ فرشتوں کی محفل میں تمہارا ذکر فرماتا ہے اور فاذکرونی اذکرکم کا وعدہ پورا فرماتا ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سکینت سے مراد وہ غیر مرئی مخلوق ہے جس کے نزول سے اطمینان و سکون نصیب ہوتا ہے اور ان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

قَالَ النَّوَوِيُّ الْمُخْتَارُ أَنَّهَا مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ فِيهِ طَمَإِينَةٌ وَرَحْمَةٌ وَمَعَهُ الْمَلَائِكَةُ ۱

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَاللَّيْلِ جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَاطِينٍ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ الْفَرَسُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ السَّكِينَةَ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ ۲

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اس کے قریب ہی ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک بادل نے اس پر سایہ کر دیا اور وہ بادل قریب تر ہوتا گیا اور گھوڑے نے اچھلنا شروع کر دیا۔ بوقت صبح وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس سارے واقعہ کا ذکر کر دیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی شانِ کریمی ہے کہ وہ تلاوت قرآن کریم کے وقت رحمت سے بھرپور سکینت کو نازل فرماتا ہے اور بعض نظر والوں کو بادل کی صورت میں دکھا بھی دیتا ہے۔ ایسے مناظر دیکھ کر قرآن کے قاری ایمان کی وہ دولت سینے میں سمیٹ لیتے ہیں کہ بڑی سے بڑی

(۱) (۲) مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۴ و قال متفق علیہ

تخریص بھی ان کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جب رحمت الہی جو بن پر آتی ہے اللہ کی نوری مخلوق فرشتے بنفس نفیس مرئی صورت میں قرآن سننے کیلئے تشریف لے آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں صحیحین کی ایک روایت ملاحظہ ہو:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسید بن حضیر نے اپنے بارے میں یوں بیان فرمایا کہ وہ رات کے وقت سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے قریب بندھا ہوا تھا۔ اچانک گھوڑے نے گھومنا شروع کر دیا۔ انہوں نے یہ دیکھ کر قرأت کو موقوف کر دیا تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا انہوں نے دوبارہ پڑھا گھوڑا پھر گھومنے لگا پھر وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ ان کا لڑکا بچی گھوڑے کے قریب ﴿سویا ہوا﴾ تھا۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ گھوڑا اسے تکلیف نہ پہنچا دے۔ جب انہوں نے اپنے لڑکے کو گھوڑے سے دور کیا اپنا چہرہ آسمان کی طرف کیا تو دیکھا کہ ایک سا بان میں قندیلیں روشن ہیں۔

صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ تمام ماجرا عرض کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے حضیر کے بیٹے! تم نے قرآن پڑھتے رہنا تھا۔ اے حضیر کے بیٹے! تم نے قرآن کی تلاوت جاری رکھنی تھی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا میں ڈر گیا کہ کہیں گھوڑا میرے بیٹے کو روند نہ ڈالے.....

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا صَبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ

إِلَيْهَا.

اے اُسید! وہ اللہ کی نوری مخلوق فرشتے تھے جو تیری تلاوت قرآن کی آواز سننے کے لئے آتے تھے اگر تو تلاوت قرآن کو جاری رکھتا تو لوگ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کا دیدار کر لیتے۔

عشقِ الہی سے سرشار مومن جب اللہ سے مناجات کا تصور کر کے قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو نوری مخلوق میں ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور وہ فرشتے بحکمِ الہی اس قرآن کو سننے اور قاری کے دیدار کے لئے زمین کی طرف کوچ کر لیتے ہیں۔ حافظ قرآن جب قرآن کی تلاوت دلِ درد مند اور چشمِ پرہیزگار سے کرتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف جوق در جوق لپکتی ہیں کبھی وہ سکینت کی صورت اختیار کرتی ہیں اور کبھی فرشتوں کے روپ میں ظاہر ہوتی ہیں۔

قدسیوں کا ساتھی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ
عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: ماہر حافظ قرآن عزت والے اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ آدمی جو
قرآن پڑھے اور اس میں اٹک جائے اس کے لئے دو گنا اجر ہے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ لَهُ أَجْرَانِ. ۲

وہ فرزند آدم جو قرآن کی تلاوت کرے اور وہ حافظ ہو تو وہ معزز اور نیک فرشتوں کے
ساتھ ہوگا اور وہ تلاوت کرے اور تلاوت اس پر شدید ہو تو اسے دو چنڈا اجر ملے گا۔
ماہر کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

(۱) مشکوٰۃ وقال متفق عليه

(۲) شرح السنة البغوی جلد ۴ صفحہ ۴۳۰

هُوَ الْكَامِلُ الْحِفْظِ الَّذِي لَا يَتَوَقَّفُ فِي الْقِرَاءَةِ وَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِ ۱

ماہر اس کامل حافظ کو کہتے ہیں جو اس روانی سے تلاوت کرتا ہو کہ دوران تلاوت نہ رکتا

ہو اور نہ ہی اس پر دشوار ہو۔

یہی علامہ موصوف رحمہ اللہ سفرۃ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

الْمُرَادُ بِهَا الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ هُمْ حَمَلَةُ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ ۲

سفرۃ سے مراد فرشتے ہیں جو لوح محفوظ کے حافظ ہیں۔

علامہ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

السَّفَرَةُ : هُمُ الْمَلَائِكَةُ لِأَنَّهُمْ يَنْزِلُونَ بِوَحْيِ اللَّهِ وَمَا يَقَعُ بِهِ الصَّلَاحُ بَيْنَ

النَّاسِ كَالسَّفِيرِ يَصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ ۳

سفرہ سے مراد فرشتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کی وحی اور وہ احکام جس سے لوگوں میں اصلاح

ہولے کر آتے ہیں جیسے سفیر قوم میں صلح کرواتا ہے۔

یہ بات واضح ہوئی کہ حافظ قرآن فرشتوں کے ساتھ ہے وہ جہاں بھی جائے اللہ کے

معزز فرشتے اس کے رفیق ہیں اور کسی بھی خطرے کے موقع پر اس کے ایمان و ایقان کی حفاظت

کرتے ہیں۔

(۱) المرقاة شرح المشکوٰۃ صفحہ ۳۳۶ جلد ۴

(۲) المرقاة صفحہ ۳۳۶ جلد ۴

(۳) شرح النبی للبغوی صفحہ ۴۳۰ جلد ۴

ایک اور نظریہ ملاحظہ ہو۔

قَالَ الْقَاضِي عِيَّاضُ يَعْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِكُونِهِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ أَنْ
يَكُونَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مَنَازِلُ يَكُونُ فِيهَا رَفِيقًا لِلْمَلَائِكَةِ ۱

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ فرشتوں کی معیت سے مراد حافظ قرآن کے لئے آخرت میں ایسی منازل ہوں جہاں وہ ملائکہ کا رفیق و صدیق ہوگا۔

فرشتے گناہوں سے پاک ہیں اور فرشتوں کا ہم نشین بھی وہی ہوگا جو گناہوں سے پاک ہوگا تو اس بات سے یہ واضح اشارہ ہے کہ حافظ قرآن کریم کی برکت سے دنیا سے رخصت ہوتے وقت گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جس طرح اللہ کی نوری مخلوق گناہوں سے پاک ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں اٹک کر پڑھنے والوں کے لئے دو گنا اجر کا ذکر ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے تسلی کا سامان ہے جو روانی سے نہیں پڑھ سکتے پروردگار عالم جل جلالہ نے انہیں اپنی رحمت سے محروم نہیں فرمایا بلکہ دو گنے اجر کی نوید سنائی ہے۔ اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ جو روانی سے پڑھتا ہے اس کا اجر اٹک کر پڑھنے والے سے کم ہے بلکہ روانی سے پڑھنے والا اجر میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفی نقشبندی رحمہ اللہ یوں فرماتے ہیں:

لَيْسَ مَعْنَاهُ الَّذِي يَتَتَعُّعُ فِيهِ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ أَكْثَرُ مِنَ الْمَاهِرِ بَلِ الْمَاهِرُ
أَفْضَلُ وَأَكْثَرُ أَجْرًا مَعَ السَّفَرَةِ وَلَهُ أَجُورٌ "كَثِيرَةٌ" حَيْثُ أُنْذِرُ فِي سَبَلِكِ
الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبِينَ!

اس کا یہ مفہوم نہیں کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے اس کا اجر ماہر سے زیادہ بلکہ ماہر قرآن افضل ہے اور اجر میں بھی زیادہ ہے۔ اسے تو قدسیوں کی معیت نصیب ہے اور وہ بہت زیادہ اجر و کما میں مستحق ہے۔ اس طرح کہ وہ تو ملائکہ مقربین کی مقدس لڑی میں منسلک ہو گیا ہے۔ انسان کو قرآن کریم سے محبت کرنی چاہئے قطع نظر اس کے کہ وہ ماہر ہے یا اٹک کر پڑھنے والا ہے۔ وہ ہر صورت میں اجر کا مستحق ہے اور اللہ کی رضا و خوشنودی کا سزاوار ہے۔

اسلام کا علمبردار

حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلٌ وَآيَةُ الْإِسْلَامِ وَمَنْ أَكْرَمَهُ، فَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهُ وَمَنْ أَهَانَهُ،
عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

حافظ قرآن اسلام کے جھنڈے کو اٹھانے والا ہے جس نے اس کی عزت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی عزت کی اور جس نے اس کی اہانت کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

جھنڈا ہر آدمی کے ہاتھ میں نہیں دیا جاتا بلکہ جھنڈا سپہ سالار اور قائد کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ قائد ہی پوری قوم کی جان اور روح ہوتا ہے۔ اللہ وحدہ لا شریک نے حافظ قرآن کو اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والا بنا دیا۔

اے حافظ قرآن! اللہ نے اسلام کا جھنڈا تیرے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اسلام کے دشمنوں کی نظر تجھ پر ہے اب اسلام کی عزت و ناموس کا واسطہ کوئی ایسی حرکت نہ کر دینا جس سے دشمن اسلام پر انگشت نمائی کر سکیں بلکہ سیرت و کردار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا کہ جو بھی تجھے دیکھتا جائے اسلام کا گرویدہ ہوتا جائے۔

یہ عزت و شرف کسی کسی کو ملتا ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حافظ قرآن کی عزت کو اللہ کی عزت قرار دے دیا اور حافظ قرآن کی طرف نظر اہانت سے دیکھنے والا غضب و پھٹکار کا مستحق قرار دیا گیا۔

(۱) کنز العمال صفحہ ۵۱۵ جلد اول

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں بھی ارشاد فرمایا:

اَكْرَمُوا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فَمَنْ اَكْرَمَهُمْ فَقَدْ اَكْرَمَنِي. (۱)

اے میرے امتیو! قرآن کے حافظ کی عزت کرو جس نے ان کی عزت کی اس نے یقیناً

میری عزت کی۔

حافظ قرآن کی عزت اللہ کی عزت ہے اور حافظ قرآن کی تکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کی توقیر و تعظیم ہے۔

اب حافظ قرآن پر لازم ہے کہ اس عزت و شرف کا احساس کرے اور اپنے ظاہر و باطن کو

قرآن کریم کے انوار سے ہمیشہ مزین رکھے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ روایت فرماتے ہیں:

حَامِلُ " الْقُرْآنِ حَامِلٌ رَأْيَةِ الْإِسْلَامِ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَلْهُوَ مَعَ مَنْ

يَلْهُوُ وَلَا يَسْهُوُ مَعَ مَنْ يَسْهُوُ وَلَا يَلْغُو مَعَ مَنْ يَلْغُو تَعْظِيمًا لِحَقِّ الْقُرْآنِ. ۲

قرآن کا حافظ اسلام کا علمبردار ہے۔ حق قرآن کی تعظیم کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے

لئے مناسب نہیں کہ کسی لہو و لعب میں مشغول آدمی کے ساتھ مل کر لہو و لعب میں یا غافل کے

ساتھ مل کر غفلت میں یا لغو باتیں کرنے والے کے ساتھ مل کر لغویات میں مشغول ہو جائے۔

امام حاکم نیساپوری کی روایت کردہ اس حدیث پاک کو بھی ملاحظہ فرمائیے:

(۱) کنز العمال ۱/۵۱۲- الفردوس بماثور الخطاب للذیلی حدیث نمبر ۲۶۹۰/۱ اتحاد الساتھ ۴/۳۶۷

(۲) التبیان النوری ۲۹

لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَجِدَّ مَعَ مَنْ جَدَّ وَلَا يَجْهَلَ مَعَ مَنْ جَهَلَ

وَفِي جَوْفِهِ كَلَامٌ ۚ

حافظ قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی اُلجھنے والے سے اُلجھے اور نہ کسی نادان کے

ساتھ نادانی کرے کیونکہ اس کے پیٹ میں اللہ کا کلام ہے۔

أَغْنَى النَّاسِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْنَى النَّاسِ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ مَنْ جَعَلَهُ
اللَّهُ فِي جَوْفِهِ ۱

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ غنی حافظ
قرآن ہیں جن کے سینے کو اللہ نے قرآن سے مزین و آراستہ فرما دیا۔

ایک دن رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا بتاؤ لوگوں میں غنی
اور صاحب ثروت کون ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے چند مالدار صحابہ کا نام لے دیا۔ اس
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے فرمایا میری امت میں
مالدار اور صاحب ثروت وہ ہے جو قرآن کا حافظ ہے، جس کے سینے میں قرآن محفوظ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو:

الْقُرْآنُ غِنَىٌّ لِّأَفْقَرِ بَعْدَهُ، وَلَا غِنَىٌّ ذُوْنَهُ ۲

قرآن وہ دولت ہے کہ اس کے بعد فقر نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی تو نگری نہیں۔
غنی وہ ہے جو قرآن کا حافظ ہے۔ صاحب ثروت وہ ہے جس کے سینے میں قرآن محفوظ ہے۔

(۱) کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۱۰ بروایت ابن عساکر

(۲) مسند ابویعلیٰ موصلی

غنی اور صاحب ثروت کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کیا کرتے جو غنی ہو کر کسی سے کچھ مانگے اس پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِيٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن کی تلاوت کر رہا تھا۔ تلاوت کے بعد اس نے مانگنا شروع کر دیا۔

آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ أَلِ اللَّهِ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ يَسْتَلُونَ النَّاسَ بِهِ.

پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے جو قرآن پڑھے اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے۔ عنقریب ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد گرامی بھی اس بات کو مزید واضح کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اِرْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ فَقَدْ وَضَحَ لَكُمْ الطَّرِيقُ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ لَا يَكُونُوا عِيَالًا عَلَى النَّاسِ!

اے قرآن کے قاریو! اپنے سروں کو بلند رکھو تمہارے سامنے راستہ بالکل واضح ہے۔ پس نیکیاں کرنے میں مسابقت اختیار کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بن جاؤ۔

سوال وہ کرتا ہے جس کے پاس مال و دولت کی کمی ہو۔ حافظ قرآن کو اللہ نے وہ دولت عطا فرمائی ہے جس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ رَأَى أَنَّ أَحَدًا أُوتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُوتِيَ فَقَدْ اسْتَصْغَرَ مَا عَظَّمَهُ اللَّهُ تَعَالَى ۚ

جس نے قرآن پڑھا پھر وہ یہ سمجھا کہ کسی اور کو اس سے افضل چیز دی گئی ہے تو اس نے یقیناً اسے حقیر سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے عظمتوں والا قرار دیا۔

سب سے افضل و اعلیٰ دولت قرآن کریم ہے۔ وہ آدمی بڑانا سمجھ ہے جو قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور کے بارے میں افضل و برتری کا تصور قائم کرے۔

ادھر اسلام نے حافظ قرآن کی جلالتِ شان کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پر لازم قرار دیا کہ وہ بیت المال سے حفاظ کی کفالت کا انتظام کرے۔

حَامِلُ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى لَهُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِائَتًا

دینار ۲

اللہ تعالیٰ کی کتاب ”قرآن کریم“ کے حافظ کے لئے مسلمانوں کے بیت المال سے ہر سال دو سو دینار ہیں۔

(۱) احیاء العلوم الدین الغزالی

(۲) الفردوس بماثور الخطاب جلد دوم حدیث نمبر ۲۶۹۱

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

.....الْأَوْزَيْدُ أَوْ نُقِصَ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ وَالْمَصْلَحَةِ كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ
نُصُوصٌ "أُخْرَىٰ".

حافظ قرآن کے لئے دوسو دینار سالانہ ہوں گے بشرطیکہ ان سے اس کی ضروریات پوری ہو جائیں ورنہ حاجت و مصلحت کے پیش نظر اس میں زیادتی یا کمی کی جاسکتی ہے۔ جیسے دیگر نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں۔

ایک دوسری روایت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرقاری کے لئے مسلمانوں کے بیت المال میں دوسو دینار یا دو ہزار درہم مقرر ہیں۔ اگر حکومت اس کو عطا کرے تو فہم اور نہ آخرت میں دیئے جائیں گے۔ اور فتاویٰ کامل میں مرقوم ہے کہ ہر عالم و حافظ کا بیت المال سے حق ہے سالانہ دوسو دینار یا دو ہزار درہم۔ اگر گورنران کو نہ دے گا تو آخرت میں اس کی نیکیوں سے دلایا جائے گا اور اگر وہ گورنریاں نہ رکھتا ہو ان کے گناہوں کا بار اس پر ڈالا جائے گا۔

(۱) فیض القدر شرح الجامع الصغیر المناوی ۳۶۷ جلد سوم

(۲) تنویر اللمعان، لمعہ پنجم

مشاق رسول

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْرَأْ عَلَيَّ
الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آقْرَهُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ
أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ
بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَيَّ هَؤُلَاءِ شَهِيداً فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو قرآن
سناؤں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری یہ خواہش
ہے کہ میں کسی اور سے قرآن سنوں تو میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کر دی اور جب میں

كَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَيَّ هَؤُلَاءِ شَهِيداً

پر پہنچا تو میں نے اپنا سراٹھایا ﴿میری نگاہ رخ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گئی﴾ تو دیکھا

کہ آپ کی آنکھیں ساون برسار ہی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَأِدْجَاعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

(۱) مسلم صفحہ ۲۷۰ جلد اول

﴿جب میں اس آیت تک پہنچا تو﴾ آپ نے فرمایا اب قرأت موقوف کیجئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمان مبارک موتی لٹا رہی ہیں۔

علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ایک اور حدیث پاک ذکر کرتے ہیں: **إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُمْ فِي بَنِي ظَفَرٍ وَمَعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَأَمَرَ قَارِئًا فَقَرَأَهُ فَاتَى هَذِهِ الْآيَةَ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ فَبَكَى حَتَّى ضَرَبَ لِحْيَاهُ وَوَجَّهَتْهُ فَقَالَ يَا رَبِّ هَذَا شَهِدْتُ عَلَى مَنْ أَنَابِينَ ظَهْرِيهِ فَكَيْفَ عَلَى مَنْ لَمْ أَرَهُ.** ۲

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس قبیلہ بنی ظفر میں تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور چند صحابہ تھے پس آپ نے ایک قاری کو پڑھنے کا حکم دیا جب وہ اس آیت

فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید

پر پہنچا تو آپ رو دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک اور رخسار آنسوؤں سے تر ہو گئے پس آپ نے عرض کی اے میرے پروردگار میں تو جن کے درمیان ہوں ان کا تو گواہ ہوں جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے گواہی دوں گا۔

اس اشکال کو علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ درج ذیل حدیث پاک ذکر کر کے دور کرتے

ہیں۔

(۱) بخاری

(۲) عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی جلد ۲۰ صفحہ ۶۰

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَيُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتُهُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَيَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ وَأَعْمَالِهِمْ فَلِذَلِكَ
يَشْهَدُ عَلَيْهِمْ!

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ہر روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت
صبح و شام پیش کی جاتی ہے پس آپ اپنی امت کو ان کے چہروں اور اعمال سے پہچانتے ہیں اس
وجہ سے آپ ان کی گواہی دیں گے۔

حیات ابدیہ سے متصف نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اے امتی تیری گواہی دے گا وہ تجھے
تیرے اعمال اور تیری اشکال و صورت سے پہچانتا ہے اس لئے تو بھی امتی ہونے کی لاج رکھتے
ہوئے آپ کی شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کر۔ یہ سعادت ہر آدمی کو نہیں ملتی
بلکہ اس حافظ قرآن کو نصیب ہوتی ہے جو قرآن کریم کے ظاہری و باطنی حقوق کے ساتھ تلاوت
کرتا ہو۔ اس کے دن اور رات آنسوؤں کی آمیزش سے قرآن کی تلاوت کرتے گزرتے ہوں
اس کا ہر قدم شریعت مطہرہ کے مطابق ہو اللہ کے اوامر پر سختی سے کار بند ہو اور نواہی سے پوری
شدت سے اجتناب برتا ہو۔

آئیے مدینۃ الاولیاء سرہند شریف چلتے ہیں جہاں سید الاولیاء الکاملین آیۃ من آیات
اللہ محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور آپ کے قدسی صفات اولاد امجاد
رحمہ اللہ محو استراحت ہے۔

(۱) عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی جلد ۲۰ صفحہ ۶۰

محبت میں یوں بھی ہوتا ہے کہ محبوب کے ساتھ محبوب کے شہر کی گلی کوچے سے پیار ہوتا ہے بلکہ اس شہر محبوب کے باسی بھی محبت و عنایت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے شہر کے دو حفاظ کرام پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت کا مشاہدہ کیجئے۔ سرہند شریف میں سید عبداللہ اور ان کے ساتھ رحمہ اللہ قرآن کریم کی تلاوت میں مگن ہیں ایک دوسرے کو قرآن سنارہے ہیں۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر کلام الہی کی حلاوت میں گم ہیں اچانک چند عرب سوار آئے اور قریب ہی کھڑے ہو کر قرآن سننا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ان میں سے جوان کا سردار تھا گویا ہوا۔

اے قرآن کے قاریو! تم نے قرآن کا حق ادا کر دیا۔ اتنا کہہ کر وہ قافلہ رخصت ہو گیا۔ یہ دونوں بزرگ بعد میں باتیں کرنے لگے کہ یار یہ کون لوگ تھے ان کے چہرے بڑے پُر رونق تھے خصوصاً ان کے رئیس کا چہرہ پر انوار کا ایسا جامہ تھا کہ نظر جما کر دیکھنا ممکن نہ تھا۔ میں تو دیکھ کر اپنے آپ کو قابو نہ رکھ سکا اور ان کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔

اسی دوران اسی عرب وضع قطع کا ایک اور سوار آیا اور ان حفاظ کرام سے مخاطب ہوا، اے قرآن کے قاریو! کیا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے تھے اگر تشریف لائے تھے تو اب کہاں تشریف لے جا چکے ہیں۔ ان حفاظ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔ ہائے اللہ کے محبوب تشریف لائے تھے ہم ان کی قدم بوسی نہ کر سکے۔ جس ذاتِ اقدس کا کلمہ پڑھتے ہیں اس نے کرم فرمایا ہم ان کا جی بھر کر دیدار بھی نہ کر سکے۔

(۱) انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

بعض علماء فرماتے ہیں وہ نووارد عربی سواران حفاظ کی کیفیت کو چشم سر ملاحظہ کر رہا تھا کہ وہ دونوں حفاظ اس طرف متوجہ ہوئے اس کی سواری کی رکاب پکڑ کر کہتے ہیں کہ بتاؤ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا جس کا پوچھنا تھا اس تذکرہ کو علماء کرام کے مواعظ حسنہ میں جیسا سنا تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے لیکن جب اصل مرجع ”انفاس العارفين“ دیکھنے کا اتفاق ہوا تو وہاں جگہ کا نام ”کھیڑی“ لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اس کا پوچھا نہیں میرا پوچھتے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا تم بھی کوئی معمولی آدمی معلوم نہیں ہوتے۔ اس نووارد عربی سوار نے کہا! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابو ہریرہ کہتے ہیں ﴿رضی اللہ عنہ﴾

رات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روضہ شریف میں فرمایا تھا کہ صبح سر ہند کے قاریوں کا قرآن سننے چلیں گے تم بھی ساتھ چلنا اور پھر صبح مجھے کسی اور کام بھیج دیا میں اس کام سے فارغ ہو کر آیا تو آپ روانہ ہو چکے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اپنے والد گرامی قد رحمت شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس صحراء میں کئی دن تک بھینی بھینی خوشبو مہکتی رہی۔!

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اے قرآن کریم کو اپنے سینے میں محفوظ کرنے والے!

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر چلنا اپنی زندگی کا شعار بنالے، احکام شریعہ

کے مطابق حیات مستعار کے چند روز گزارنے کی سعی کر، عشقی الہی سے سرشار ہو کر قرآن کی تلاوت کو حزر جاں بنالے ہو سکتا ہے لطف و کرم والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم تجھ پر بھی ہو جائے اور تیرے بخت بھی آسمان سعادت پر ماہتاب بن کر چمکنا شروع کر دیں۔

اشراف الامت

أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ ۱

اشرف الامت حفاظ قرآن اور اصحاب اللیل ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں اشرف و اکرم حفاظ کرام کو قرار دیا۔ یہ اشرف اور یہ بزرگیاں قرآن کریم کو سینے میں محفوظ کرنے کی وجہ سے ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات مبارکہ سے حفاظ کرام کی شرافت و عظمت کو واضح فرمایا:

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُ هُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ ۲

حضرت ابن مسعود انصاری بدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قوم کی امامت وہ شخص کرائے جو قرآن کا زیادہ قاری ہو۔

مصلی امامت پر کھڑا ہونا بہت بڑا منصب ہے۔ ایسی جگہ جہاں کوئی امام مقرر نہ ہو وہاں جب افراد جماعت کے لئے کھڑے ہوں گے تو ان کی امامت وہی کروائے گا جو قرآن کا زیادہ حافظ ہوگا۔

(۱) کنز العمال ۱/۵۰۱ جلد اول

(۲) مسلم

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں ان افراد کو مشاورت کے لئے منتخب فرمایا کرتے تھے جو قرآن کے حافظ زیادہ ہوتے تھے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابُ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمَشَاوَرَتِهِ كَهَوْلًا وَشَبَابًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اصحاب مجلس اور اصحاب مشاورت حفاظ کرام عمر رسیدہ ہوں یا جوان دونوں ہوتے تھے۔

بارگاہِ خداوندی میں سر بندگی جھکانے کے لئے فرائضِ امامت ہوں یا ملکی معاملات کے لئے مشاورت ہو ہر جگہ حفاظ قرآن کو ترجیح دی جاتی ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مکہ مکرمہ کا گورنر نافع بن حارث کو بنا دیا پھر ایک مرتبہ آپ کی گورنر مکہ سے ملاقات عسفان پر ہوئی آپ نے ان سے پوچھا؟ مَنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟

اہلِ وادی پر اپنا نائب کسے بنا کر آئے ہو؟

اس پر نافع بن حارث نے جواب دیا!

اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ ابْنِي

میں نے ابن ابزی کو جانشین مقرر کیا ہے۔

اس پر آپ نے استفسار کیا کہ ابن ابزی کون ہے؟ تو نافع بن حارث نے جواب دیا

ہمارا آزاد کردہ غلام۔ آپ نے پھر ازراہِ تعجب استفسار کیا:

اپنی عدم موجودگی میں اہل مکہ پر ایک غلام کو اپنا نائب بنا کر آئے ہو!
انہوں نے جو اباً عرض کی کہ ابن ابزی قرآن کا قاری اور فرائض کا عالم اور بہترین فیصل

ہے۔

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا:

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ!

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض اقوام کو عزت و رفعت عطا فرماتا ہے اور اسی کے

ذریعے بعض کو پستیوں میں دھکیل دیتا ہے۔

نافع نے ابن ابزی کے استخلاف کے جواز کے لئے اس کے تین وصف گنوائے لیکن

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی نظر میں حفظ و قرأت قرآن ہی ایک ایسا وصف ہے جس کے

ذریعے ایک غلام کو مکہ مکرمہ کا عامل بنایا جاسکتا ہے۔ یقیناً اس قرآن کے ذریعے ہی اللہ اقوام کو

عزت عطا فرماتا ہے۔

شیخ نصر بن محمد سمرقندی المتوفی ۳۷۳ھ کی نقل کردہ اس روایت میں صرف ابن ابزی

کا ایک ہی وصف مذکور ہے۔

قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِّنَ الْمَوَالِي عَلَى قُرَيْشٍ قَالَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي لَمْ أَدْعُ خَلْفِي أَحَدًا أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ مِنْهُ. قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ نَعَمْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفَعَ بِالْقُرْآنِ رِجَالَ وَوَضَعَ رِجَالَ وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي أُبَيٍّ مِمَّنْ رَفَعَهُ اللَّهُ بِالْقُرْآنِ.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ نے ایک غلام کو سردارِ قریش پر
حاکم مقرر کر دیا ہے تو انہوں نے عرض کی اے امیر المؤمنین میں نے اپنے بعد اس سے بڑھ کر کسی
کو قرآن کا قاری نہ پایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہتر یقیناً اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بہت سے
افراد کو رفعت عطا فرماتا ہے اور بہت سوں کو پستی میں لے جاتا ہے اور یقیناً عبد الرحمن بن ابی
ابزی ان افراد سے ہے جنہیں اللہ نے قرآن کی وجہ سے عزت و رفعت عطا فرمائی۔

حافظ قرآن کے لئے شرف بزرگی عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ اخْتِذَاً لِلْقُرْآنِ إِنَّ
أَشِيرَ إِلَيَّ أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي اللَّحْدِ. ۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک قبر میں جمع فرما رہے

(۱) تنبیہ الغافلین للسر قندی صفحہ ۳۲۸

(۲) البخاری

تھے پھر آپ استفسار فرماتے کہ ان میں سے کسے قرآن زیادہ یاد ہے اگر ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا ﴿ کہ اسے قرآن دوسرے کی نسبت زیادہ یاد ہے ﴾ تو آپ اسے لحد میں پہلے اتارتے۔

سنن ابن ماجہ میں یوں مذکور ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ، فَاذْأُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمْ قَدَّمَهُ، فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں دو یا تین افراد کو قبر میں جمع فرماتے پھر آپ حاضرین سے پوچھتے ان میں سے کسے زیادہ قرآن کریم یاد تھا جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں آپ اسے پہلے اتارتے اور فرماتے میں ان پر گواہ ہوں۔

حافظ قرآن کی کتنی عظمت ہے کہ شہداء احد میں بھی اسے امتیاز حاصل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حفظ قرآن کی وجہ سے اسے قبر میں پہلے اتارتے ہیں وہ انسان کتنا خوش نصیب ہے جسے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں پر خود ترجیح دیں اور اسے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی عظمت و رفعت شان کا عملی اظہار فرمادیں۔

(۱) ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۱۴ باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی اللحد

حیاتِ جاوداں

إِذَامَاتٍ حَامِلُ الْقُرْآنِ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى الْأَرْضِ أَنْ لَا يَأْكُلِي لَحْمَهُ، قَالَتْ:
إِلَهِي كَيْفَ أَكُلُ لَحْمِكَ، وَكَلَامِكَ فِي جَوْفِي؟

جب حافظ قرآن دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے گوشت کو مت کھانا وہ عرض کرتی ہے الہی میں اس کے گوشت کو کیسے کھا سکتی ہوں جب کہ تیرا کلام اس کے سینے میں ہے۔

کلام الہی کا حافظ حیاتِ جاوداں سے متصف ہو جاتا ہے۔ موت آنے سے بھی وہ مرتا نہیں بلکہ اپنی قبر میں تر و تازہ رہتا ہے۔ وہ قادرِ قیوم اللہ جو شہید کو زندگی عطا فرما سکتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اپنے کلام کے حافظ کو قبر میں بھی زندگی سے سرفراز فرما دے۔

دانائے شیراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خوشبودار مٹی سے میں نے پوچھا تیرا نام عنبر ہے یا کستوری؟ اس نے جواباً کہا میں حقیر سی خاک ہوں لیکن گلاب کی پتیاں مجھ پر گرتی رہیں جن کی وجہ سے مجھ میں بھی خوشبو پیدا ہوگئی۔

جمال ہمنشیں درمن اثر کرد

وگر نہ من ہما خاکم کہ ہستم

(۱) الفردوس بماثور الخطاب جلد اول حدیث نمبر ۱۱۱۲ روایت من جابرو عزاء السیوطی

بیہقی و ترمذی وابن ماجہ/کنز العمال ۵۵۵ جلد اول

انسان تو فانی ہے لیکن حی و قیوم اللہ کا کلام جب اس کے سینے میں گھر کر لیتا ہے تو اس کلام الہی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ فانی بھی باقی بن جاتا ہے پھر موت بھی اسے فنا کے سمندر میں نہیں پھینک سکتی۔

۱۹۸۲ء میں طاہر ہونے والی قدرت الہیہ ملاحظہ ہو۔

مظفر گڑھ ۴ نومبر ﴿نمائندہ جنگ﴾ نواحی گاؤں موٹڈ کا میں ایک قبر کی کھدائی کے دوران سر پر کسی لگنے سے ایک پرانی میت کے سر سے خون بہنے لگا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب قریبی بستی شاہ والی کے قبرستان میں ایک قبر کی کھدائی کے دوران کسی کی ضرب ایک پرانی قبر میں دفن میت کے سر میں لگی جس پر اس سے خون بہنا شروع ہو گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر گورکن خوفزدہ ہو کر بھاگ اٹھے تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ یہ میت ایک حافظ قرآن کی تھی۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے وقتاً فوقتاً ایسی چیزوں کا اظہار فرماتا رہتا ہے جس سے اس کی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی حقانیت ہر انسان پر اس طرح واضح ہو جاتی ہے کہ یارائے انکار نہیں رہتا۔

کیا اس واقعہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ قرآن کی حیات کے بارے میں جو درج بالا ارشاد فرمایا کیا اس کی صداقت اظہار من الشمس نہیں ہوگی۔

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ

(۱) روزنامہ جنگ لاہور جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ / ۵ نومبر ۱۹۸۲ء تا ۲۰۳۹ ب / مخزنہ لاہور ری جامعہ ریاض العلوم
پیپلز کالونی فیصل آباد۔

اسی سلسلہ میں اللہ جل شانہ کی حافظ قرآن پر مزید کرم نوازیاں ملاحظہ ہوں۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا کہ

عبداللہ بن محمد بن منصور نے فرمایا کہ ابراہیم حفار قبر کھودنے میں مصروف تھے کہ ساتھ والی قبر کی اینٹیں کھل گئیں اور وہاں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی میں نے دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے ہیں۔

حافظ قرآن جب صبح و شام اللہ کے کلام کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اسے تلاوت قرآن کے بغیر چین نہیں آتا تو پروردگار عالم جل جلالہ اس کی قرآن سے محبت کی لاج رکھتے ہوئے اسے قبر میں بھی قرآن کریم پڑھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

کیا قبر میں ایسے اعمال کا صدور ممکن ہے؟

اس سلسلہ میں حدیث شریف پیش کی جاتی ہے۔

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ يُصَلُّونَ فِي قُبُورِهِمْ. ۲

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات میں نماز ادا فرماتے ہیں۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ المعراج حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے

مزار پر انوار میں نماز پڑھتے دیکھا۔

اگر انبیاء کرام کو اللہ وحدہ لا شریک یہ سعادت عطا فرماتا ہے کہ وہ اپنے مزارات میں

عبادت خداوندی کا لطف و لذت اٹھائیں تو انبیاء کرام سے فیض لینے والے اور ان کی سنتوں پر

(۱) تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تنویر اللعان لمعہ پنجم

(۲) مسند ابی یعلیٰ موصلی - سلسلہ الاحادیث الصحیح الالبانی وقال حدیث صحیح۔

ساری زندگی کار بند رہنے والے امتیوں کو بھی اللہ ان کے طفیل قبر میں عبادات کی توفیق و سعادت عطا فرما سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءَهُ، عَلَى قَبْرِ
وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ "فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ" يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ
حَتَّى خَتَمَهَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگا دیا انہیں اس چیز کا خیال ہی نہ آیا کہ یہ قبر ہے اچانک اس میں ایک انسان ﴿صاحب قبر﴾ کی سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھنے کی آواز آئی اور اس نے سورۃ کو آخر تک پڑھا۔ پس وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ سورۃ عذاب کو روکنے والی ہے یہ نجات دینے والی ہے اپنے پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے بچاتی ہے۔

ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر سے تلاوت قرآن کو سننا اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر مہر تصدیق مثبت کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حافظ قرآن جو قرآن کے تمام حقوق کی رعایت رکھیں مرتے نہیں بلکہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور ان میں سے

بعض خوش نصیبوں کو یہ سعادت ملتی ہے کہ وہ اپنی قبروں میں قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ إِنَّكَ أَنْتَ رَزَقْتَهُمْ هَذِهِ السَّعَادَةَ الْعُظْمَى

نجات یافتہ

ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ

وَالْإِمَانَةُ وَالرَّحْمَةُ.

تین عرش کے نیچے ہوں گے قیامت کے دن:

۱۔ قرآن بندوں کے بارے میں جھگڑا کرے گا۔ اس کا

ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔

۲۔ امانت

۳۔ صلہ رحمی

قرآن کریم قیامت کے روز اللہ سے عرض کرے گا اے میرے اللہ! یہ وہ شخص ہے

جس نے دنیا میں مجھ سے محبت کی مجھے یاد کیا اب قیامت کے روز تو اس کی مغفرت فرما دے۔

اللہ اپنے فضل و کرم سے قرآن کی اس درخواست کو قبول فرمائے گا اور قرآن والے کی مغفرت کا

پروانہ جاری فرما دے گا۔

(۱) مشکوٰۃ / شرح السنۃ للبعثی

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الشَّفِيعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ اَكْرِمْهُ، فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ، اَرْضَ عَنْهُ، فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَى اللَّهِ شَيْءٌ ۚ

قیامت کے دن قرآن کتنا بہترین شفاعت کرنے والا ہے۔ صاحب قرآن کیلئے عرض کرے گا اے پروردگار اس حافظ قرآن کو عزت سے سرفراز فرما پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر عرض کرے گا اے پروردگار! مزید اضافہ فرما پس اس صاحب قرآن کو کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا اے پروردگار مزید اضافہ فرما اس سے راضی ہو جا پس اللہ کی رضا سے بڑھ کر تو کوئی انعام نہیں۔

قیامت کے ہولناک دن جب لوگ اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے ندامت و رسوائی کا سامنا کریں گے اس وقت حافظ قرآن کیلئے خود قرآن شفاعت کرے گا اور اسے عزت و سرفرازی کی خلعت اور تاج دلوائے گا اور آخر میں پروردگار کی رضا کا انعام بھی اسے دلوادے گا۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ الْأَكْبَرِ

اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ
وَأَتَاءَ النَّهَارِ يَحِلُّ حَلَالَهُ، وَيُحَرِّمُ حَرَامَهُ، حَرَّمَ اللَّهُ لَحْمَهُ، وَدَمَهُ، عَلَى النَّارِ وَجَعَلَهُ،
رَفِيقَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَ الْقُرْآنُ حُجَّةً لَهُ، ۱۔
جس نے قرآن پڑھارات اور دن طویل ساعتوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا رہا اس
کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانتا رہا اللہ تعالیٰ اس کے گوشت اور خون کو آگ پر
حرام کر دے گا اور اسے معزز نیک فرشتوں کا رفیق بنائے گا۔ یہاں تک کہ جب قیامت کا دن
ہوگا قرآن اس کی سفارش کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہیں:
يَجِيئُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ
الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَرْضِ عَنهُ،
فَيَرْضَى عَنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ، اقْرَأْ وَأَرْقُ وَيَزْدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً. ۲۔

صاحب قرآن کو قیامت کے دن بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ قرآن کہے گا
اے پروردگار! اسے لباسِ رحمت عطا فرما پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر عرض کرے
گا اے پروردگار! اس سے راضی ہو جا پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اسے کہا جائے
گا قرآن پڑھو اور ترقی کرتے چلے جاؤ اور اسے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ کر دیا
جائے گا۔

(۱) کنز العمال اول ۵۳۵/طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

(۲) المستدرک للحاکم ۲/۱۱۵/الترغیب والترہیب

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ
وَأَتَاءَ النَّهَارِ يَحِلُّ حَلَالَهُ، وَيُحَرِّمُ حَرَامَهُ، حَرَّمَ اللَّهُ لَحْمَهُ، وَدَمَهُ، عَلَى النَّارِ وَجَعَلَهُ،
رَفِيقَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَ الْقُرْآنُ حُجَّةً لَهُ، ۱۔

جس نے قرآن پڑھارات اور دن طویل ساعتوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا رہا اس
کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانتا رہا اللہ تعالیٰ اس کے گوشت اور خون کو آگ پر
حرام کر دے گا اور اسے معزز نیک فرشتوں کا رفیق بنائے گا۔ یہاں تک کہ جب قیامت کا دن
ہوگا قرآن اس کی سفارش کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہیں:
يَجِيئُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ
الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَرْضِ عَنهُ،
فَيَرْضَى عَنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ، اقْرَأْ أَوَارِقَ وَيَزِدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً. ۲۔

صاحب قرآن کو قیامت کے دن بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ قرآن کہے گا
اے پروردگار! اسے لباسِ رحمت عطا فرما پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر عرض کرے
گا اے پروردگار! اس سے راضی ہو جا پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اسے کہا جائے
گا قرآن پڑھو اور ترقی کرتے چلے جاؤ اور اسے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ کر دیا
جائے گا۔

(۱) کنز العمال اول ۵۳۵/طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

(۲) المستدرک للحاکم ۲/۱۱۵/الترغیب والترہیب

صاحب قرآن اس یوم جزاء میں عذاب سختی سے محفوظ رہے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِحْفَظُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ بِالنَّارِ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنِ ۱۔

قرآن حفظ کرو بے شک اللہ تعالیٰ آگ کا عذاب اس دل کو نہیں دے گا جس نے

قرآن کریم یاد کیا۔

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی ہے:

اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنِ ۲۔

قرآن پڑھو اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کو محفوظ کر لیا۔

مسند الفردوس میں قلب کی جگہ عبد کا لفظ مذکور ہے۔

لَا يَعْذِبُ اللَّهُ عَبْدًا أَوْ عَى الْقُرْآنِ ۳۔

اللہ ایسے بندے کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کریم حفظ کر لیا۔

اس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بھی ذکر فرمایا ہے:

لَوْ جَعَلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ ۴۔

اگر قرآن کو کسی چمڑے میں رکھا جائے پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے تو وہ نہیں

جلے گا۔

(۱) شرح السنن للبخاری

(۲) کنز العمال اول ۵۱۲

(۳) مسند الفردوس بماثور الخطاب

اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ آگ قرآن کریم کو نہیں جلاتی کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ مکان پورا جل گیا لیکن اس کے طاق میں رکھا ہوا قرآن محفوظ رہا۔

یہ بھی ہوا کہ جہاز آگ کی لپیٹ میں آ گیا اور جل کر خاکستر ہو گیا بلکہ جلتے وقت اس کی اتنی تپش تھی کہ قریبی تمام فصلیں اور درخت جل گئے لیکن اللہ کی شان کہ اسی جہاز میں موجود قرآن کریم کا نسخہ آگ کی دست برد سے محفوظ رہا۔

محدثین کرام رحمہم اللہ اس کا ایک دوسرا مفہوم بیان فرماتے ہیں کہ جس انسان کے سینے میں قرآن ہو اسے جہنم کی آگ نہیں جلا سکتی۔

واقعی جس کا سینہ قرآن کے انوار سے معمور ہو اسے جہنم کی آگ کیسے جلا سکتی ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب حقیر کھال کو قرآن کی ادنیٰ مجارات اور ہمسائیگی کی بناء پر یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ اسے آگ نہیں جلاتی تو حافظ قرآن کے دل اور عامل قرآن کے بدن کا کیا پوچھنا جس میں قرآن سالہا سال اور مدت دراز تک رہا اس کو تو آتش دوزخ اور بعد حجاب کی آگ سے بطریق اولیٰ نجات ملے گی۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ مَامَسَّتْهُ النَّارُ!

اگر قرآن کسی کھال میں ہو تو آگ اس کھال کو نہ چھوئے گی۔

(۱) احیاء العلوم الدین للغزالی

آگ کا حافظ قرآن کو جلانا تو درکنار اسے چھو بھی نہیں سکتی کیونکہ علم و حکمت کے دریا اس کے سینے سے صوفشاں ہیں بھلا آگ ان نوار کو کیسے جلا سکتی ہے بلکہ انوار کلام الہی آگ کو سرد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے جب مومن پل صراط سے گزر رہا ہوگا جہنم پکار کر کہے گی:

جُزِيَ اَمْؤْمِنٌ اِنْ نُورَكَ اَطْفَالِ هَبِي. ۲

اے مومن جلدی گزر جا تیرا نور میری آگ کے شعلوں کو سرد کر رہا ہے۔

یقیناً جب حافظ کلام الہی جہنم کے اوپر سے گزرے گا تو جہنم کچھ زیادہ ہی واویلا کرتے

ہوئے اس سے جلدی گزر جانے کی درخواست کرے گی کیونکہ اس کے دل میں ایمان کے ساتھ نور کلام الہی بھی ہوگا۔

عرش الہی کے سایہ میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَهْوُلُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ وَهُمْ عَلَى كَثِيبٍ
مِنْ مِسْكِ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ رَجُلٌ " قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ
وَأَمَّ بِهِ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُونَ وَدَاعٍ يَدْعُو إِلَى الصَّلَوَاتِ ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ وَعَبْدٌ
أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ رَبِّهِ وَفِيمَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ اللَّهِ."

تین ایسے خوش نصیب ہوں گے کہ انہیں قیامت کی ہولناکیاں بھی پریشان نہ کر سکیں گی اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا اور وہ کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے یہاں تک کہ مخلوق کے حساب سے فراغت ہو جائے۔ ایک وہ آدمی جس نے اللہ کی رضا کے لئے قرآن پڑھا اور پھر اس سے قوم کی امامت کرائی اور وہ قوم اس سے راضی رہی اور دوسرا وہ داعی جس نے نماز کے لئے بلایا اللہ کی رضا کی خاطر اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے اور اپنے مالک نیز اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملات کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔

یہ سرفرازیاں اور یہ کرم نوازیاں اس فرزند آدم کے لئے ہیں جس نے اپنے سینے کو

(۱) الطبرانی فی المعجم الاوسط

قرآن کے لئے کشادہ کر دیا پھر قرآن کریم نے لمحہ لمحہ اس پر اپنی برکتیں ظاہر کیں محشر کے بھرے میدان میں اس کی سفارش کی اسے تاج کرامت پہنایا اسے اللہ کی بارگاہ سے عزت و حرمت کا جوڑا دلوایا۔ رضائے الہی کا پروانہ اس کے ہاتھ میں دلوایا اور پھر عرش الہی کے سایہ میں نہایت شان و شوکت سے کستوری کے ٹیلہ پر بٹھایا۔

اے اللہ! قرآن کی سعادتیں ہر آدمی کو نصیب فرما، ہر ظلمت کدہ دل کو اپنے کلام کے انوار سے منور فرما اور ہر گھر کو اس چشمہ علم و حکمت سے سیراب فرما۔ آمین

بِجَاهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

والدین کے لئے رحمت

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أَلْبَسَ اللَّهُ وَالدَّيْهِ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ

أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا!

جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا اللہ اس کے والدین کو قیامت

کے دن تاج پہنائے گا جس کی روشنی زیادہ حسین ہوگی سورج کی روشنی سے تمہارے گھروں

میں۔ اس آدمی کے مرتبہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بے پناہ لطف و کرم ہے کہ بیٹے کی وجہ سے اس کے باپ کو سرفراز فرماتا ہے۔

شرح السنۃ للبلغوی کی روایت ملاحظہ ہو:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَحْكَمَهُ، وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أَلْبَسَ وَالِدَهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ۲

جس نے قرآن پڑھا پھر اسے اچھی طرح یاد رکھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا اس

کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

والدین کو تاج کے علاوہ اللہ قیامت کے دن عزت و کرامت کا جوڑا بھی عطا فرمائے گا۔

(۱) ابوداؤد/مسند احمد/المستدرک/الترغیب والترہیب

(۲) شرح السنۃ للبلغوی جلد ۲ صفحہ ۴۳۶

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهُ، وَعَمِلَ بِهِ أَلْبَسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ ضَوْؤُهُ،
مِثْلُ ضَوْءِ الْقَمَرِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ، حُلَّتَيْنِ لَا يَقُومُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ بِمِ اُكْسِينَا
هَذَا فَيُقَالُ بِأَخِذِ وُلْدٍ كَمَا الْقُرْآنُ ۱۔

جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اسے ﴿حافظ قرآن کو﴾ قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی چاند کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو جوڑے پہنائے جائیں گے جن کا معاوضہ پوری دنیا نہیں ہو سکتا وہ دونوں عرض کریں گے کس عمل کی وجہ سے ہمیں یہ پہنائے گئے تو انہیں کہا جائے گا تمہارے بیٹے کے حفظ قرآن کی وجہ سے۔

حافظ قرآن کے والدین پر اس شرف و کرامت کا تذکرہ ایک اور حدیث میں ان الفاظ سے ہے۔

يُنَادِي مُفَادٍ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا لِتَلْهِبَهُمْ رَعِيَّةُ الْأَنْعَامِ عَنْ تِلَاوَةِ كِتَابِي
فَيَقُومُونَ فَيَلْبَسُ أَحَدُهُمْ تَاجَ الْكِرَامَةِ وَيُعْطَى النُّورَ بِيَمِينِهِ وَالْخِلا بِشِمَالِهِ فَإِنْ
كَانَ أَبَوَاهُ مُسْلِمِينَ كُسِيَ حُلَّةً خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَيَقُولَانِ أُنَى هَذَا لَنَا
فَيُقَالُ بِمَا كَانَ وَلَدُكُمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ۲۔

ایک ندادینے والا ندادے گا وہ لوگ کہاں ہے جنہیں انعامات کی رعایت نے میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہ کیا پس وہ کھڑے ہو جائیں گے پھر انہیں کرامت کا تاج پہنایا

(۱) کنز العمال اول صفحہ ۳۳۷ وقال اخرج الحاكم

(۲) کنز العمال اول ۵۳۹

جائے گا نور دائیں ہاتھ میں اور خلا بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے پس اگر اس کے والدین مسلمان ہوئے تو ان دونوں کو ایسا لباس پہنایا جائے گا جو دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہوگا وہ عرض کریں گے یہ لباس ہمیں کیوں پہنایا گیا؟

انہیں کہا جائے گا تیرے بیٹے کی وجہ سے جو قرآن پڑھا کرتا تھا۔

ان احادیث میں جہاں حافظ کے والدین کو لباس کرامت دیئے جانے کا ذکر ہے وہاں حفاظ کی بھی عجب شان واضح ہے اللہ اس فانی زندگی میں ہمیں باقی نعمتوں کے حصول کے لئے تگ و دو کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

اہل خانہ پر رحمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ وَشَفَّعَهُ، فِي عَشْرَةِ مَنِّ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُمُ النَّارُ.

جس نے قرآن پڑھا پس اسے زبانی یاد کیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام جانا اللہ اس کے سبب سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے ان دس اہل خانہ میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر عذاب نار واجب ہو چکا ہوگا۔

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی ہے:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهُ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ، فِي

عَشْرَةِ مَنِّ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجِبَ النَّارَ.

جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی

شفاعت اس کے ان دس اہل خانہ کے بارے میں قبول فرمائے گا جن پر عذاب نار واجب ہو چکا

ہوگا۔

(۱) مشکوٰۃ ۱۸۷/۱ ابن ماجہ/ترمذی

(۲) ابن ماجہ صفحہ ۱۹۱ باب من تعلم القرآن وعلمہ

اب عالم تصور میں قیامت کے مناظر دیکھیں، لوگ اپنے اپنے اعمال کے سبب سختی و عذاب میں گرفتار ہیں لیکن حافظ قرآن سر پر تاج سجائے خلعت کرامت پہنے اللہ کی رضا کا پروانہ ہاتھ میں لئے عرش الہی کے سایہ میں کستوری کے ٹیلے پر بیٹھا ہے اور اس کے والدین کو بھی نور کا تاج اور کرامت کے جوڑے پہنا دیئے گئے۔ پھر وہ اسی تاج و خلعت کی چمک دمک سمیت اٹھتا ہے اور میدان حشر میں اپنے ان دس عزیزوں اور رشتہ داروں کو بازو سے پکڑ کر جنت کی دہلیز تک پہنچاتا ہے جن کے اپنے اعمال انہیں دوزخ کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

سبحان اللہ! یہ کتنی بڑی عزت ہے واقعی خالق و مالک کے کلام کے طفیل ایسی ہی عزت افزائی چاہئے تھی۔

سلام ہو اس آمنہ طیبہ طاہرہ کے نور نظر سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے یہ ساری عزت افزائیاں ہمارے سامنے بیان فرمادیں تاکہ ہمیں بھی اس نعمت عظمیٰ کے حصول کا شوق دامن گیر ہو اور اس سعادت ابدیہ کے حاصل کرنے کے لئے محنت کریں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

جنت میں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِقْرَأْ وَارْقُ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرْتِلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنَزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا.

صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا قرآن کی تلاوت شروع کرو اور اوپر چڑھنا شروع کرو اور قرآن ترتیل سے پڑھو جیسا تم دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے یقیناً تمہاری منزل آخری آیت کے پاس ہے جو تم پڑھو گے۔

جنت میں داخل ہو کر حافظ قرآن سے قرآن پڑھنے کیلئے کہا جائے گا۔ حافظ قرآن جس محبت و شوق اور خلوص للہیت سے دنیا میں تلاوت قرآن کیا کرتا تھا اسی کے مطابق وہ جنت میں منازل و مدارج طے کرتا چلا جائے گا۔

جنت ایک غیر متناہی جہاں ہے اور اس کے درجات و منازل بھی غیر متناہی ہیں۔ حافظ قرآن کو اس سے کتنا حصہ ملے گا یہ اس کی قرأت پر موقوف ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا میں جتنی مرتبہ اس نے قرآن کریم پڑھا اسے اس کے پڑھے

(۱) الترغیب والترہیب / ترمذی / ابوداؤد / ابن ماجہ / المستدرک للحاکم

ہوئے قرآن کی آیات کے مطابق درجات سے نوازا جائے۔

دنیا میں قاری قرآن کی تلاوت کرتا ہے قرآن کریم مکمل کر کے اس کا پھر جی چاہتا ہے کہ اسے دوبارہ پڑھوں وہ جیسے جیسے پڑھتا جاتا ہے ویسے ہی اس کے ذوق قرآن میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حافظ قرآن کا ذوق اسے مزید پڑھنے پر مجبور کرے اور وہ پھر پڑھنا شروع کر دے تو جیسے جیسے وہ پڑھتا جائے اس کے درجات میں مزید اضافہ ہوتا جائے۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

جس طرح ہر عالم ہر عابد اور ہر مجاہد کے اجر و ثواب میں فرق ہے وہ حافظ قرآن جو ہر وقت ذکر الہی کی لذت سے شاد کام ہو اور جو عشق الہی کی دولت سے مرور و شاد کام ہو جس کا کوئی فعل خلاف سنت نہ ہو بلکہ اس کی گفتار و کردار سے اتباع سنت مصطفیٰ کی خوشبو مہکتی ہو اس سعادت کے امیں حافظ قرآن کا اجر و ثواب یقیناً بہت زیادہ ہوگا جس تک عام حافظ کی رسائی نہ ہوگی۔

آئیے اب ایک ایسے حافظ قرآن کا تذکرہ کرتا ہوں جس کی نظیر بہت کم ملے گی جس نے حفظ قرآن کی روایت میں انوکھے باب کا اضافہ کیا۔

قدوة الاولیاء حضرت خواجہ قاضی محمد فتح اللہ صدیقی رحمۃ اللہ رحمۃ واسعة کی اولاد امجاد عارف باللہ حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کا نام گرامی عجب شان سے چمک رہا ہے۔ اللہ وحدہ لا شریک نے انہیں حفظ قرآن کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا تھا اور وہ قرآن کریم کی تلاوت اس محبت و الفت سے کرتے تھے کہ اس کی مثال تاریخ عالم میں بہت کم ملے گی۔

یہ پیکر صدق و صفا صبح اپنے معمولات سے فارغ ہو کر کھیتوں کی طرف روانہ ہو جاتے

بیلوں کی جوڑی کے پیچھے ہل پر ہاتھ رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے جو نہی تلاوت قرآن کے لئے بسم اللہ کرتے بیل خود بخود حرکت میں آجاتے پھر نہ اللہ والے کی زبان تھمتی اور نہ ہی بیل رکتے۔ یہ سلسلہ دو پہر تک جاری رہتا اور جب آپ قرآن کی آخری سورت کے آخری لفظ والناس تک پہنچتے بیل خود بخود ٹھہر جاتے۔

عشقِ الہی کی آگ میں جلا ہوا یہ وجود جب کلامِ الہی کی تلاوت شروع کرتا تو ہر طرف سناٹا چھا جاتا جس کی آنکھوں میں جمالِ الہی کا خمار ہو اور زبان و قلب میں انوارِ الہیہ کی چاشنی ہو اس کی تلاوت کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

جیسے ہی چشمہ تسلیم و رضا سے دھلی ہوئی یہ زبان کھلتی کھیت کے چاروں طرف لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو جاتے اور وہ کھڑے کھڑے پورا قرآن کریم سن لیتے کھڑے کھڑے نہ کسی کو اکتاہٹ محسوس ہوتی اور نہ تھکاوٹ انہیں اس بات کا شعور ہی نہ رہتا کہ ہم کھڑے ہیں یا بیٹھے۔

تلاوتِ قرآن کریم کے تین مدارج ہیں:

- ۱۔ عالم ملک و ملکوت کی ہر چیز عیاں ہو جاتی ہے۔ وہ تلاوت کرتا ہے اور عالم ملک و ملکوت کے سر بستہ رازوں کا مشاہدہ کرتا جاتا ہے۔
- ۲۔ قاری ذاتِ خدا میں اس درجہ فنا ہوتا ہے کہ زبان تو قاری کی ہوتی ہے لیکن کلام متکلم کا۔ جیسے شجر موسیٰ علیہ السلام سے متکلم کلام کرتا ہے اسی طرح..... قاری سے متکلم کلام فرما رہا ہوتا ہے۔

زنانِ مصر نے چہرہ یوسف میں تجلیاتِ الہیہ کا مشاہدہ کیا انہیں اپنے اپنے وجود کا

احساس تک نہ رہا انہوں نے چھریوں سے پھلوں کی بجائے اپنے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ ان کے ہاتھوں سے خون رس رہا ہے لیکن ان کی نگاہیں جمالِ یوسفی پر مرکوز ہیں۔

یوں ہی عمدۃ الازکیاء عارف باللہ حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے لوگ اللہ کے کلام کو سنتے انہیں ہوش ہی نہ رہتا کہ وہ کھڑے ہیں انہیں اپنا کئی گھنٹے کھڑا رہنا بھول جاتا اور وہ کلام الہی کی حلاوت میں ہی مست ہوتے رہتے۔ حالانکہ کھڑا ہونا تو درکنار انسانی فطرت میں کئی گھنٹے جم کر بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

گلستانِ صدیقی کے گل سرسبد حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی ذاتِ خدا میں اس درجہ فنائیت ہی کا ثمر ہے کہ اللہ نے آپ کی اولادِ امجاد میں حضرت قبلہ عالم سلطان الاولیاء خواجہ قاضی محمد سلطان عالم صدیقی چچوی رحمہ اللہ کو پیدا کیا جن کے اخلاص و للہیت اور قدسی صفات اولادِ امجاد کی خوشبو وادی جنت نظیر کشمیر کے ہزاروں گھروں میں محسوس کی جاسکتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کشمیر و پاکستان کی سرحدوں سے تجاوز کر کے دیارِ غیر میں بھی بے شمار لوگوں کے ایمانوں کو تازگی و فرحت بخش رہی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَي ذَالِكِ حَمْدًا كَثِيرًا.

آپ کے بارے میں یہ بات بھی پایہ ثبوت تک ہے کہ تلاوت قرآن کے دوران اگر قضائے حاجت کی ضرورت پیش آتی تو اپنی زبان بڑی مضبوطی سے دانتوں میں دبالیے ورنہ ان کی زبان قابو سے باہر ہوتی اور تلاوت میں مگن رہتی۔

حفاظ کرام سے چند گذارشات

کلام الہی کو سینے میں محفوظ رکھنے کی سعادت حاصل کنندگان حفاظ کرام کی خدمتِ اقدس میں چند گذارشات پیش کی جاتی ہیں اللہ وحدہ لا شریک اپنے پاک و طیب کلام کے طفیل ہم سب مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱

جس شخص کے پاس قیمتی خزانہ ہو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جو اپنے اثاثہ کی حفاظت نہ کرے اسے اس کا اہل شمار نہیں کیا جاتا۔

اللہ جل جلالہ نے محض اپنے فضل و کرم سے آپ کو سب سے قیمتی اثاثہ عطا فرمایا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی غفلت محرومی کا باعث بن جائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے بے شمار سامانِ سعادت و فیروز بختی پیدا کئے انہیں بھی حاصل کیجئے لیکن جو سعادتِ عظمیٰ نصیب ہو چکی ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِّنَ الْإِبِلِ فِي

عُقْلَهَا ۱

اس قرآن کی حفاظت کرو۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً قرآن کریم پیروں میں بندھن لگے ہوئے اُونٹوں سے بھاگ نکلنے میں زیادہ تیز ہے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أُمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حافظ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اس کی دیکھ بھال کی تو اسے اپنے ہاں روکے رکھا اور اگر اسے آزاد چھوڑا تو بھاگ گیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت اس طرح ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

تَعَاهَدُ وَاهَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهَوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ

فِي عُقْلِهَا ۳

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس قرآن کی حفاظت کرو۔ قسم ہے اس ذاتِ حق کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بندھن لگے اُونٹ کے کود کر نکل جانے

(۱) بخاری ۲/۵۷۳ مسلم ۱/۲۶۷ مشکوٰۃ ۱۹۰

(۲) (۳) صحیحین

سے یہ نکل جانے میں زیادہ تیز ہے۔

اس نعمت کبریٰ کی حفاظت ہر صاحب نعمت پر فرض ہے۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ روزانہ کچھ حصہ معین کر کے تلاوت کی جائے۔ روزانہ تلاوت کرنے والا یقیناً اس عظیم نعمت سے ہاتھ نہیں دھوئے گا۔

اس حدیث پاک کے الفاظ مد نظر رکھیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

عُرِضْتُ عَلَى ذُنُوبِ أُمَّتِي فَلَمْ أَرِ ذَنْبًا أَعْظَمُ مِنْ سُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ
أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا ۱

میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ دیکھا کسی آدمی کو قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد تھی پھر اُسے وہ بھول گیا۔

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں:

عُرِضْتُ عَلَى ذُنُوبِ أُمَّتِي فَلَمْ أَرِ أَكْبَرَ ذَنْبًا مِنْ رَجُلٍ أُوتِيَ آيَةً

فَنَسِيَهَا ۲

میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس آدمی کے گناہ سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ دیکھا جسے قرآن کی کوئی آیت زبانی یاد تھی پھر وہ بھول گیا۔

(۱) ترمذی ۲/۱۱۵ الترغیب والترہیب

(۲) مرقاۃ شرح مشکلاۃ

اللہ رب العزت جس پر لطف و کرم فرماتے ہوئے اپنے کلام کے حفظ کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے وہ ناقدری کرتے ہوئے اسے بھلا دے تو اس کا گناہ اگر اعظم گناہ قرار دیا گیا تو جائے تعجب نہیں۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم گناہ سے خبردار کرتے ہوئے اور قرآن کی اہمیت کو مزید واضح کرتے ہوئے اس طرح فرمایا:

مَا مِنْ امْرَأٍ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ أَجْزَمًا!

جو آدمی قرآن پڑھے پھر اسے بھول جائے وہ قیامت کے دن اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے جسم پر جزام کے اثرات واضح ہوں گے۔

کتنا بڑا فرق ہے اس حافظ قرآن میں جو حقوق کی رعایت کرتے ہوئے اس قرآن کو یاد رکھتا ہے اور دوسرا وہ جو قرآن بھول جاتا ہے۔ اول الذکر تاج کرامت سر پر سجائے عزت کی خلعت زیبا پہنے تاج شرف سے مزین اپنے والدین کے ہمراہ عرش الہی کے سایہ کے مزے لوٹ رہا ہو اور مؤخر الذکر فقط تھوڑی سی غفلت کے سبب جزام جیسی کریہ المنظر بیماریوں میں مبتلا ہو۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ

(۱) سنن ابوداؤد/الترعیب والترہیب/مشکوٰۃ

گناہوں نافرمانیوں اور مصیبتوں سے دور رہئے۔ نور و ظلمت اور حق و باطل کی جنگ روز اول سے جاری ہے آپ کے پاس سراپا نور کلام ربانی ہے اگر آپ گناہوں سے شغف رکھیں گے تو ہو سکتا ہے کہ گناہوں کی ظلمت اس نور کو مگر کر دے کہیں گناہوں کی بہتات اس شمع حق کو گل نہ کر دے۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ نَسِيْتُ آيَةَ كَذَا بَلْ هُوَ نَسِيَ بَلًا

تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ ﴿اس کے کسی گناہ کے سبب﴾ اسے بھلا دی گئی ہے۔

گناہ غضب الہی کو دعوت دیتا ہے اسکے اثرات اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ آہستہ آہستہ انسان کے تعلق باللہ میں فتور آ جاتا ہے اور قرآن کی آیات کا بھول جانا یقیناً تعلق باللہ میں کمی کے سبب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بِئْسَمَا لِأَحَدٍ يَقُولُ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ بَلْ هُوَ نَسِيَ
اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ ۲

یہ کتنی بڑی بات ہے تم میں سے کوئی یہ کہتا پھرے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے وہ آیات بھلا دی گئیں۔ قرآن کو خوب اچھی طرح یاد رکھو۔

اللہ ہر مرد مومن کو اس کے احسانات و انعامات کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱) بخاری/مسلم

(۲) بخاری/۱/۲۶۷-الترغیب والترہیب ۳/۱۷۹

۳

تقویٰ و طہارت کو شعار بنائیے اپنی آنکھوں کو موتیوں سے سجائیے اور رات کی طویل گھڑیوں میں اپنے پروردگار سے مناجات کا لطف اٹھائیے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا حَامِلَ الْقُرْآنِ تَزَيِّنْ بِالْقُرْآنِ يُزَيِّنْكَ اللَّهُ - وَيَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ أَطْوَلَ النَّاسِ لَيْلًا إِذَا كَجَانِ النَّاسِ نَامُوا وَأَنْ يَكُونَ أَطْوَلَ النَّاسِ حُزْنًا إِذَا النَّاسُ فَرِحُوا.

اے حافظِ قرآن! قرآنی احکامات سے اپنی ذات کو مزین کر اللہ تجھے ہر خوبی اور سعادت سے آراستہ فرمائے۔ حافظِ قرآن کیلئے یہ مناسب ہے کہ جب رات کو لوگ سوئے ہوئے ہوں تو اس کی طویل گھڑیوں میں بیدار رہے اور جب لوگ حالتِ خوشی میں غافل ہوں تو وہ اپنی آخرت کی فکر میں طویل غم و حزن کو جگہ دے۔

یہ ارشاد گرامی کتنا واضح ہے کہ حافظِ قرآن کے شب و روز عام لوگوں سے مختلف ہونے چاہئیں لوگ غفلت کے باعث اور فکرِ آخرت سے بے نیاز ہو کر اس ناپیدار زندگی کو خوشی کی لہروں کے سپرد کریں لیکن حافظِ قرآن، قرآن کی عزت و حرمت کو مد نظر رکھتے ہوئے تقویٰ اور خوفِ خدا جیسی عظیم سعادت سے سعادت مند رہے اس کی چال ڈھال اور گفتار و کردار یہ بات واضح کر رہا ہو کہ یہ آدمی اس دنیا کا باسی نہیں بلکہ یہ مسافر ہے جو چند روز گزار کر اپنے اصلی وطن روانہ ہوگا۔ اسے اپنے وطن کی فکر ہے اور اپنے خالق و مالک سے ملاقات کا اشتیاق ہے۔

(۱) کنز العمال ۱/۶۲۲ الفردوس بماثور الخطاب للذیلی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَعْرِفَ بَلِيلَهُ إِذَا النَّاسُ نَائِمُونَ وَجِبْنَهَا رِهِ إِذَا
النَّاسُ نَائِمُونَ وَبِنَهَا رِهِ إِذَا النَّاسُ مُفْطِرُونَ وَبِحُزْنِهِ إِذَا النَّاسُ يَفْرَحُونَ وَبِبَكَائِهِ
إِذَا النَّاسُ يَخْتَالُونَ ۱۔

حافظ قرآن کو چاہیے کہ وہ اپنی رات کی قدر کرے۔ جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اور
دن کی قدر کرے جب لوگ بے روزہ ہوں اور اپنے حزن کی نگہداشت کرے جب لوگ فکر
آخرت سے بے نیاز ہو کر خوش گپیوں میں مصروف ہوں اور وہ آنسو بہانا موقوف نہ کرے جب
لوگ غرور و تکبر کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہوں۔

حقیقی دانا و بینا وہی ہے جو اپنے اوقات کی قدر کرتا ہے۔ انسانی زندگی کی ہر ساعت
بڑی قیمتی ہے۔ زندگی کے لمحات اور انسانی سانس وہ عطیہ ربانی ہے جس کا کوئی بدل
نہیں۔ صاحب قرآن کو احادیث میں ترغیب دی جا رہی ہے کہ فانی لمحات کی قدر کر کے حیات
جاودانی حاصل کی جاسکتی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ، فَابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا
فَتَبْجَاكُوا ۲۔

یہ قرآن سامان حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے پس جب تم اس کی تلاوت کرو تو پلکوں پر

(۱) التبیان للنووی ۲۹

(۲) ابن ماجہ ۱۹۶ الترغیب والترہیب ۳/۱۱۸

آنسو سجاؤ اور اگر ایسا نہ کر سکو تو رونے والی صورت ہی بنا لو۔

فکر آخرت کی ترغیب اپنوں کو دی جا رہی ہے۔ قاری و حافظ حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خصوصی افراد میں شمار کر رہے ہیں۔

اسی خصوصی نسبت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرما دیا:

قِيَامُ اللَّيْلِ فَرِيضَةٌ عَلَى حَامِلِ الْقُرْآنِ وَلَوْ رَكَعَتَيْنِ!

تہجد کی نماز ادا کرنا حافظ قرآن پر فرض ہے۔ اگرچہ دو رکعت ہی ادا کرے۔

حافظ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے تقویٰ و طہارت اور خوف و خشیت سے آراستہ ہونا چاہیے اور قیام اللیل کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔

۴

قرآن کریم کی تلاوت خوش آوازی سے کریں۔ حسیں آواز سے تلاوت قرآن کریم کرنے والا اللہ کو محبوب ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا مبارک ہے کہ میری امت کلام الہی کو خوش آوازی سے پڑھے اور اللہ تعالیٰ بھی خوش آواز افراد کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ قرآن کو بڑی محبت سے سنتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَّا أَذِنَ لِنَبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ. ۲

(۱) مسند الفردوس (۴۶۳۲)

(۲) الترغیب والترہیب ۳/۱۷۹ بخاری ۲/۱۵۷

اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے ایک نبی کے خوش آوازی سے قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے۔

اس ارشاد گرامی کے الفاظ اس طرح بھی ہیں:

مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ!

اللہ تعالیٰ کسی آواز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے وہ حسن صوت سے آراستہ نبی کی خوش آوازی سے تلاوت قرآن کو سنتا ہے۔

اللہ رب العزت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کو جب وہ قرآن کی شیرینی سے شیریں ہو بڑی محبت اور چاہت سے سنتا ہے۔ اس زبان سے اللہ قرآن کو محبت سے کیوں نہ سنے جو ہمیشہ پاک ہے بلکہ اس بابرکت زبان سے نکلے ہوئے کلمات دلوں کی بستیوں کو پاک و صاف کر دیتے ہیں۔

اللہ نے اپنے قرآن کریم میں اس رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے جو آپ کی اطاعت و اتباع میں خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ اللہ اس کی آواز کو بھی بڑی محبت سے سنتا ہے۔

مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَا أَذِنَ لِرَجُلٍ حَسَنِ التَّرْنِيمِ بِالْقُرْآنِ.

اللہ اس محبت سے کسی آواز کو نہیں سنتا جس محبت سے وہ اپنے نبی کے امتی کی زبان سے قرآن کو سنتا ہے جو حسن ترنم سے تلاوت کر رہی ہو۔

جس کے قرآن کو پروردگار عالم محبت سے سن لے وہ سب سے بڑا سعید و نیک بخت ہے۔

(۱) ابوداؤد/بخاری ۲-۱۵۷ مسلم ۱/۲۶۸

جب اللہ محبت سے تلاوت قرآن کو سنے گا تو اپنی جملہ عنایات و نوازشات کا رخ اسی طرف کر دے گا کیونکہ اس کی محبت کا تقاضا ہی یہی ہے۔ خوش الحانی کی ترغیب دیتے ہوئے یوں بھی ارشاد فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ حُلِيَةٌ وَ حُلِيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ ۱

ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرأت قرآن کا زیور خوش الحانی ہے۔

خوش الحانی کے بارے میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں:

زَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا ۲

قرأت قرآن کو خوش آوازی سے زینت بخشو کیونکہ خوش الحانی قرأت قرآن کے حسن

میں اور نکھار پیدا کرتی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش آوازی سے تلاوت قرآن کو پسند

فرماتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خوش آوازی سے تلاوت نہ کی جائے بلکہ عشاق تو محبوب کی ایک

پسند پر اپنی زندگیاں قربان کر دیا کرتے ہیں۔

۵

حفاظ کرام کو عزت و وقار سے رہنا چاہیے بلکہ اس شان سے رہیں کہ جو بھی ان سے

ملاقات کرے ان کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے وہ اپنے باطن کے ساتھ اپنے ظاہر کو

بھی آراستہ رکھیں کیونکہ کلام الہی جس طرف میں ہو اس کا باہر سے بھی عمدہ ہونا اشد ضروری ہے

(۱) اخراجہ عبدالرزاق

(۲) ابوداؤد/نسائی/ابن ماجہ/احمدیہ

اور قرآن جس جسم میں ہو اس کے چہرے اور لباس میں حسن عمدگی اور نفاست ہونی چاہئے۔
رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ قرآن کی شخصیت کے وقار کو مد نظر رکھتے ہوئے
یہاں تک فرمایا:

نَظَّفُوا أَفْوَاهَكُمْ فَإِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآنِ!

اے حفاظ! اپنے منہ پاکیزہ اور صاف رکھو کیوں کہ یہ تلاوت قرآن کے راستے ہیں۔
امت کے والی اور معلم و محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بھی ارشاد فرمایا:
إِنَّ أَفْوَاهَكُمْ طُرُقُ الْقُرْآنِ فَطَيَّبُوهَا بِالسَّوَاكِ.

اے حفاظ کرام! تمہارے منہ تلاوت قرآن کی گزرگاہ ہیں اس لیے انہیں مسواک سے
پاکیزہ و طاہر رکھو۔

اسلامی تعلیمات کتنی ہمہ گیر اور جامع ہیں۔ زندگی کا کوئی گوشہ چھوٹا ہو یا بڑا ایسا نہیں
جس کے بارے میں اس پیارے دین کی ہدایات موجود نہ ہوں۔
آئیے ہم سب مسلمان اس نور بھرے دین میں پورے طور پر داخل ہو جائیں اور فلاح
دارین سے سرفراز ہو جائیں۔

حفظ قرآن کے بارے میں یہ چند کلمات تحریر کئے ہیں اللہ انہیں اپنی بارگاہ بے کس پناہ
میں شرف قبولیت سے نوازے اور میرے لئے باعث نجات بنائے۔ آمین



حسن خلق



عن انس - رضی اللہ عنہ - قال : مامست ديباجا ولا حريرا الين من
كف رسول اللہ - صلى اللہ عليه وسلم ولا شمت رائحة قط اطيب من
رائحة رسول اللہ : صلى اللہ عليه وسلم - ولقد خدمت رسول اللہ - صلى
اللہ عليه وسلم - عشر سنين فما قال لي قط : اف ولا قال لشيء فعلته لم
فعلته ولا لشيء لم افعله . الا فعلت كذا -

ترجمة الحديث :

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا : میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہ ديباج (موٹا ریشم) اور نہ کوئی حریر (باریک ریشم) چھوا اور حضور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے پھوٹنے والی خوشبو سے پاکیزہ کوئی خوشبو سونگھی۔
میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے (ان دس
سالوں میں) کبھی بھی مجھے ات نہیں کہا۔ اور جو کام میں نے کیا اس کی بابت یہ نہیں کہا کہ یہ کام
کیوں کیا اور جو کام میں نے نہ کیا اس کی بابت یہ نہیں فرمایا کہ اس طرح کام کیوں نہ کیا۔

صفحہ جلد

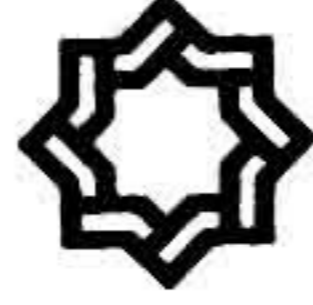
رقم الحدیث (۳۵۶۱)

صحیح بخاری

صفحہ جلد

رقم الحدیث (۲۳۳۰)

مسلم



وعن ابی الدراء رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :
 ماشیء اثقل فی میزان المؤمن یوم القیامة من خلق حسن وان اللہ یُبغضُ
 الفاحش البذیء۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا مؤمن کے میزان میں قیامت کے دن کوئی چیز حسن خلق سے زیادہ وزنی نہ ہوگی اور
 بیشک اللہ تعالیٰ بد زبان اور بے ہودہ کو ناپسند کرتا ہے۔

صحیح رواہ الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۲)	جلد	صفحہ
ابن حبان	رقم الحدیث (۵۶۶۳)	جلد	صفحہ
ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۹۹)	جلد	صفحہ
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۵)	جلد	صفحہ

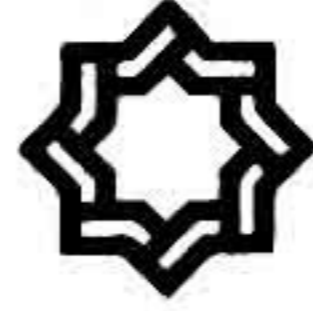


وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال : سُئِلَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکثر ما یدخل الناس الجنة ؟ قال تقوی اللہ تعالیٰ وحسن الخلق وسُئِلَ عن اکثر ما یدخل الناس النار ؟ فقال الفم والفرج۔

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا: حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - سے سوال کیا گیا کون سے عمل انسانوں کے جنت داخل کرنے کا سبب بنیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق اور سوال کیا گیا کون سے عمل انسانوں کے آگ میں داخل کرنے کا سبب بنیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الفم (منہ) الفرج (ستر)

رواہ الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۴)		
وابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۶)		
البخاری فی الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۸۹-۲۹۴)	جلد	صفحہ
وابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۳۶)	جلد	صفحہ
المسند احمد	رقم الحدیث ()	جلد ۲	صفحہ ۳۹۲
والحاکم	رقم الحدیث ()	جلد ۴	صفحہ ۳۲۳
	وابن ابی الدینانی الصحیح (رقم ۴)		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث ()	جلد	صفحہ ۳۸۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد	صفحہ



عن ابی ہریرہ - عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : اکمل
المؤمنین ایمانا ، احسنہم خلقا : وخیارکم خیارکم نسائکم -

صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۷۰)	اخر بہ الطبرانی فی الکبیر
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۱۲۳۳)	الطیالسی
صفحہ ۲۷۸	جلد ۴	رقم الحدیث ()	المسند احمد
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۸۰)	والطبرانی
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۷۹)	والطبرانی
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۷۵)	والطبرانی
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۶۹)	والطبرانی
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۶۶)	والطبرانی
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۶۴)	والطبرانی
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۶۳)	والطبرانی
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۸۲)	والطبرانی
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۴۸۱)	والطبرانی
صفحہ ۲۳	جلد ۸	رقم الحدیث ()	قال ایسیٹی فی المجمع
صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۲۷)	صحیح ابن حبان
صفحہ	جلد	رقم الحدیث ()	الترمذی

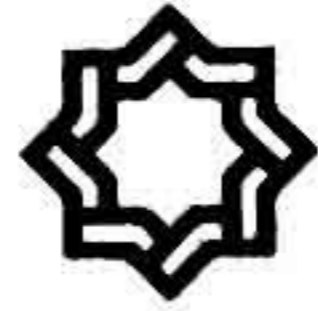
ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

مومنین میں زیادہ کامل الایمان وہ ہے جو ان میں سب سے حسن اخلاق والا ہے اور تم

میں بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔



عن عائشة - رضی اللہ عنہا ، قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول : ان المؤمن لیدرک بحسن الخلق درجة القائم الصائم -

ترجمة الحديث :

حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے :

بیشک مومن حسن خلق کے سبب قائم اللیل (رات بھر اللہ کی عبادت کرنے والا ہے) اور صائم النہار (دن کو روزہ رکھنے والا ہے) کا درجہ پالیتا ہے۔

رواہ احمد	رقم الحدیث ()	جلد ۶	صفحہ ۹۴
ابوداؤد	رقم الحدیث (۴۷۹۸)	جلد	صفحہ
وابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۰)	جلد	صفحہ
والحاکم	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۶۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد	صفحہ



وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا . قَالُوا نَعَمْ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں جو مجھے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن مجلساً میرے زیادہ قریب ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو یا تین مرتبہ دہرایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں اخلاق کے اعتبار سے جو زیادہ اچھا ہے۔

حسن رواہ احمد	رقم الحدیث (.....)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۸، ۱۸
ابن حبان	رقم الحدیث (۴۸۵)	جلد	صفحہ
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۹۱)	جلد	صفحہ
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد	صفحہ
قال المحقق:	اسنادہ حسن		



عن اسامة بن شريك ، قال : قالوا : يا رسول الله : ما افضل ما اعطى
المرء المسلم ؟ : قال : حسن الخلق -

ترجمة الحديث :

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی
یا رسول اللہ! مرد مسلم کو سب سے افضل خصلت کون سی دی جاتی ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
حسن خلق۔

واحد	رقم الحدیث ()	جلد ۲	صفحہ ۱۶۱، ۱۹۳
مسلم	رقم الحدیث (۲۳۲۱)	جلد	صفحہ
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۲۶)	جلد ۲	صفحہ
قال المحقق :	اسنادہ صحیح		

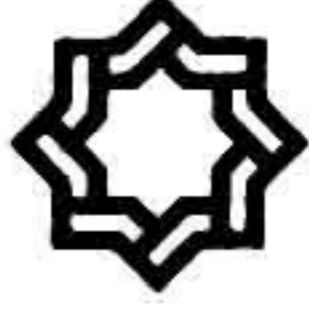


عن ابی الدرداء ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، قال : اثقل شیء فی
المیزان الخلق الحسن -

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) میزان میں سب سے بھاری عمل حسن خلق ہے۔

صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۲۷۹۹)	اخرجه ابوداؤد
صفحہ ۳۲۶، ۳۲۸	جلد ۶	رقم الحدیث ()	واحد
صفحہ	جلد	رقم الحدیث (۲۰۰۳)	الترمذی
صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۳۰)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ محمد بن کثیر صحیح	قال المحقق:



وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَيَاذِرَ فَقَالَ يَا أَبَاذِرٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخْفُ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ عَلَى
 الْمِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا؟ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ
 وَطَوْلِ الصَّمْتِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا۔

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ذر - رضی اللہ عنہ - سے ملے تو حضور صلی

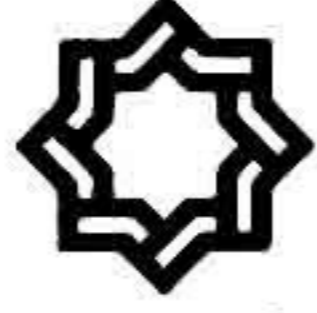
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابو ذر! کیا میں تمہیں ایسی دو خصلتیں نہ بتاؤں جو جسم انسانی پر بڑی خفیف اور

میزان پر باقی نیکیوں سے بڑی بھاری ہیں۔

حسن قال لبيشني في مجمع الزوائد	رقم الحديث ()	جلد ۸	صفحہ ۲۲
وابن ابى الدنيا في الصمت رقم	رقم الحديث (۵۵۸)	جلد	صفحہ
وانظر مسند ابى يعلى	رقم الحديث (۳۲۹۸)	جلد	صفحہ
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۳۹۱)	جلد	صفحہ

انہوں نے (حضرت ابو ذر نے!) عرض کی ہاں یا رسول اللہ! (کرم نوازی فرمائیے)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
حسن خلق کو لازم پکڑو اور طول صحت کو اختیار کرو قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے جملہ مخلوقات نے ان جیسا نیک عمل نہ کیا۔



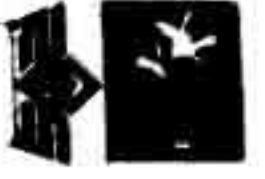
وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ ، مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مَتَكَلَّمٌ . إِذْ جَاءَهُ أَنَسٌ " فَقَالُوا . مَنْ أَحَبَّ عِبَادَ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ؟ قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا .

ترجمة الحديث :

حضرت اسامہ بن شریک - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے (ہماری حالت یہ تھی کہ) گویا ہمارے سروں پر پرندہ ہے۔ ہم میں کوئی بات کرنے والا بات نہ کر رہا تھا کہ چند آدمی آئے تو انہوں نے عرض کی: اللہ کے بندوں میں اللہ کو سب سے محبوب کون ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں حسن اخلاق والے۔

مجمع الذوائد	رقم الحدیث ()	جلد ۸	صفحہ ۲۲
قال السیسی:	حسن		
والحاکم	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۱۲۱
والبیہقی فی الأدب	رقم الحدیث (۸۵۸، ۱۲۱)	جلد	صفحہ
والطیالسی فی سندہ	رقم الحدیث ()	جلد	صفحہ ۱۷۱
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۹۳)	جلد	صفحہ



جمعة المبارک



عن ابی لبابة بن عبد المنذر ، قال : قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :
ان یوم الجمعة سید الايام ، واعظمها عند اللہ ، وهو اعظم عند اللہ
من یوم الاضحی و یوم الفطر فیہ خمس خصال ، خلق اللہ - فیہ آدم واهبط
اللہ فیہ آدم الی الارض ، وفیہ توفی اللہ آدم ، وفیہ ساعة لا یسال اللہ فیہا
العبد شیئا الا اعطاه ما لم یسال حراما ، وفیہ تقوم الساعة ، ما من ملک مقرب
ولاسماء ولا ارض ولا ریح ولا جبال ولا بحر الا وهبن من یوم الجمعة -

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ بن عبد المنذر - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یوم الجمعة سید الايام ہے اور اللہ کے ہاں اعظم الايام ہے اور یہ اللہ
کے ہاں یوم الاضحی اور یوم الفطر سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔

صفحہ ۳۲۱

جلد ۱

رقم الحدیث ()

حسن

صفحہ

جلد

رقم الحدیث (۱۳۶۳)

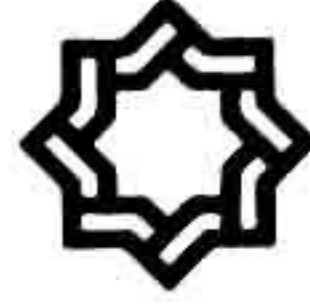
صحیح ابن ماجہ

قال المحقق:

المشكاة

اس میں پانچ

- ۱- اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔
 - ۲- اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو زمین پر اتارا۔
 - ۳- اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو وفات دی۔
 - ۴- اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ بندہ اس گھڑی اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہ عنایت فرماتا ہے جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے۔
 - ۵- اسی دن قیامت قائم ہوگی۔
- ہر مقرب فرشتہ، آسمان وزمین، ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر یوم الجمعہ سے ڈرتے ہیں۔



عن شداد بن اوس ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :
ان من افضل ايامكم يوم الجمعة ، فيه خلق آدم ، وفيه النفخة ، وفيه
الصعقة ، فاكثروا على من الصلاة فيه ، فان صلاتكم معروضة على فقال :
رجل : يا رسول الله ! كيف تعرض صلاتنا عليك وقد ارميت ؟ يعنى :
بليت - فقال : ان الله عز وجل : قد حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء

ترجمة الحديث :

حضرت شداد بن اوس - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ماجہ	رقم الحديث ()	جلد ۱	صفحہ ۳۲۱
قال المحقق :	صحیح		
المشكاة	رقم الحديث (۱۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۱
التعليق الترغيب	رقم الحديث ()	جلد ۱	صفحہ ۲۴۹
التعليق على ابن خزيمة	رقم الحديث (۱۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۱
تخریج فضل الصلاة	رقم الحديث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۱
صحیح ابی داؤد	رقم الحديث (۹۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۱

تمہارے دنوں میں افضل یوم الجمعۃ ہے۔
 اس دن آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔
 اسی دن صور پھونکا جائیگا۔
 اسی دن صعقہ ہے۔

پس تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ پر
 پیش کیا جاتا ہے۔

ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہمارا درود شریف اس وقت بھی آپ پر پیش کیا
 جائے گا جب آپ بوسید ہو چکے ہوں گے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجساد طاہرہ کو
 کھائے۔ یعنی اللہ کے انبیاء اپنے اپنے مزارات مبارکہ میں زندہ و جاوید ہیں۔



عن ابی ہریرۃ ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال :
الجمعة الی الجمعة کفارة ما بینہما ما لم تغش الكبائر۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

ہر جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے جبکہ کہ کبائر (کبیرہ گناہ) کا

ارتکاب نہ کیا جائے۔

جلد ۱ صفحہ ۳۲۲

رقم الحدیث ()

صحیح

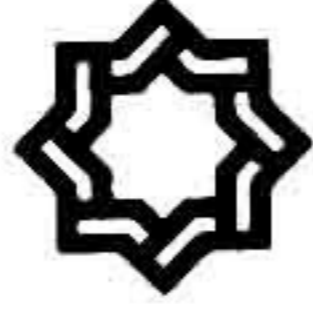
جلد ۱ صفحہ

رقم الحدیث (۶۸۴)

صحیح ابن ماجہ

قال المحقق:

صحیح الترغیب والترہیب



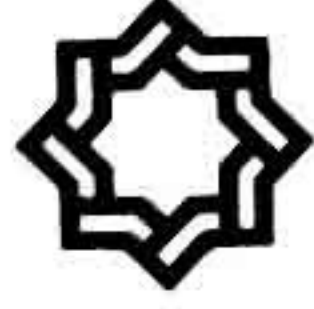
عن اوس بن اوس الثقفی قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 يقول: من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر، ومشى ولم يركب ودنا
 من الامام، فاستمع ولم يلغ، كان له بكل خطوة عمل منه اجر صيامها
 وقيامها۔

ترجمة الحديث:

حضرت اوس بن اوس الثقفی - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا میں نے سنا حضور نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

جس نے جمعۃ المبارک کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا صبح اٹھا اور جلدی
 اٹھا اور پیدل چل کر جمعۃ المبارک کو گیا سوار نہ ہوا اور امام کے نزدیک بیٹھ گیا پس امام کے خطبہ کو
 غور سے سنا اور کوئی لغوبات نہ کی تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور سال بھر
 کی شب بیداریوں کا ثواب ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
قال المحقق:	صحیح		
المشكاة	رقم الحدیث (۱۳۸۸)	جلد	صفحہ
صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۲۳۷



عن ابن عمر ، قال : سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر . من اتی الجمعة فلیغتسل -

ترجمة الحديث :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (جلوہ افروز تھے اور) ارشاد فرما رہے تھے:

جو جمعۃ المبارک میں شریک ہو اسے چاہے کہ وہ غسل کر کے آئے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال المحقق :	صحیح		
الروض	رقم الحدیث (۵۶۰، ۴۹۳، ۴۹۲)	جلد	صفحہ
التعلیق علی ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۷۵۱، ۱۷۴۹)	جلد	صفحہ

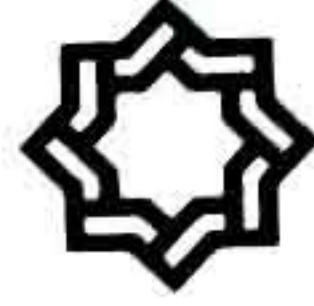


عن ابی سعید الخدری ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال :
غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
قال المحقق:	صحیح		
الروض	رقم الحدیث (۹۸۵،۴۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۱،۳۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۳



عن ابی ہریرۃ ، قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :
من تویضاً فاحسن الوضوء ، ثم اتی الجمعة ، فدنا وانصت واستمع ،
غفر له ما بینہ وبين الجمعة الاخری ، و زیادة ثلاثة ايام ومن مس الحصى
فقد لغا۔

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا:

جس نے وضو کیا پس احسن طریقہ سے وضو کیا پھر جمعہ کی ادائیگی کیلئے آیا تو امام کے
قریب بیٹھا اور خاموش رہا اور غور سے خطبہ کو سنا تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ اور تین زیادہ
کے گناہ معاف کر دے جائیں۔

جس نے کنکروں کو مس کیا (کنکریوں سے کھیلا) پس اس نے اپنا حصہ ضائع کیا۔

جلد ۱ صفحہ ۳۲۲

رقم الحدیث ()

صحیح سنن ابن ماجہ

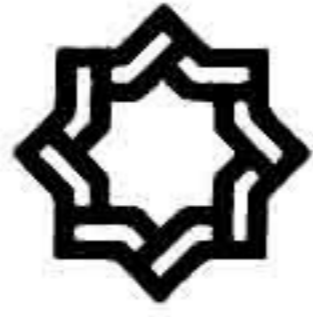
صحیح

قال المحقق:

جلد ۱ صفحہ

رقم الحدیث (۹۶۴)

صحیح ابی داؤد



عن انس بن مالک ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :
 من توضا یوم الجمعة فبها و نعمت ، یخرى ء عنه الفریضة ، ومن
 اغسل فالغسل افضل۔

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا:

جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ وضو اس کیلئے کافی ہے اور عمدہ ہے اور اس سے فرض
 جمعہ ادا ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو (سن لیجئے) غسل افضل و اعلیٰ ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۰)	جلد	صفحہ
المشکاة	رقم الحدیث (۵۳۰)	جلد	صفحہ
التعلیق علی ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۷۵۷)	جلد	صفحہ



عن سمرة بن جندب :

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب مثل الجمعة ثم التبکیر
کناحر البدنة ، کناحر البقرة ، کناحر الشاه حتی ذکر الدجاجة ۔

ترجمة الحديث :

حضرت سمرة بن جندب - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعۃ المبارک پھر جمعہ میں جلدی آنے کی مثال

بیان فرمائی جیسے

بدنہ (اونٹ وغیرہ) کی قربانی کرنے والا ہے (پھر اس کے بعد آنے والا) جیسے گائے
کی قربانی کرنے والا ہے (پھر) بکری کی قربانی کرنے والا حتی کہ آپ نے مرغی کا ذکر فرمایا۔

جلد ۱ صفحہ ۳۲۵

رقم الحدیث ()

حسن صحیح

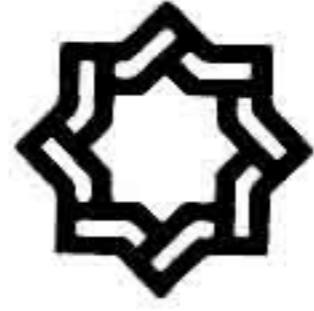
جلد ۱ صفحہ ۲۵۳

رقم الحدیث ()

صحیح سنن ابن ماجہ

قال المحقق :

التعلیق ایضاً



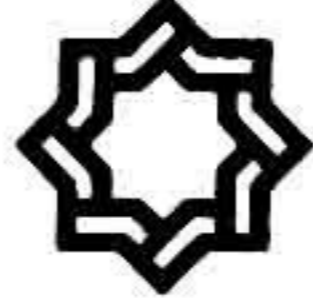
عن ابی ہریرۃ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:
 اذا كان يوم الجمعة، كان على كل باب من ابواب المسجد ملائكة
 يكتبون الناس على قدر منازلهم الاول فالاول، فاذا خرج الامام طورا
 الصحف، واستمعوا الخطبة، فالمهجم الى الصلاة كالمهدى بذبة، ثم الذي
 يليه كمهدى بقرة، ثم الذي يليه كمهدى كبش: حتى ذكر الدجاجة
 والبيعة.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: جب جمعہ المبارک کا دن آتا ہے مساجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر
 ملائکہ (فرشتے) متعین ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام ان کے منازل و مراتب کے مطابق رکھتے

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۲۵، ۲۴
قال المحقق:	صحیح		
التعلیق الرغیب	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۲۵۵
صحیح الترغیب	رقم الحدیث (۷۱۳)	جلد	صفحہ
صحیح ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۷)	جلد	صفحہ

پہلے آنے والا کا پھر اس کے بعد آنے والے کا جب امام نکل کر منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ صحائف لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ غور سے سنتے ہیں پس پہلی گھڑی میں آنے والا کا اجر و ثواب یوں ہے جیسے اللہ کی راہ میں اونٹ قربان کیا پھر دوسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب جتنا گائے کو اللہ کی راہ میں قربان کیا پھر اس کے متصل تیسری گھڑی میں آنے والے کا ثواب اللہ کی راہ میں مینڈھے قربان کیا حتیٰ کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔



عن ابی ذر ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :
 من اغسل يوم الجمعة فاحسن غسله ، وتطهر فاحسن طهوره ، ولبس
 من احسن ثيابه ، ومس ما كتب الله له من طيب امله ، ثم اتى الجمعة ولم يلغ
 ، ولم يفرق بين اثنين غفر له مه بينه وبين الجمعة الاخرى -

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ المبارک کے دن غسل کیا پس احسن طریقے سے غسل کیا اور اس نے طہارت کی تو احسن طریقے سے طہارت کی اور اپنے اچھے کپڑے پہنے اور اللہ تعالیٰ نے جو عنایت فرمائی اس سے اپنے گھر کی خوشبو لگائی پھر مسجد میں آیا اور کوئی لغوبات نہ کی اور دو مسلمانوں کے درمیان تفریق نہ کی۔ تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان گنا معاف کر دیے جائیں گے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
قال المحقق:	حسن صحیح		
التعلیق ایضاً	رقم الحدیث (۱۸۱۲، ۱۷۶۳، ۶۳)	جلد	صفحہ
التعلیق الترغیب	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۲۵۸



عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين، فمن جاء الى الجمعة فليغسل،
وان كان طيب فليمس منه، وعليكم بالسواك -

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:

بیشک یہ (جمعہ کا دن) یوم عید ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمین کیلئے نور فرمایا ہے پس جو
آدمی صلاۃ الجمعہ کی ادائیگی کیلئے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کرے اگر اسے خوشبو میسر ہو اس
خوشبو کو اپنے جسم پر لگائے اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۳۲۶
قال المحقق:	صحیح		
المشكاة	رقم الحدیث (۱۳۸۹، ۹۹)	جلد	صفحہ
الروض	رقم الحدیث (۴۰۸)	جلد	صفحہ
التعلیق الرغیب	رقم الحدیث ()	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳



توبہ

التوبہ

تاب - توبہ: رجع

تاب - توبہ کا معنی ہے لوٹنا

شرعیات اسلامیہ میں توبہ کا معنی ہے۔

الرَّجُوعُ مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى طَاعَتِهِ -

اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمانبرداری کی طرف لوٹنا۔

توبہ کے تین درجے ہیں

۱۔ کفر سے ایمان کی طرف توبہ کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ۔

اے حبیب! آپ فرمادیتے تھے کہ ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا اگر وہ باز آ جائیں

(کفر سے) تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد گرامی ملاحظہ ہو: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ

وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ

أَثَامًا. يُضَعَّفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا إِمَّا مِنْ تَابٍ وَامْنٍ وَعَمَلٍ

عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔

(۱) الانفال/۳۸

(۲) الفرقان/۲۵/۷۰۳۶۸

اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور الہ (معبود) باطل کی عبادت نہیں کرتے اور قتل نہیں کرتے اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو یہ کام کرے گا تو اس کا گناہ پائے گا۔ اس کیلئے قیامت کے دن عذاب کو دگنا کر دیا جائے گا اور اس عذاب میں ذلیل و خوار ہو کر ہمیشہ رہے گا۔

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور عمل صالح بجالایا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

امام نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال العلماء : التَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ ، فَإِنْ كَانَتْ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ آدَمِيِّ ؛ فَلَهَا ثَلَاثَةٌ شُرُوطٍ :

أَحَدُهَا : أَنْ يُقْلَعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ .

وَالثَّانِي : أَنْ يَنْدَمَ عَلَى فِعْلِهَا .

وَالثَّالِثُ : أَنْ يَعْزِمَ أَنْ لَا يَعُودَ إِلَيْهَا أَبَدًا ، فَإِنْ فُقِدَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ لَمْ تَصِحَّ

تَوْبَتُهُ .

وَإِنْ كَانَتْ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِآدَمِيِّ فَشُرُوطُهَا أَرْبَعَةٌ : هَذِهِ الثَّلَاثَةُ ، وَأَنْ يَبْرَأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا ؛ فَإِنْ كَانَتْ مَالًا أَوْ نَحْوَهُ رَدَّهُ إِلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَتْ حَدًّا قَذْفٍ وَنَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ أَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْبَةً اسْتَحَلَّهُ مِنْهَا . وَيَجِبُ أَنْ يَتُوبَ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ ، فَإِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ ، وَبَقِيَ عَلَيْهِ الْبَاقِي . وَقَدْ تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ ، وَالسُّنَّةِ ، وَاجْتِمَاعُ الْأُمَّةِ عَلَى وَجُوبِ التَّوْبَةِ :

علماء کرام نے ارشاد فرمایا

ہر گناہ سے توبہ واجب ہے



اگر گناہ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے اور اس گناہ کا کسی آدمی کے حق سے کوئی تعلق نہیں تو ایسے گناہ کو توبہ کیلئے تین شرطیں ہیں:

ایک یہ کہ اس گناہ کو بالکل چھوڑ دے

دوسری شرط: اس گناہ کے کرنے پر شرم سار ہے

تیسری شرط: وہ پختہ عزم کرے کہ اس گناہ کی طرف کبھی بھی رجوع نہیں کرے گا۔

اگر ان تین شرطوں میں سے ایک بھی مفقود ہوگئی تو اس کی توبہ صحیح نہیں نہ ہوگی۔

اگر اس کی معصیت کسی آدمی سے متعلق ہے تو اس معصیت کی توبہ کیلئے چار شرطیں ہیں:

تین یہی مذکورہ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ صاحب حق کا حق ادا کرے۔ اگر کسی کا مال یا اس قسم کی کوئی چیز ناجائز طریقے سے لی ہو تو اس چیز کو اسے واپس کر دے اور اگر کسی پر ثہمت لگائی ہو جس سے اس پر حد قذف جاری ہوتی ہو یا اس سے مثل تو اسی کی حد اپنے آپ پر لگوائے یا اس سے معافی طلب کرے اور اگر کسی کی غیبت کی ہو تو اس کو (بھی) اس سے معاف کروائے۔ اور اس پر لازم ہے کہ تمام گناہوں سے توبہ کرے اگر اس نے بعض گناہوں سے توبہ کی تو اہل حق۔ اہل سنت کے نزدیک اس کی توبہ اس گناہ سے درست ہے۔ (لیکن) باقی گناہوں اس کے باقی رہیں گے (جب تک درج بالا شرائط سے ان کی توبہ نہیں کرتا) توبہ کے وجوب پر کتاب و سنت کے بکثرت دلائل ہیں اور اجماع امت بھی ہے۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

حَقِيقَةُ التَّوْبَةِ لَهَا سِتُّ عِلَامَاتٍ

النَّدْمُ عَلَى مَاضِي



وَالْعَزْمُ عَلَىٰ أَنْ لَا يَعُودَ
 وَيُؤَدَّى كُلَّ فَرْضٍ ضَيَّعَهُ
 وَيُؤَدَّى إِلَىٰ كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ مِنَ الْمَظَالِمِ
 وَيُذِيبُ الْبَدْنَ الَّذِي زَيَّنَهُ بِالسُّحْتِ وَالْحَرَامِ بِالْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ حَتَّىٰ
 يَلْصِقَ الْجِلْدُ بِالْعَظْمِ ثُمَّ يُنْشَأُ بَيْنَهُمَا لَحْمًا طَيِّبًا إِنْ هُوَ نَشَأُ.
 وَيُذِيقُ الْبَدْنَ أَلْمَ الطَّاعَةِ كَمَا أَذَاقَهُ لَذَّةَ الْمَعْصِيَةِ۔^۱

حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ نے فرمایا

سچی توبہ کی چھ (۶) علامتیں ہیں۔

- ۱۔ گزشتہ گناہوں پر مذامت۔
- ۲۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم۔
- ۳۔ ہر ضائع کیا ہوا فرض ادا کرنا۔
- ۴۔ ہر ذی حق پر جو مظالم کئے ہیں ان کی تلافی کر کے حق ادا کرنا۔
- ۵۔ سخت و حرام سے جس بدن کو زینت بخشی اب اسے ہمووم و احزان سے پگلا نا یہاں تک کہ جلد ہڈیوں سے چمٹ جائے پھر ہڈیوں اور جلد کے درمیان اگر ممکن ہو تو طیب و طاہر گوشت کی پرورش کرے۔
- ۶۔ بدن کو اطاعت و فرمانبرداری کے الم سے روشناس کرانا جیسے اسے معصیت کی لذت سے روشناس کر دیا تھا۔

(۱) عمدۃ القاری ۲۲/۴۳۴

قال الله تعالى: (وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِنَّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

اے اہل ایمان! سب کے سب توبہ کرو اللہ کی طرف تاکہ تم دونوں جہاں میں فلاح

پا جاؤ۔



اللہ وحدہ لا شریک اس آیت کریمہ میں اہل ایمان سے مخاطب ہے اور انہیں بتا رہا ہے کہ اللہ کا در توبہ کھلا ہوا ہے۔ اہل ایمان سے کمی کو تا ہی ہوتی رہتی ہے اس لئے انہیں اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہیے اس سے معافیاں مانگنی چاہیے تاکہ وہ نظرِ کرم فرمائے اور ان کی معصیتوں کے تمام داغ دھودے۔

توبہ کے نتیجے میں اللہ ذوالجلال نے فلاح و کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔

یہ فلاح و کامیابی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات ماننے میں ہے ان کی غیر مشروط اطاعت و فرمانبرداری میں ہے:

فَإِنَّ الْفَلَاحُ كُلُّ الْفَلَاحِ فِي فِعْلِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَرَسُولُهُ وَتَرْكِ مَا نَهَا عَنْهُ

وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الْمُسْتَعَانُ ۚ

بیشک فلاح و کامرانی، ہر قسم کی فلاح و کامیابی اللہ اور اسکے رسول نے جو حکم دیا ہے اس

کے بجالانے میں اور جن چیزوں سے انہوں نے منع فرمایا ان سے رک جانے میں ہے۔

(۱) النور/۳۱

(۲) ضیاء القرآن ۳/۳۲۰

وَقَالَ تَعَالَى: (اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ)

تُوبَةً نَّصُوحًا

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا توبُوا إِلَى اللَّهِ توبَةً نَّصُوحًا)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ کی طرف توبہ کرو خالص توبہ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ قَتَادَةُ: تُوْبُوا إِلَى اللَّهِ توبَةً نَّصُوحًا: الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ

حضرت قتادہ نے فرمایا توبوا إلى اللہ توبَةً نَّصُوحًا میں توبَةً نَّصُوحًا سے مراد

سچی اور ہر قسم کی الٹوں سے پاک توبہ ہے۔

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

نَصَحَ الشَّيْءُ خَلَصَ وَالنَّاصِحُ: الْخَالِصُ مِنَ الْعَسَلِ وَغَيْرِهِ وَكُلُّ شَيْءٍ

خَلَصَ فَقَدْ نَصَحَ۔ (لسان العرب)

نَصَحَ الشَّيْءُ کا معنی ہے چیز کا خالص ہونا وَالنَّاصِحُ الْخَالِصُ شہد و غیرہ کو کہتے ہیں

اور ہر چیز جو خالص ہو یعنی ملاوٹ سے پاک ہو اس کیلئے قد نصح بولا جاتا ہے۔

(۱) ہود/۳

(۲) الترمیم / ۸

(۳) صحیح البخاری مع العمدۃ ۲۲/۲۳۵

الجووی لکھتے ہیں:

إِنْتَصَحَ فُلَانٌ ، أَيْ قَبْلَ النَّصِيحَةِ وَرَجُلٌ " نَاصِحُ الْجَيْبِ ، نَقَى الصَّدرِ ،
نَاصِحُ الْقَلْبِ لَا غَشَّ فِيهِ كَقَوْلِهِمْ طَاهِرُ الثُّوبِ -۱

إِنْتَصَحَ فُلَانٌ " کا معنی ہے فلان نے نصیحت کو قبول کر لیا رَجُلٌ " نَاصِحُ
الْجَيْبِ اس آدمی کو کہا جاتا ہے۔ جو پاک سینے والا ہو۔ نَاصِحُ الْقَلْبِ اس کو کہا جاتا ہے جس
کے دل میں کوئی کھوٹ نہ ہو۔ جیسے اہل عرب طاهر القلب بولتے ہیں۔

النَّصِيحُ : مَصْدَرُ قَوْلِكَ نَصَحْتُ الثُّوبَ إِذَا خِطَّتْهُ۔

النَّصِيحُ يَهُ نَصَحْتُ الثُّوبَ سے مصدر ہے نَصَحْتُ الثُّوبَ اس وقت بولا جاتا
ہے جب تو کپڑے کو سی لے۔

وَمِنْهُ التَّوْبَةُ النَّصُوحُ . وَنَصَحَ الثُّوبَ وَالْقَمِيصَ يَنْصَحُهُ نَصْحًا وَفَصْحًا

خاطئة -۲

اور اسی سے التَّوْبَةُ النَّصُوحُ ہے نَصَحَ الثُّوبَ وَالْقَمِيصَ نَصْحًا نَصِيًّا اس کا
معنی سینا ہے۔

النَّصُوحُ کے تین معنی ہوئے۔

۱۔ خالص شہد جو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو۔

۲۔ کپڑا سینا۔

۳۔ نصیحت۔



حضور ضیاء الامۃ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں۔

۱۔ وہ شہد جس کو موم اور دیگر آلائشوں سے پاک کر دیا گیا ہو اسے عَسَل "ناصح (شہد خالص) کہتے ہیں۔ اگر نصحہ اس سے ماخوذ ہو تو مقصد یہ ہوگا کہ تمہاری توبہ نفاق، ریا اور کاہلی کی آلائشوں سے پاک ہونی چاہئے۔

۲۔ پھٹے ہوئے کپڑے کو مرمت کرنا، چاکوں کو رفو کرنا، نصاحتہ الصوب کہلاتا ہے۔ اگر نصحہ کا یہ ماخذ ہو تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح گناہوں سے تم نے اپنے ایمان کا لباس تار تار کر دیا ہے اور اپنے تقویٰ کے پیرہن میں چاک ڈال دیے ہیں، اب ایسی توبہ کرو کہ وہ چاک رفو ہو جائیں اور ان کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہے۔

۳۔ نصحہ کی اصل نصیحت ہے۔ اس وقت اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ایسی توبہ کرو کہ اس کے آثار تم میں نمایاں ہو جائیں۔ تم میں نمودار ہونے والی خوش آئند تبدیلی کو دیکھ کر دوسرے گناہ گار بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں اور وہ بھی اپنی غفلت و عصیاں سے آلودہ زندگی کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں۔



وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((وَاللَّهِ ! إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً)) . رواه البخارى .

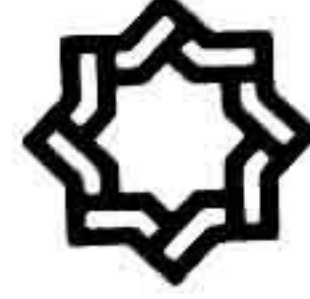
ترجمة الحديث:

حضور ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

اللہ کی قسم! بیشک میں ایک دن میں ستر (70) مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار کرتا

ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔



وَعَنِ الْأَعْرَبِيِّ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ)) . رواه مسلم .

رياض الصالحين	رقم الحديث (١٣)	صفحة ٢٢
مصانح السنن	رقم الحديث (١٦٦٣)	صفحة ١٦٢ جلد ٢
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٤٠٢)	صفحة ٢٣٨ جلد ٥
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٣٢٥)	صفحة ٤١٩ جلد ٢
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٤٤٤٣)	صفحة ٥٢٥ جلد ١٣
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح	
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٤٤٤٦)	صفحة ٥٢٥ جلد ١٣
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (٨٨٥)	صفحة ٣٠١ جلد ١
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٨٢٠٩)	صفحة ١٢٨ جلد ١٣
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح	
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٨٢١٠)	صفحة ١٢٨ جلد ١٣
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت الاغر بن يسار المزني رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کیا کرو اور اس سے استغفار کیا کرو میں ایک دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔



الاستغفار:

طَلَبُ الْمَغْفِرَةِ وَهِيَ الصَّفْحُ عَنِ الذَّنْبِ وَأَصْلُ الْغَفْرِ السُّتْرُ -

استغفار مغفرت طلب کرنا ہے اور یہ گناہ سے درگزر کرنا ہے غفر کا اصل معنی ستر یعنی

ڈھانپنا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو یعنی دعا مانگو کہ وہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے علاوہ اور کونسی بارگاہ ہے جس میں ایک انسان مغفرت طلب کرے استغفار کے لئے اپنے ہاتھوں کو پھیلائے ساری مخلوق محتاج ہے اور محتاج سے استغفار چہ معنی دارد؟ استغفار تو اس ذات سے ہوتی ہے جو ہر ایک کا خالق و مالک ہو اور کل کائنات اس کی محتاج ہو۔

مغفرت کا اصل معنی ڈھانپنا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے التجا کرنی چاہئے کہ اے خالق و مالک اے رحم الراحمین ہمارے گناہوں اور ہماری معصیتوں کو اپنے کرم کی چادر میں ڈھانپ لے اور غفو کے پردہ میں چھپالے۔

معالم التزیل میں یہ حدیث پاک مروی ہے ملاحظہ ہو:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى رَبِّي كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ -

ترجمة الحديث :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے

تھے :

اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو بیشک میں اپنے رب کی طرف توبہ کرتا ہوں روزانہ

سو مرتبہ۔

انہی حضرت عبداللہ بن عمر کی گواہی ملاحظہ ہو:

إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ
اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مِائَةَ مَرَّةٍ -

معالم التزیل	رقم الحدیث (۱۵۲۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم		
نظرۃ النعم			صفحہ ۱۲۹۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۵۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۹۶
عمل الیوم اللیلۃ ابن سنی	رقم الحدیث (۳۷۰)		صفحہ ۳۲۷
مسند احمد	رقم الحدیث (۲۷۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۴
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۳۲۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۲۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۶
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہما - کا بیان ہے
ہم حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - کا شمار کیا کرتے تھے کہ حضور ایک ہی مجلس میں
اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ بارگاہِ الہی میں عرض کیا کرتے تھے:
رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ -

صفحہ ۲۹۷	جلد ۱۰		مصنف ابن ابی شیبہ
صفحہ ۷۱	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۲۸۹) اسنادہ صحیح	شرح السنہ للبخاری قال المحقق:
صفحہ ۲۱۷		رقم الحدیث (۶۱۸)	الادب المفرد
صفحہ ۲۳۰		رقم الحدیث (۲۸۱) صحیح	صحیح الادب المفرد قال الالبانی:
صفحہ ۲۹۱	جلد ۳		اتحاف السادة المتقين



وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ)) . متفق عليه .

وفى رواية لمسلم : ((لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ ، فَأَنْفَلَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَايَسَ مِنْهَا ، فَاتَى شَجْرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا ، وَقَدْ آيَسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا ، قَائِمَةٌ عِنْدَهُ ، فَاخَذَ بِحِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ : اللَّهُمَّ ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ ، أَخْطَأُ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)) -

ترجمة الحديث :

حضرت ابو حمزہ انس بن مالک الانصاری خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسند احمد رقم الحدیث (۱۳۱۶۰) جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ حسن

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے تم میں سے آدمی سے بھی زیادہ جو اپنے اونٹ کو کسی بیابان جنگل میں اونٹ گم کر کے پھرا سے پالے۔
اے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔
اور مسلم کی روایت میں ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ اس کی طرف توبہ کرتا ہے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بیابان زمین میں اپنی سواری پر سوار ہو اور اسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو کہ وہ سواری اس سے چھوٹ جائے (سواری تلاش کرنے کے بعد) اس سے مایوس ہو گیا پس ایک درخت کے پاس آیا تو اس کے سایہ میں لیٹ گیا اور وہ یقیناً اپنی سواری سے مایوس چکا تھا وہ اس حالت مایوس میں تھا کہ اس نے دیکھا کہ اس کی سواری اس کے سامنے کھڑی ہے تو اس نے اس لگام کو پکڑ لیا پھر اس نے انتہائی خوشی سے کہا اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں وہ انتہائی خوشی کے عالم میں (اپنے اوسان قابو نہ رکھ سکا اور) خطا کھا گیا۔
مسند احمد کے کی روایت ملاحظہ ہوں:

حدثنا يزيد انا فضيل بن مرزوق عن عطية

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَاحِلَتَهُ لِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ قَطَلَبَهَا

فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهَا فَسَبَّحَى لِلْمَوْتِ فَبَيْنَا هَذَا كَذَا كَذَا إِذْ يَسْمَعُ وَجِبَةَ الرَّاحِلَةِ

حِينَ بَرَكَتْ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَإِذَا هُوَ بِرَاحِلَتِهِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اس آدمی سے بھی زیادہ جس نے اپنی سواری بیابان زمین میں کھودی پس اسے تلاش کیا لیکن اس پر قدرت نہ پاسکا تو وہ کپڑا لیکر موت کے انتظار میں لیٹ گیا۔ وہ اس حالت میں تھا کہ اس نے سواری کی آواز سنی جب وہ بیٹھ رہی تھی تو اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ اپنی سواری کے پاس تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ملاحظہ ہو:

حدثنا يزيد انا محمد عن موسى بن يسار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ فِي فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ -

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اپنے بندے کی توبہ سے تم میں سے اس آدمی سے بھی زیادہ جس نے ارضِ فلاة میں اپنی اس گم شدہ سواری کو پایا جس پر اس کا کھانا اور پانی تھا۔



مَعَهُ رَاحِلَتُهُ ، عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضَلَّهَا ، فَخَرَجَ فِي طَلِبِهَا ، حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ : أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي أَضَلَّتُهَا فِيهِ فَأَمُوتَ فِيهِ قَالَ : فَرَجَعَ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ ، عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ -

مسند احمد	رقم الحديث (٣٦٢٤)	جلد ٣	صفحہ ٥١٩
	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٣٦٢٩)	جلد ٣	صفحہ ٥٢٠
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

دن اور رات کو اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم پھیلاتا ہے تاکہ گنہگار توبہ کریں

وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيُتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيُتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)) رواه مسلم .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس الاشعری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کر لے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے کہ تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کر لے (یہ سلسلہ جاری رہے گا) حتیٰ کہ سورج (قیامت کے قریب) اپنے مغرب سے طلوع ہو۔

رواہ مسلم	رقم الحدیث (۲۷۵۹)	
مسند احمد	رقم الحدیث (۱۹۴۲۱)	جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح	
مسند احمد	رقم الحدیث (۱۹۵۰۹)	جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح	
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۵۰۴)	جلد ۸ صفحہ ۲۳۵

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تائب کی توبہ قبول

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)) . رواه مسلم .

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۳۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۷۲۱
الترغيب والترهيب قال المحقق :	رقم الحديث (۲۵۸۸) صحیح	جلد ۴	صفحہ ۵
صحیح الترغيب والترهيب قال الالباني :	رقم الحديث (۳۱۳۶) صحیح	جلد ۳	صفحہ ۲۱۵
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۷۰۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۹
شرح السنه للبعثي قال البغوي :	رقم الحديث (۱۲۹۹) هذا حديث صحیح	جلد ۵	صفحہ ۸۳
صحیح ابن حبان قال شعيب الارنؤوط :	رقم الحديث (۶۲۹) اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	جلد ۲	صفحہ ۳۹۶

جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ، ثنا عبید اللہ بن موسی ، عن اسرائیل ، عن عاصل ، عن زرّ عن صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ - صَلَّى اللہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ -

اِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَّفْتُوحًا عَرَضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً فَلَا يَزَالُ ذَاكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ فَاِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اَمْنًا مِنْ قِبَلِ اَوْ كَسَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا -
لغة الحدیث:

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ : قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کرے گا۔

قبولیت توبہ کے بارے میں امام غزالی حجۃ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِنَّكَ اِذَا فَهِمْتَ مَعْنَى الْقَبُولِ لَمْ تَشْكُ فِيْ اَنَّ كُلَّ تَوْبَةٍ صَحِيْحَةٍ هِيَ

مَقْبُوْلَةٌ " اِذِ الْقَلْبُ خُلِقَ سَلِيْمًا فِي الْاَصْلِ ، اِذْ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلٰى الْفِطْرَةِ

وَأَنَّمَاتُفُوتَةُ السَّلَامَةِ بِكَدْرَةِ تَرْهَقُهُ مِنْ غَبْرَةِ الذُّنُوبِ وَإِنَّ نُورَ النَّدَمِ يَمْجُوعُ عَنِ الْقَلْبِ تِلْكَ الظُّلْمَةَ كَمَا يَمْحُو الْمَاءُ وَالصَّابُونَ عَنِ الثُّوبِ الْوَسْخَ. فَمَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ التَّوْبَةَ تَصِيحٌ وَلَا تُقْبَلُ كَمَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَالظَّلَامُ لَا يَزُولُ أَوْ أَنَّ الثُّوبَ يُغْسَلُ وَالْوَسْخُ لَا يَزُولُ نَعَمْ قَدْ يَقُولُ التَّائِبُ بِاللِّسَانِ تَبْتُ وَلَا يَقْلَعُ فَذَلِكَ كَقَوْلِ الْقَصَّارِ بِاللِّسَانِ غَسَلْتُ الثُّوبَ وَهُوَ لَمْ يَغْسِلْهُ فَذَلِكَ لَا يُنْظَفُ الثُّوبُ ۱

جب تو قبول کا معنی سمجھ گیا تو تجھے شک نہیں ہونا چاہیے کہ صحیح توبہ قبول ہے۔ کیونکہ قلب کو اصل میں سلیم پیدا کیا گیا ہے جبکہ ہر مولود فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے قلب کی سلامت کو وہ گدلاہٹ ختم کرتی ہے جو گناہوں کے گرد و غبارے ہے بیشک ندامت کا نور اس ظلمت کو قلب سے مٹا دیتا ہے جیسے پانی اور صابون کپڑے سے میل کو ختم کر دیتے ہیں۔ پس جس نے یہ گمان کیا کہ توبہ تو صحیح ہے لیکن قبول نہیں یہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے گمان کیا کہ سورج تو طلوع ہوتا ہے تاریکی دور نہیں ہوتی اور کپڑا تو دھویا جاتا ہے لیکن میل دور نہیں ہوتی۔

ہاں ہاں کبھی کبھی تائب صرف زبان سے کہتا ہے میں نے توبہ کی اور وہ گناہ چھوڑتا نہیں یہ ایسے ہی ہے جیسے دھوبی صرف زبان سے کہے میں نے کپڑا دھویا حالانکہ اس نے کپڑا دھویا نہیں اس کا ایسے کہہ دینا کپڑے کو صاف نہیں کرتا۔



وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ
يُغْرُغِرْ - (رواه الترمذی وقال : حدیث حسن)

ترجمة الحديث:

حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بیشک اللہ عزوجل بندے کی توبہ اس وقت قبول فرماتا جب تک اس پر حالت نزع
طاری نہ ہو۔



غُرْغَرَ - غُرْغَرَةٌ : جَعَلَ الشَّرَابَ فِي الْفَمِ ثُمَّ تَرْدِيدُهُ إِلَى أَصْلِ حَلْقُومِهِ

فَلَا يَبْتَلِعُهُ وَالْمُرَادُ الْإِحْتِضَارُ وَوَصُولُ الرُّوحِ إِلَى الْحَلْقُومِ -

سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۵۳۷) جلد ۵ صفحہ ۵۰۷

قال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب

صحیح ان حبان رقم الحدیث (۶۲۸) جلد ۲ صفحہ ۳۹۴

قال المحقق: اسنادہ حسن

غرغر - غرغرة کا معنی ہے مشروب کو منہ میں ڈالنا پھر اسے اصل حلقوم تک بار بار لے جانا لیکن اسے نگلنا نہیں یعنی غرارہ کرنا اس سے مراد وقت نزع ہے اور روح کا حلقوم تک پہنچنا ہے۔

قال ابن الاثير، اى مالم تبلىغ روجه حلقومه -

ابن الاثير نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ جب تک اس کی روح اس کے حلقوم تک نہ پہنچی

ہو۔



سنن ابن ماجہ میں یہی روایت لام تاکید سے روی ہے ملاحظہ ہو۔

حدثنا راشد بن سعيد الرملى انبانا الوليد بن مسلم ، عن ابن ثوبان ،
عن ابيه عن مكحول ، عن جبير بن نغير
عن عبد الله بن عمر - رضى الله عنهما - عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال :

ان الله عز وجل ليقبل توبة العبد مالم يغرغر -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا

بیشک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ کو ضرور قبول فرماتا ہے جب تک کہ وہ حالت نزع میں نہ آئے

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے بندہ گناہ کر کے جب بھی توبہ کرے وہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اس کا در توبہ ہر وقت اور ہر لمحہ کھلا ہوا ہے بندہ جتنا بڑا بھی گناہ کرے اگر وہ شرمسار ہو کر اس کی بارگاہ میں آ جائے ندامت سے شرا بور ہو کر اس کے در اقدس پر مغفرت طلب کرے تو وہ رحیم اللہ اس کے اس گناہ کو معاف فرما دے گا اس کی اس معصیت پر قلم عفو پھیر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ سلسلہ کرم جاری رہتا ہے تا وقتیکہ بندہ پر نزع کی کیفیت طاری ہو جائے جان نکلنے سے پہلے پہلے توبہ قبول ہے روح کے گلے تک پہنچنے سے پہلے کی گئی توبہ قابل قبول ہے لیکن جب جان نکلنے لگے روح گلے تک آ جائے اس وقت کی توبہ قبول نہیں کیونکہ حالت نزع میں اسے ملائکہ نظر آ جاتے ہیں جو جان لینے کیلئے آئے ہوئے ہوتے ہیں فرشتوں کے نظر آنے سے پہلے توبہ کر لینا حقیقی توبہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ ۚ

اور نہیں ہے توبہ (جس کے قبول کرنے والا کا وعدہ ہے) ان لوگوں کیلئے جو گناہ کرتے رہتے ہیں (ساری عمر) حتیٰ کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے (تو اس وقت) کہے بیشک میں (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں اب

سورۃ غافر میں ارشاد فرمایا

فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحُدُّهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۚ

پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ وحدہ پر ایمان لاتے ہیں اور ہم ان معبودوں کا انکار کرتے ہیں جنہیں ہم اس کا شرک ٹھہرایا کرتے تھے۔ پس انہیں ان کے ایمان نے کوئی فائدہ نہیں دیا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا یہی اللہ کا قانون ہے جو اس کے بندوں میں جاری ہے اور سراسر خسارہ میں ہیں اس وقت حق کا انکار کرنے والے۔



وَعَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ
عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكَ يَا زَرُّ ؟ فَقُلْتُ : ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ ، فَقَالَ
: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رَضِيَ بِمَا يَطْلُبُ ، فَقُلْتُ : إِنَّهُ قَدْ
حَكَ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، وَكُنْتُ امْرَأَةً مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ : هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي
ذَلِكَ شَيْئًا . قَالَ : نَعَمْ ، كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا - أَوْ مُسَافِرِينَ - أَنْ لَا نَنْزِعَ
خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ فَقُلْتُ : هَلْ
سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَى شَيْئًا ؟ قَالَ : نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهَوْرِيٌّ : يَا
مُحَمَّدُ ! فَاجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ : ((هَاؤُمُ))
فَقُلْتُ لَهُ : وَيَحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَانَكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ، وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هَذَا ! فَقَالَ : وَاللَّهِ ! لَا اغْضُضْ . قَالَ الْأَعْرَابِيُّ : الْمَرْءُ
يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقُ بِهِمْ ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ
أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةَ عَرُضِهِ

أَوْ يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا . قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ الرَّوَّةِ :
 قَبْلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ . رواه الترمذی وغیره وقال : حدیث حسن صحیح -

ترجمة الحديث:

حضرت زربن جیش نے فرمایا:

میں حضرت صفوان بن عسال - رضی اللہ عنہ - کے پاس آیا تاکہ میں ان سے خفین
 (موزوں) پر مسح کا مسئلہ پوچھوں تو آپ نے فرمایا:

اے زربن کیسے آنا ہوا۔

میں نے عرض کی!

طلب علم کیلئے

تو آپ نے ارشاد فرمایا

بیشک ملائکہ (فرشتے) طالب علم کیلئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں جو وہ طلب کرتا ہے
 (یعنی علم) سے خوش ہو کر

میں نے عرض کی میری سینے میں اشتباہ پیدا ہوا ہے پیشاب و پاخانہ کے بعد خفین
 (موزوں) پر مسح کرنے سے متعلق۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے
 ہیں اس لئے میں آپ سے (یہ مسئلہ) پوچھنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ کیا آپ نے حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کو سنا اس کے بارے میں کچھ ذکر فرماتے ہوں۔

انہوں نے فرمایا

ہاں آپ ہمیں حکم دیتے جب ہم سفر میں ہوتے، یا جب ہم مسافر ہوتے کہ ہم اپنے موزے نہ اتاریں تین دن اور تین رات تک مگر جنابت ہے (یعنی حالت جنابت میں اتار کر غسل کریں)۔ لیکن پاخانہ، پیشاب اور سے (ان حالتوں میں موزے اتارنے کی ضرورت نہیں بلکہ وضو کرتے وقت پاؤں دھونے کی بجائے ان موزوں پر مسح کر لیا جائے)۔

میں نے عرض کی کیا آپ نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھوی (محبت) کے بارے میں ذکر فرماتے ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہاں

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ایک بار ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک اعرابی نے آپ کو اپنے بلند آواز سے ندا دی اور کہا یا محمد! حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی بلند آواز میں فرمایا میں یہاں ہوں۔

میں نے اس اعرابی سے کہا افسوس ہے تم پر اپنی آواز پست کرو بیشک تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہو۔ اور اس طرح اونچی آواز سے بولنا تیرے لئے ممنوع ہے۔

اس نے کہا اللہ کی قسم! میں آواز پست نہیں کرونگا۔

اعرابی نے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں) عرض کی

آدمی قوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ ابھی تک ان سے نہیں ملا (اس کے بارے میں

آپ کا کیا ارشاد ہے؟)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

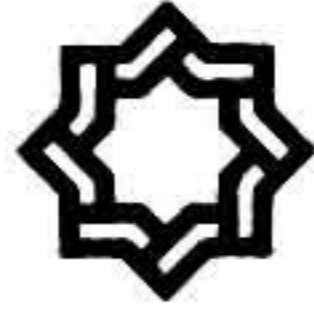
قیامت کے دن آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مزید ارشادات سے نوازتے رہے حتیٰ کہ آپ نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر کیا کہ اس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال ہے یا یوں فرمایا وہ دروازہ اتنا بڑا ہے کہ اس کی چوڑائی میں سوار چالیس یا ستر سال چلتا رہے۔

حضرت سفیان جو حدیث راویوں میں سے ایک ہیں نے ارشاد فرمایا

یہ دروازہ شام کی جانب ہے اللہ تعالیٰ نے اس دروازے کو اس دن پیدا فرمایا جس نے

اس نے سماوات و ارض (آسمانوں و زمین) کو پیدا فرمایا یہ دروازہ تو بہ کیلئے کھلا ہے یہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج اپنے ڈوبنے کی جگہ سے طلوع نہ ہوگا۔



وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، فَسَالَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ ، فَاتَاهُ فَقَالَ : إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ، ثُمَّ سَالَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ : إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَمَنْ يَحْوُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذَّابًا وَكَذَّابًا ، فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ ، وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضٌ سُوءٌ ، فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ آتَاهُ الْمَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ . فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ : جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ : إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ ، فَاتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ - أَيْ حَكَمًا : فَقَالَ : قَيْسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتَهُمَا كَانَ أَذْنَى فَهُوَ لَهُ ، فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَذْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ ، فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) . متفق عليه .

وفي رواية في الصحيح : ((فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ ،

فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا)) وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ: ((فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي ، وَالْأَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي ، وَقَالَ : قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا ، فَوَجَدُوهُ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشَبْرٍ فَغْفِرَ لَهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ : ((فَنَأَى بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا))۔

حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان الخدري - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم سے پہلی امتوں میں سے ایک آدمی نے نناوے آدمی قتل کر دیے اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کی طرف راہنمائی کی گئی۔ پس وہ اس راہب کے پاس آیا اس نے کہا کہ اس نے نناوے آدمی قتل کیے ہیں کیا اس کی توبہ ہے؟

اس (راہب) نے جواب دیا نہیں تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے قتل پر اس نے سو کو مکمل کر دیا (یعنی ۱۰۰ آدمی کا قتل مکمل کر دیا) پھر اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں استفسار کیا تو اسے ایک عالم آدمی کا پتا بتایا گیا تو اس نے کہا اس نے سو (۱۰۰) آدمی قتل کیا ہے کیا اس کی توبہ ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو۔ فلاں فلاں علاقہ میں چلے جاؤ وہاں کچھ آدمی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کی معیت میں اللہ کی عبادت کرو پس اپنے اس علاقہ کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ یہ برا علاقہ ہے۔ پس وہ روانہ ہوا جب اس نے نصف راستہ طے کر لیا تو اسے موت آگئی پس اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔

رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ (نیکیوں کی بستی کی طرف) توبہ کرتے ہوئے آیا ہے اللہ

تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی بھی نیکی نہیں کی ہے پس ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا تو ان فرشتوں نے اسے اپنے درمیان حکم (فیصل) تسلیم کر لیا تو اس نے فیصلہ سنایا کہ دونوں زمینوں کے درمیان پیمائش کرو پس جس زمین کے قریب ہو تو یہ اسی کیلئے ہے پس انہوں نے پیمائش کی تو جس زمین کا ارادہ کر کے جا رہا تھا اس کے قریب نکلا پس اسے رحمت والے فرشتوں نے لے لیا۔

اور صحیح کی ایک روایت میں ہے۔

وہ قریہ صالحہ کی طرف ایک بالشت نزدیک تھا پس اسے قریہ صالحہ کے اہل سے کر دیا گیا اور صحیح کی ایک اور روایت میں ہے

پس اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اس زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا اور اسی فیصلہ کرنے والے فرشتہ نے کہا ان دونوں زمینوں کی پیمائش کرو تو اسے اس (قریہ صالحہ) کے ایک بالشت قریب پایا تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔

ایک روایت میں ہے

پس وہ جانکنی کے عالم میں اپنے سینے کے بل قریہ صالحہ کی طرف کھسیٹھا۔



حضرت کعب بن مالک کی توبہ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ : سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِهِ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ . قَالَ كَعْبُ : لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ ، وَلَمْ يُعَاتَبِ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ ، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَثَّقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرُ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا .

حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت کعب نابینا ہو گئے تھے تو یہ ان کے بیٹوں میں ان کے راہبر تھے۔

وہ فرماتے ہیں

میں نے سنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے اپنا وہ واقعہ جب یہ غزوہ تبوک میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی غزوات کئے تھے میں ان میں سے کسی سے بھی پیچھے نہ رہا سوائے غزوہ تبوک کے البتہ غزوہ بدر میں بھی میں پیچھے رہ گیا تھا۔ غزوہ بدر میں جو پیچھے رہ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک پر بھی عتاب نہیں فرمایا کیونکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمین قریش کے قافلہ کے تعاقب میں نکلے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ان کے دشمن کو بغیر اعلان قتال کے (ایک دوسرے کے مقابل) جمع فرمادیا اور میں لیلۃ العقبہ میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا جب ہم نے اسلام پر عہد و میثاق باندھا تھا۔ مجھے بدر کی حاضری سے اس رات کی حاضری زیادہ محبوب ہے اگرچہ غزوہ بدر کا لوگوں کے درمیان لیلۃ العقبہ سے زیادہ چرچا ہے۔

وَكَانَ مِنْ خَبْرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللَّهِ! مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُرِيدُ غَزْوَةً، إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ، وَأَسْتَقْبَلَ سَفْرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا، وَأَسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ - ((يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيَّانَ)) -

میں غزوہ تبوک میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ اس

طرح ہے کہ میں اتنا زیادہ طاقت وہ اور اتنا زیادہ خوشحال کبھی نہ تھا جتنا اس وقت تھا جب میں اس غزوہ (تبوک) میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی بھی دو سواریاں اس سے پہلے جمع نہ کی تھیں حتیٰ کہ میں نے اس غزوہ میں دو سواریاں جمع کر لی تھیں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ فرمایا تو اس کے غیر کے ساتھ تو یہ فرمایا حتیٰ کہ یہ غزوہ ہوا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں یہ غزوہ فرمایا۔ آپ کو سفر اور جنگلات کا سامنا ہوا۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پیش آنے والے تمام معاملات کو کھول کر بیان کر دیا۔ تاکہ وہ اس کے مطابق بھرپور تیاری کر لیں۔ پس جس سمت کا آپ نے ارادہ فرمایا تھا اس سے بھی مسلمین کو باخبر کر دیا اور مسلمین بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کثیر تعداد میں تھے اور کوئی یادداشت کی کتاب ایسی نہ تھی جس میں ان کے قافلوں کا اندراج ہوتا اس سے مراد ان کے رجسٹر تھا۔

قَالَ كَعْبُ : فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ سَيُخْفِي لَهُ مَا لَمْ يَنْزَلِ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثَّمَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعُرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكِي اتَّجَهَّزَ مَعَهُ ، فَارْجِعْ وَلَمْ أَقْصِ شَيْئًا ، وَأَقُولُ فِي نَفْسِي : أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ .

حضرت کعب نے فرمایا:

بہت کم آدمی تھے جو چاہتے تھے کہ اس غزوہ سے غائب رہیں مگر ان کا گمان تھا ان کا

غائب رہنا مخفی رہے گا تا وقتیکہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل نہ ہو۔ اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ غزوہ اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور ان کا سایہ عمدہ اور خوشگوار تھا اور میں انہیں پھلوں اور ٹھنڈے سایوں کی طرف میلان رکھتا ہوں۔ پس حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مسلمین نے تیاری کر لی اور میں صبح کو آتا تاکہ آپ کی معیت میں تیاری کر لوں لیکن کسی فیصلہ کے بغیر واپس لوٹ جاتا اور اپنے جی میں کہتا میں اس (سفر) پر قادر و ہوں جب بھی ارادہ کروں۔ میری یہی کیفیت و حالت رہی حتیٰ کہ لوگ مسلسل تیاری میں رہے۔

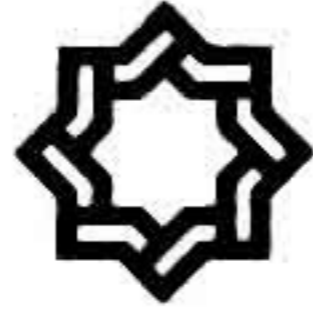
فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْصِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَّادِي بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ. فَهَمَمْتُ أَنْ أُرْتَحِلَ فَأَدْرِكَهُمْ، فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدِّرْ ذَلِكَ لِي، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنْي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً، إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَدَرَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ نَبِيِّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ، وَالنَّظْرُ فِي عِطْفِيهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ! وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ایک صبح حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمین کو لے کر روانہ ہو گئے۔ میں نے ابھی تیاری نہ کی تھی میں صبح کو پھر گیا اور لوٹ آیا اور میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا میں یونہی سوچ و بچار کرتا رہا حتیٰ کہ مجاہدین آگے بڑھ گئے اور جنگ شروع ہو گئی۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ سوچ کر جاؤں اور مجاہدین سے جاملوں کاش میں ایسا کر لیتا۔ لیکن ہر چیز میرے مقدر میں نہ تھی۔ پس حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا مجھے یہ بات غمگین کرتی کہ میں کوئی اسوہ و نمونہ نہ پاتا سوائے ایسے شخص کے جو نفاق کے داغ سے داغدار ہے یا ضعیف لوگوں میں سے اسے پاتا جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر میرا ذکر تک نہ کیا حتیٰ کہ آپ تبوک پہنچ گئے جب آپ تبوک میں مسلمان قوم کے درمیان بیٹھے تھے فرمایا:

کعب بن مالک کو کیا ہوا؟

نبی مسلّمہ کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اس کو اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے سے روک دیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا۔ تم نے بڑی بات کہی ہے۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ہم اس کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے پس حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔



وَعَنْ أَبِي نُجَيْدٍ - بِضَمِّ النُّونِ وَفَتْحِ الْجِيمِ - عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّوْنَى ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ ، فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ : ((أَحْسِنُ إِلَيْهَا ، فَإِذَا وَضَعَتْ فَاتِنِي)) فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَقَدَزَنْتُ ؟ قَالَ : ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسَّعَهُمْ ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ؟)) رواه مسلم -

كنز العمال	رقم الحديث (١٣٥٥٠)	جلد ٥	صفحہ ٢٢٠
المسند احمد	رقم الحديث (١٩٤٢٤)	جلد ١٥	صفحہ ٥٤
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
سنن ابى داؤد	رقم الحديث (٢٢٢٠)	جلد ٢	صفحہ ٣٨١
سنن الترمذى	رقم الحديث (١٢٣٥)	جلد ٢	صفحہ ٢٠٠
قال الترمذى:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذى	رقم الحديث (١٢٣٥)	جلد ٢	صفحہ ١٢٦
قال الالبانى:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو نجید (بضم النون وفتح الجیم) عمران بن الحصین الخزاعی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ جھینہ قبیلہ کی ایک عورت حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ وہ ارتکاب جرم کے سبب حاملہ تھی۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھ سے جرم سرزد ہو گیا ہے جو حد کا تقاضا کرتا ہے اس لئے مجھ پر حد قائم کیجئے۔ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے اس کے ولی کو بلایا؟ اس کے ساتھ حسن سلوک سے برتاؤ کرو جب بچہ جنے تو میرے پاس لے آنا۔ تو اس ولی نے ایسا ہی کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گی، پھر آپ نے حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا پھر حضور نے اس پر صلاۃ جنازہ ادا فرمائی تو حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے اتنا بڑا جرم کیا پھر بھی آپ اس کی صلاۃ جنازہ ادا کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اس عورت نے ایسی خالص توبہ کی ہے کہ اگر شہر کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو انہیں کافی ہوگی۔ کیا اس سے بھی بہتر کوئی بات ہے کہ اس نے اللہ کو راضی کرنے کیلئے اپنی جان پیش کر دی۔

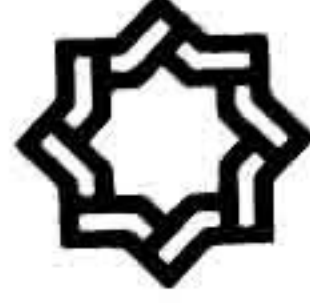
سنن ابن ماجہ (مختصر)	رقم الحدیث (۲۵۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۹
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
ارو الغلیل	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد ۷	صفحہ ۳۶۶
المسند احمد	رقم الحدیث (۱۹۷۸۹)	جلد ۱۵	صفحہ ۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		



وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)) . متفق عليه -

ترجمة الحديث:

حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہم - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر فرزند آدم کی سونے کی ایک وادی ہو تو وہ خواہش کرے گا کہ اس کی سونے کی دو وادیاں ہوں اس کے منہ کو چیز نہیں بھرے گی مگر (قبر کی) مٹی اور جو اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔



وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُضْحِكُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسَلِّمُ فَيُسْتَشْهَدُ)). متفق عليه -

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا

اللہ سبحانہ و تعالیٰ مسکراتا ہے ان دو آدمیوں کے بارے میں کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ فی سبیل اللہ جہاد کرتا ہے تو شہید ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول فرماتا ہے وہ اسلام لاتا ہے پھر وہ شہید ہو جاتا ہے



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ :

لَوْ أَخْطَأْتُكُمْ حَتَّى تَبْلُغَ السَّمَاءَ ثُمَّ تَبُتُّمْ ؛ لَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ-

ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا

اگر تم گناہ کرو حتیٰ کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول

فرمائے گا۔



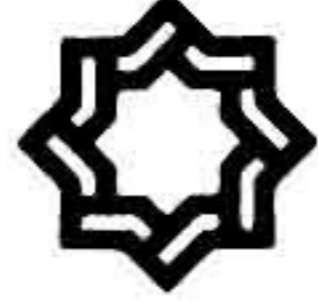
عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ " وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَابُونَ -

ترجمة الحديث:

حضرت انس - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

ہر فرزند آدم خطا کار ہے اور خطا کاروں میں سب سے بہتر توبہ کرنے والے ہیں۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: يَا رَبِّ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ، فَغَفَرَ لَهُ، ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ، وَرُبَّمَا قَالَ ثُمَّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ، فَقَالَ يَا رَبِّ! إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِي، قَالَ لَهُ رَبُّهُ: عَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ وَرُبَّمَا قَالَ ثُمَّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ يَا رَبِّ! إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِي. فَقَالَ رَبُّهُ: عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ -

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما

رہے تھے:

بیشک ایک بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا تو اس نے کہا
اے میرے رب! میں نے گناہ کر لیا ہے پس تو میری مغفرت فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے
اس سے متعلق ارشاد فرمایا:

میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو معاف بھی فرماتا ہے اور مواخذہ
بھی فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی پھر وہ جتنا اللہ نے چاہا ارتکاب گناہ سے رکا
رہا پھر اس نے ایک اور گناہ کر لیا تو اس نے (پھر) عرض کی

اے میرے رب! میں ایک اور گناہ کا ارتکاب کر چکا ہوں مغفرت فرما دے
تو رب تعالیٰ نے فرمایا

میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے (چاہے تو) وہ سزا دیتا ہے اور (چاہے
تو) وہ معاف فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔

پھر وہ ارتکاب گناہ سے رکا رہا جتنا اللہ نے چاہا پھر اس نے ایک اور گناہ کر لیا تو اس نے

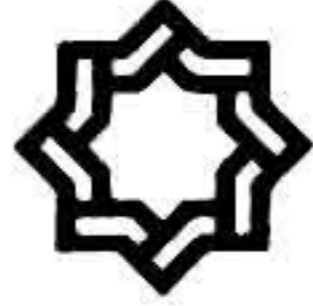
عرض کی

اے میرے رب! میں ایک اور گناہ کا مرتکب ہو چکا ہوں مجھے معاف فرما دے تو اس
کے رب کے ارشاد فرمایا

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب جو معاف بھی فرماتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ

نے فرمایا

میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا اب اس کا جو جی چاہے کرے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ مِنْهَا وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى يُغْلَفَ قَلْبُهُ فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ "كَلَابِلُ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ" -

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا

بیشک مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ آجاتا ہے پس اگر وہ توبہ کرے گناہ کو ترک کر دے اور استغفار کرے تو اس نکتہ کو اس کے دل سے صاف کر دیا جاتا ہے اگر وہ گناہ میں زیادتی کرے تو یہ نکتہ بھی بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے یہی وہ ”ران“ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے ”کلابل ران علی قلوبہم“ -



ایک اور روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

ان العبد اذا اخطأ خطيئة ينكت في قلبه نكتة فان هو نزع واستغفر

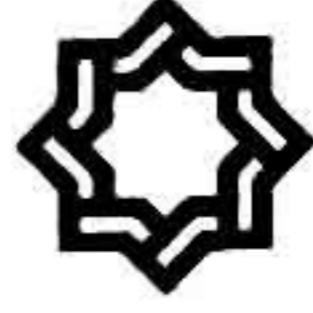
وتاب صقلت فان عاد زجوا فيها حتى تعلق قلبه -

بیشک بندہ جب کسی خطا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل میں نکتہ لگا دیا جاتا ہے پس اگر

وہ اس گناہ کو چھوڑ دے اور استغفار کرے اور توبہ کرے تو وہ نکتہ اس کے دل سے صاف کر دیا جاتا

ہے اگر وہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرے تو نکتہ بڑھا دیا جاتا ہے (یہ نکتے ارتکاب گناہ سے بڑھتے

جاتے ہیں) حتیٰ کہ اس کے دل پر چھا جاتے ہیں۔



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ :

قَالَتْ قُرَيْشٌ "لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُ لَنَا رَبَّكَ يَجْعَلْ لَنَا الصِّفَاذَهَبًا فَإِنْ أَصْبَحَ ذَهَبًا اتَّبَعْنَاكَ ، فَدَعَا رَبَّهُ فَآتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِيكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ لَكَ : إِنْ شِئْتَ أَصْبَحَ لَهُمُ الصِّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ مِنْهُمْ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا أَعَذِّبُهُ مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ الرَّحْمَةِ - قَالَ بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ -

صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۱۴۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۸
قال المحقق:	صحیح		
نظرة النعیم			صفحہ ۱۲۹۲
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۲۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۰
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه		
مسند احمد	رقم الحدیث (۳۲۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۷۳۶)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۵۲

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا

قریش نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ صفا پہاڑی کو ہمارے لئے سونا دے اگر پہاڑی سونا بن جائے گی تو ہم آپ کی اتباع کر لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دعا کی تو جبریل امین علیہ السلام آپ کے پاس آئے تو عرض کی

بیشک آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے اور یہ فرماتا ہے

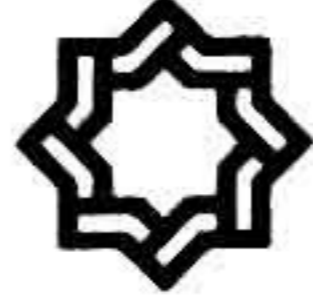
اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کیلئے صفا پہاڑی سونا بن جاتی ہے پھر ان میں سے جس کفر کیا

تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ کائنات میں ایسے عذاب کسی کو نہ دوں گا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو

ان کیلئے بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ (رحمت و توبہ کا دروازہ) کھول دیتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی

بلکہ رحمت و توبہ کا دروازہ کھول دے۔



عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْصِنِي قَالَ:

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ مَا اسْتَطَعْتَ ، وَادْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ حَجْرٍ وَشَجَرٍ وَمَا

عَمِلْتَ مِنْ سُوءٍ فَأُحْدِثْ لَهُ تَوْبَةً ، وَالسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ۔

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا

جتنی تم استطاعت رکھتے ہو اللہ کے تقویٰ کو لازم پکڑو اور یہ حجر و شجر کے پاس اللہ کو یاد

کرو اور جو تم کوئی غلطی کر لو تو اس کی توبہ کرو پوشیدہ کی پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ۔



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ -

ترجمة الحديث :

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔



عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
النَّدْمُ تَوْبَةٌ ؟ قَالَ نَعَمْ -

ترجمة الحديث:

جناب حمید الطویل فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض

کی

کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

النَّدْمُ تَوْبَةٌ شَرِّ مَسَارِي تَوْبَةٍ هِيَ

تو آپ نے فرمایا ہاں۔

مجلس میں اٹھنے سے پہلے استغفار سے گناہ معاف

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فَكَثُرَ فِيهِ لَفْظُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۴۴)	جلد ۵	صفحہ ۲۷۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۴۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۵۲
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۶۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۳
قال الالبانی:	حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۴
قال شعيب الارنؤوط:	رجالہ ثقات		
شرح السنن للبخاری	رقم الحدیث (۱۳۴۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۵
المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحدیث (۴۴۴۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

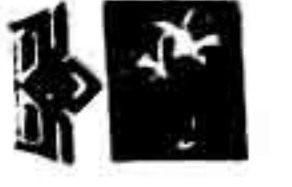
جو آدمی کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں بکثرت لغوباتیں سرزد ہوئیں تو اس آدمی نے اس

مجلس کے اٹھنے سے پہلے یہ کہا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ

وَأَتُوبُ إِلَيْكَ تو اس مجلس میں جو بھی لغوباتیں ہوئیں انہیں معاف کر دیا جائے گا۔

۳۵ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۷۷)	المعجم الاوسط للطبرانی
۶۲ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۶۵۸۳)	المعجم الاوسط للطبرانی
۷۴۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۹۶۹)	المستدرک للحاکم
		هذا الاسناد صحیح علی شرط مسلم	قال الحاکم:
۲۳۸ صفحہ	جلد ۶		اتحاف سادة المتقين
۳۶۸ صفحہ		رقم الحدیث (۷۵۸)	الاذکار
۳۲۳ صفحہ		رقم الحدیث (۳۶۵)	صحیح اذکار
۳۶۷ صفحہ	جلد ۲		زاد المعاد
۳۰۸ صفحہ		رقم الحدیث (۳۹۷)	عمل اليوم والليلة للنسائی



زندہ

زاهد اللہ کا محبوب ہے

عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :
 إِنَّ هَدْفِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ -

ترجمة الحديث:

حضرت ابو العباس سہل بن سعد الساعدي - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:
 ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دنیا میں زہد اختیار کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زہد اختیار کرو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔



سنن ابن ماجہ

قال المحقق:

صحیح الجامع الصغیر

الاحادیث الصحیحہ

حدیث حسن

رقم الحدیث (۹۲۲)

جلد صفحہ

رقم الحدیث (۹۲۳)

جلد صفحہ



زہد سے اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیتا جاتا ہے۔ اللہ وحدہ لا شریک زاہد سے محبت کرتا ہے جو فرد بشر اس دنیا میں رہتے ہوئے متاع دنیا سے محبت نہ کرے اور نہ اسے جمع کرنے کی سعی کرے بلکہ وہ ایسا بے رغبت ہو کہ جو بھی اس کے پاس آئے اور وہ اس کی ضرورت و حاجت سے زائد ہو اسے اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کیلئے خرچ کر دے ایسا آدمی اس قابل ہے کہ خالق و مالک اس پر کرم فرمائے کیونکہ یہ دنیا ہے ہی ایسی چیز کہ دل خود بخود اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے اسے جمع کرنے کی تڑپ پیدا ہوتی ہے اور اسے متاع سمجھ کر اکٹھا کیا جاتا ہے۔

یاد رہے یہ دنیا فانی ہے اہل ایمان اس سے بے رغبتی برتا کرتے ہیں اور اس بے رغبتی کے باعث وہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر لیا کرتے ہیں اور جو شخص زہد اختیار کر کے اللہ وحدہ لا شریک کا محبوب بن جائے اسے اور کیا چاہیے۔



عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً

مَاءٍ -

ترجمة الحديث :

حضرت سہل بن سعد الساعدی - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس دنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔



مچھر ایک معمولی سا اڑتا ہوا جانور ہے۔ جو اکثر غلاظت پر بیٹھتا ہے اور اس کی پیدائش اور نشوونما اسی غلاظت پر ہوتی ہے۔ یہ انسانی جسم کو کاٹتا ہے اس کے کاٹنے سے انسان درد محسوس کرتا ہے یہ انسانی خون چوستا ہے اس کے خون چوسنے سے تکلیف ہوتی ہے انسان بے آرام

ہوتا ہے اور سویا ہوا اس کے حملہ سے بیدار ہو جاتا ہے۔ پھر اسے تکلیف کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ انسان اس کے حملہ سے بچاؤ کیلئے مختلف طریقے اختیار کرتا ہے اور اسے ناپسند کرتا ہے۔ ظاہری طور پر اس جانور میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔

جب یہ مچھر ایسا ہے کہ انسان اس سے بچاؤ کی تدبیر کرتا ہے تو انسان کے ہاں اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں پھر اس مچھر کا پر جو بالکل بے قیمت ہے معلوم ہوتا ہے اور اسے حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اللہ وحدہ لا شریک کے ہاں یہ دنیا اور متاع دنیا کی اتنی بھی قدر و منزلت نہیں جتنی ایک مچھر کے پر کی ہوتی ہے۔

اللہ کے ہاں اس دنیا کی وہ قیمت بھی نہیں جو ایک مچھر کے پر کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ جب اللہ ذوالجلال واکرام کے نزدیک دنیا اتنی بے قیمت اور حقیر چیز ہے تو ایک مومن کو اس دنیا کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔ بلکہ اپنا دامن اس دنیا کی آلائشوں سے بچا کر رکھنا چاہیے کیونکہ حقیر چیز سے رغبت مومن کے شایاں شان نہیں بلکہ وہ ہر گھڑی اور ہر لمحہ خالق و مالک کی رضا چاہتا ہے اور اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے۔

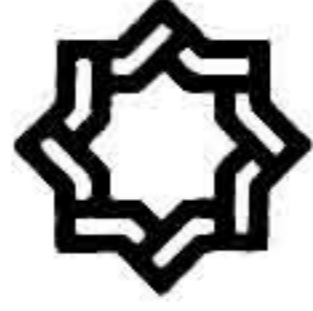
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ:

اگر یہ دنیا مچھر کے پر کے برابر اللہ کی ہاں قدر و منزلت والی ہوتی تو اللہ ذوالجلال اس دنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔

اہل ایمان بسا اوقات کفار کے پاس مال و دولت دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں دولت کی ریل پیل دیکھ کر اور اپنی حالت دیکھ کر افسردہ ہو جاتے ہیں۔

اے بندہ مومن! حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ذہن میں رہے کہ یہ

دنیا جب اس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں تو پھر اس کے حصول میں اتنی تگ و دو مناسب نہیں ہے جب ہمارے خالق و مالک کو اس سے محبت نہیں تو ہمیں بھی اس سے محبت نہیں ہوتی چاہیے۔



عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ :

قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةً مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ
الْجِدِّ مُحْبُسُونَ وَغَيْرَ أَنْ أَصْحَابَ النَّارِ قَدُ امْرَبَهُمْ إِلَى النَّارِ -

ترجمة الحديث :

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس جنت میں عام داخل ہونے والے مساکین
تھے اور اصحاب ثروت مجبوس تھے اور سوائے اس کے کہ اہل نار کو نار کی طرف سے جانے کا حکم دیا
جا چکا تھا۔



اللہ رب العزت نے حضور سید العالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محبوب بنایا ہے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو مخلوق کے تصور و خیال سے بھی ورا ہے اس حدیث پاک میں ملاحظہ کیجئے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اور جنتیوں کو جنت جاتے دیکھ رہے ہیں۔ سبحان اللہ! جنت میں داخلہ قیامت کے بعد ہے لیکن نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ آپ چودہ صدیاں پہلے وہ نظارہ کر گئے ہیں۔ جو نگاہِ پاک قیامت کے بعد والے منظر کو دیکھ لے اس نگاہ سے ہمارے اعمال کیسے مخفی رہ سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی دیکھا کہ

مساکین سب سے پہلے جنت جا رہے ہیں۔ جن احباب کے پاس متاعِ دنیا نہ تھا بلکہ وہ اس متاع سے بے رغبت تھے اللہ ذوالجلال انہیں جنت میں بھی پہلے پہنچائے گا۔ جنت میں پہلے پہنچنا بھی ایک سعادت ہے اور یہ انہیں ہی نصیب ہے جن کا دامن دنیا کی الائنوں سے منزہ رہا اور جب وہ اس جہاں سے رخصت ہوئے تو ان کے پاس وسیع جائیداد نہ تھی نہ دولت کے انبار تھے بلکہ ان کے ہاں اللہ کی یاد کا سامان تھا اور ذکر الہی کی لذت سے شاد کام ہو کر رخصت ہوئے۔



عن عبد اللہ بن سعود - رضی اللہ عنہ - قال :
 نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حَصِيرٍ فقام وقد اثر فی جنبہ
 قلنا یا رسول اللہ ! لو اتخذ نالک وطاء! فقال:
 مالی وللدنیا؟ ما انا فی الدنيا الا کراکب استظل تحت شجرة ثم راح
 وترکها۔

ترجمة الحديث:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے پھر آپ اٹھے تو (سخت) چٹائی
 نے آپ کے پہلو میں اپنے نشانات چھوڑے تھے
 ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کاش کہ ہم اپنے کیلئے نرم گدّا کا انتظام کر دیتے تو حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا اس دنیا سے کیا سروکار؟ میں دنیا میں ایسے ہوں جیسے ایک
 سوار نے ایک درخت کے سایہ میں کچھ دیر آرام کیا پھر اسے چھوڑ کر چلا گیا۔



باعثِ تخلیق آدم و نبی آدم حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کا انداز ملاحظہ ہو بڑی سادگی سے دن گزارتے تھے آپ کے ظاہری سچ دہج ظاہری نام و نمود نام کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ آپ کو ہر قول و ہر فعل امت کی بھلائی کیلئے تھا آپ کے جملہ اقوال و فرامین آپ کے تمام اعمال امت کیلئے نمونہ تھے۔

زیر نظر حدیث پاک پر نظر ڈالئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سوتے ہیں چٹائی کھجور کے سخت پتوں کی بنی ہوئی وہ اپنا اثر جسم پر چھوڑ جاتی ہے۔ ان نشانات کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بے قرار ہو جاتے اور ان سے اضطراب عیاں ہو جاتا سید آدم و نبی و آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انداز زندگی اللہ اکبر! یہ وہ ذاتِ اقدس و اطہر ہے کہ اگر آپ چاہیں تو پہاڑ سونا بن کر ساتھ چلیں، اگر آپ اشارہ فرمائیں تو چاند شق ہو جائے، پتھر کلمہ پڑھیں درخت سلامی کیلئے بے قرار ہوں لیکن ادھر اتنی سادگی کہ اس نرم و نازک جسم پر نشانات پڑ جائیں۔ دنیا کے بادشاہ تو ریشم و کنوایاں کے نرم و گداز بستروں پر آرام فرمائیں اور اللہ کے حبیب سخت چٹائی پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس صحابی کے جواب میں فرماتے ہیں:

میرا اس دنیا سے کیا سروکار؟ میری مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی مسافر آیا کسی درخت کے نیچے چند گھڑی آرام کیا پھر اپنے سفر کی طرف رواں دواں ہو گیا۔

جو مسافر ہے وہ آرام دہ اور نرم و گداز بستروں پر آرام نہیں کرتا اور نہ عالی شان بنگلوں میں رہتا ہے وہ تو چند گھڑی رکا ہے پھر کوچ کر جائے گا۔ جس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کائنات کو وجود بخشا گیا ان کی یہ حالت ہے تو باقی افراد کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ اس

حدیثِ پاک میں ہمارے لئے سامانِ نصیحت ہے ہمیں اپنے اعمال درست کرنے چاہیں اور طرز زندگی سادگی سے اپنانا چاہیے لمبے چوڑے تکلفات کو چھوڑ کر اللہ کی رضا کیلئے طرز معاشرت اختیار کرنا چاہیے۔



عن كعب بن مالك - رضى الله عنه - قال : قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم

ما ذئبان جائعان ارسلافى غنم - بافسد لها من حرص المرء على
المال والشرف لدينه.

ترجمة الحديث :

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:

دو بھوکے بھیڑے جو بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑے جائیں اتنا فساد نہیں پھیلاتے جتنا
مال و جاہ کی حرص آدمی کا دین برباد کرتی ہے۔



بھیڑ یا خونخوار درندہ ہے اس کی سرشت میں خونخواری ہے یہ سادہ بھیڑوں پر حملہ کرتا ہے
اور جو بھی اس کے قابو میں آئے اسے چیز پھاڑ جاتا ہے یہ بکریوں پر اچانک حملہ آور ہوتا ہے اور

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۹)	جلد	صفحہ
مسند احمد	رقم الحدیث ()	جلد ۳	صفحہ ۳۵۶

جہاں اس کا بس چلے اس بکری کو دبوچ لیتا ہے اپنے نوکیلے دانت اس کے گلے میں پیوست کر کے اس کا خون پی جاتا ہے۔

بھیڑے ہوں اور ہوں بھی بھوکے انہیں اگر کسی بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑا جائے تو وہ کتنا فساد پھیلائیں گے ان کے سامنے جو بھی بکری آئے گی وہ محفوظ نہیں رہے گی یہ کسی کو زخمی کریں گے تو کسی بکری کو چیر پھاڑ کر ختم کر دیں گے۔ یہ ایک ریوڑ کو آفت زدہ کریں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کتنا فکر انگیز ہے مال کی لالچ اور مرتبہ و جاہ کی حرص انسان کے دین کو ان بھیڑیوں سے بھی زیادہ نقصان پہنچاتی ہے ایک مومن و مسلم حرص و لالچ سے کوسوں دور ہوتا ہے وہ حرص جیسی قبیح بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا کیونکہ اسے معلوم ہے یہ اسکا دین و ایمان برباد کر دے گی اور جو چیز مومن کے دین و ایمان کو برباد کرنے والی ہو مومن اس کے نزدیک نہیں جاتا ہے۔ سب سے قیمتی چیز مومن کا ایمان ہے اور جو چیز ایمان کے لئے خطرہ ہو مومن اس سے ہر وقت ہوشیار رہتا ہے۔

آئیے متاع دنیا سے محبت چھوڑ دیں اس کی حرص کو خیر باد کہہ کر اپنے ایمان و یقین کی دولت کو محفوظ کر لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ حرص و لالچ ایمان کی نعمت کو برباد کرے۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

رمضان المبارک

رمضان المبارک میں ہر روز رحمتِ الہی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عُتْقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ - يَعْنِي فِي رَمَضَانَ - وَإِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةَ مُسْتَجَابَةً.

۳۳ صفحہ	رقم الحدیث (۱۳۷۳) جلد ۲	الترغیب والترہیب
۵۸۶ صفحہ	رقم الحدیث (۱۰۰۲) جلد ۱ صحیح لغيره	صحیح الترغیب والترہیب قال الالبانی:
۳۴۶ صفحہ	رقم الحدیث (۴۷۹۳) جلد ۳	مجمع الزوائد منبع الفوائد
۴۲۶ صفحہ	رقم الحدیث (۲۱۴۱) جلد ۲	مسند البزار (عن جابر)
۲۲۵ صفحہ	رقم الحدیث (۱۷۲۱۴) جلد ۱۰	مجمع الزوائد منبع الفوائد
۳۶۴ صفحہ	رقم الحدیث (۱۷۶۳۳) جلد ۱۰ رواه احمد رجاله رجال الصحیح	مجمع الزوائد منبع الفوائد قال الهيثمی:
۲۵۰ صفحہ	رقم الحدیث (۷۴۴۳) جلد ۷ اسنادہ صحیح	المسند الامام احمد قال احمد محمد شاكر:
۳۰۸ صفحہ	رقم الحدیث (۱۶۴۳) جلد ۲ حسن صحیح	سنن ابن ماجه (۱) مختصراً قال المحقق:
۱۳۷ صفحہ	رقم الحدیث (۱۶۴۳) جلد ۳ هذا اسنادہ حسن	سنن ابن ماجه (۲) قال المحقق:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے ہر دن اور ہر رات اپنے بندے جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور ہر مسلم کی ہر روز اور ہر رات دعا قبول ہوتی ہے۔
تشریح:

عُقَاء :

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا انداز ملاحظہ ہو اس کی کرم نوازیاں، اس کی عنایات موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں۔ یہ عنایات خسرانہ جب مائل کرم ہوتی ہیں تو ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جو بھی دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اسے مالا مال کر دیا جاتا ہے۔ اسے اتنا دیا جاتا ہے کہ اسے آتش دوزخ سے رہائی مل جاتی ہے۔ جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلے اس کے لئے سرد ہو جاتے ہیں۔

فمن زحرج عن النار وادخل الجنة فقد نار.

جسے آگ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو حقیقی کامیاب وہی ہے۔

یہ نارِ جہنم سے رہائی دن یا دو دن کی بات نہیں بلکہ رحیم و کریم اللہ رمضان المبارک کے

ہر دن اور رات میں آزادی عطا فرماتا ہے۔

اے اہل ایمان آئیے! اللہ کریم کی اس عنایات کریمانہ سے اپنے آپ کو سرفراز کریں۔ اس کا دریائے کرم موجیں مارتا ہے اس سے اپنے دل کی کھیتی کو سیراب کریں۔ کوئی گھڑی اور کوئی لمحہ تو ایسا نکالیں اور پھر گوشہ تنہائی میں اس رحیم و کریم اللہ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں۔ یاد رہے خوف خدا سے نکلنے والا آنسو الہی بارگاہ میں بڑا قیمتی ہے۔ اور اس آنسو کے طفیل وہ سب گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ جب اس نے تمام گناہ معاف کر دیے تو اس کی رحمت یوں لپک کر آتی ہے کہ اسے آزادی، مکمل آزادی اور ابدی آزادی مل جاتی ہے۔

دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ:

جب انسان کو پریشانیاں اور مصیبتیں گھیر لیتی ہیں تو اس کا جینا دو بھر ہو جاتا ہے۔ مصائب و آلام انسان کا قرار و سکون چھین لیتے ہیں۔ دکھ و درد سے انسانی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ مصائب کی ہولناک آندھیاں جب چلتی ہیں تو بڑوں بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔ اس عالم میں ان آلام سے چھٹکارے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہ کوششیں رائیگاں جاتی ہیں۔

وجہ واضح ہے انسان مصائب و آلام سے چھٹکارے کے لئے کوشش تو کرتا ہے لیکن اس کوشش کی سمت غلط ہوتی ہے۔ اگر سمت درست کر لی جائے تو مصائب و آلام کے بادل چھٹ جاتی ہیں۔ کیا کبھی ایسا ہوا کہ عرب والا آدمی، جاپان جانے والی سواری پر بیٹھ جائے اور تمنا کرے کہ میں عرب پہنچ جاؤں گا۔

دکھ اور پریشانی سے نجات دینے والی ذات ایک ہی ہے وہ ذات وحدہ لا شریک ہے اس کا در ہر درد مند کے لئے کشادہ ہے وہ فرماتا ہے:

أَدْعُونِي اجْتَبِ لَكُمْ .

تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

یہ اسکا عمومی اعلان ہے اس میں وقت و جگہ کی کوئی قید نہیں ہے جب بھی کوئی درد کا مارا دست سوال دراز کرے گا وہ سن لے گا۔ لیکن رمضان المبارک میں اس کی قبولیت کا انداز نرلا ہوتا ہے۔ بندہ جب صدق دل سے اس کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو وہ اللہ کریم اس بندہ کی اس حاضری کی لاج رکھتا ہے اور پھر بندہ جب اس کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو جیسے ہی اس کے ہاتھ بارگاہ الہی میں بلند ہوتے ہیں اللہ ذوالجلال والا کرام اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔

اس کا فرمان:

إِنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ.

ہر مسلم کے لئے ہر دن اور رات میں ایک دعا قبول ہونے والی ہے۔

ہمیں بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔

اے بندہ مسلم! اٹھیے رمضان المبارک کے لمحات میں بارگاہ ذوالجلال میں دعائیں کیجئے اس کا وعدہ ہے ہر دن اور رات میں ہر مسلم کی دعا قبول ہے تو اپنے مصائب و آلام سے چھٹکارے کے لئے، اپنے درد کے مواد کے لئے اپنی ہر پریشانیوں کے حل کے لئے اللہ الکریم کی بارگاہ میں دعا کیجئے۔ انسان خلیفۃ اللہ ہے اسے چاہے کہ وہ کریم اللہ سے مانگے جس کی بارگاہ سے مانگنا عزت و سرفرازی ہے جس کے حضور دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا سعادت و نجات ہے اور جس کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنا انسانیت کی معراج ہے۔

اللهم وقفنا لما تحب وترفى ببركة سيد الاصفياء عليه من الصلوات اطيها
ومن التسليمات ازكها وعلى اله هم بدور الدجى واصحابه هم نجوم الهدى.
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ -ثَلَاثَةٌ- لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ . الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ ، وَدَعْوَةُ
الْمُظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ . وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ :
وَعِزَّتِي ، لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ .

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتی۔

صائم (روزہ دار) کی دعا یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کر لے۔

امام عادل کی دعا۔

مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں کے اوپر بلند فرماتا ہے اور اس کے لئے سماء کے
دروازے کھول دیتا ہے اور رب (تبارک تعالیٰ) فرماتا ہے:

مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرورتیری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑی دیر کے بعد۔

اس حدیث پاک میں ان تین افراد کا ذکر ہے جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں وہ انسان

کتنا خوش نصیب ہوتا ہے جس کی دعائیں بارگاہ ذوالجلال میں قبول ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا دعا

قبول کر لینا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کرنے والے سے محبت فرماتا ہے اور جس سے خالق و مالک محبت فرمائے اس کے بختوں کو کون پہنچ سکتا ہے۔

الصَّائِمُ :

روزہ دار اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لیتا ہے اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ لے لئے ہوتا ہے۔ جس کا عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہے۔ روزہ دار کتنا سعید ہے کہ جس وقت وہ روزہ رکھتا ہے اس وقت سے لے کر روزہ افطار کرنے تک اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ وجہ واضح یدع طعامہ و شرابہ لمرضاة اللہ وہ اپنا کھانا پینا اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کیلئے ترک کر دیتا ہے۔ جس کا عمل اخلاص پر مبنی ہو گا وہ عمل قبول ہو تا ہے اور باعث ہزار برکات ہوتا ہے۔ روزہ دار کا یہ عمل از اول تا آخر اخلاص پر مبنی ہے۔ مخلص آدمی کی دعا ہر وقت اور ہر گھڑی قبول ہوتی ہے۔

اے اہل ایمان آئیے روزہ کی عادت اپنائیں اس روزہ سے نفس کی قوت اور اسکی سرکشی پر ضرب کاری لگتی ہے جو عمل اس قدر اہمیت کا حامل ہو اسے لوجہ اللہ اپنانا چاہیے اور اس سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ دعائیں شرف قبولیت سے تو ازی جائیں گی جس کی دعائیں قبول ہیں اس کے بارے میں اذعان ہونا چاہیے کہ اسکا باطن پاک ہے کیونکہ پاک باطن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جس کا باطن غلاظتوں سے بھرا ہوا ہے اس کی دعائیں کیسے قبول ہوں گی۔

اے بند مومن! آئیے اس آدمی سے، اس خوش بخت سے محبت کریں جو لوجہ اللہ روزہ رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ عمل اس کے پاک دامن ہونے کی نشانی ہے پاک دل و پاک باطن سے محبت رویگاں نہیں جاتی۔ اگر محبت پروان چڑھ گئی تو پھر یہ پاک باطن تمہاری بہتری کے لئے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرے گا۔

الْإِمَامُ الْعَادِلُ :

حکومت کا نشہ اقتدار کی مستی انسان کو فرعون بنا دیتی ہے۔ پھر وہ ہر

زیر دست، پر ظلم و عدوان کا بازار گرم کرتا ہے۔ ناحق مال چھیننا اس کا کھیل بن جاتا ہے، عزت و عصمت سے کھیلنا اس کا مشغلہ بن جاتا ہے خدا فراموشی انتہا کو پہنچ جاتی ہے کیونکہ اقتدار اسے بے خوف کر دیتا ہے شیطان اس کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ بن جاتا ہے۔

اگر کوئی مردِ مومن اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو نہ بھلائے بلکہ ہمہ وقت خالق اور مالک کے حضور حاضری اس کی نگاہوں میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو ابد ہی سے ڈرے وہ عدل و انصاف کا دامن نہ چھوڑے بلکہ اگر اس کا اپنا جگر پارہ بھی کوئی جرم کرے تو اسے سزا دینے سے نہ ہچکچائے تو ایسے سعید آدمی کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کو اگر اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے تو جائے تعجب نہیں جو شخص جملہ اسباب کے ہوتے ہوئے رحمان کا عاجز بندہ بن کر رہا۔ اس کے اوامر کو بجالایا اسکے ذکر سے اپنے باطن کو آباد رکھا۔ جو ذمہ داری اس کے کندھوں پر ڈالی گئی اسے پورے طور پر نبھایا تو ایسا آدمی یقیناً مستجاب الدعوات ہے۔ اس کا وجود خلق خدا کے لئے سراپا رحمت ہے اس کی زبان میں بڑا اثر ہے۔

دَعْوَةُ الْمُظْلُومِ :

ظلم اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ظالم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے دور بہت دور ہوتا ہے۔

اللعنة الله على الظالمين: ظالم پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

مظلوم جس پر ناحق ظلم کیا گیا جسے بیٹھے بیٹھائے ستایا گیا اگر اس کی فریاد سننے والا کوئی

نہیں تو اسے بے فکر ہونا چاہیے کہ اس کی فریاد سننے والا اللہ ہے۔ اگر اس دنیا میں اس کے عدل و انصاف کے دروازے بند کر دے گئے ہیں تو اس کے لئے مالک یوم الدین کا دروازہ کھلا ہے وہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس کی مدد و اعانت بھی فرماتا ہے۔

جنت میں بابِ الرِّیَّان سے داخلہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّیَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، يُقَالُ : أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ ، فَإِذَا ادْخَلَ احْرَهُمْ أُغْلِقَ ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ .

شرح النبی للبغوی	رقم الحدیث (۱۷۰۸)	جلد ۶	صفحہ ۲۱۹
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۸۵۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۲
قال البيهقي:	رواه البخاری فی الصحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۸۵۱۱)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۲
قال البيهقي:	رواه البخاری فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۲۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۸
قال المحقق:	اسنادہ علی شرط البخاری		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۳	صفحہ ۵-۶

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں ایک دروازہ ہے جیسے ”الزَّيَّان“ کہا جاتا ہے۔ اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار گزریں گے۔ ان کے ساتھ کوئی غیر روزہ دار نہ گزرے گا۔ کہا جائے گا۔ روزہ دار کہاں ہیں؟ پس وہ اس دروازہ سے داخل ہوں گے۔ جب ان روزہ داروں کا آخری آدمی گزر جائے گا تو اس دروازہ کو بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اور داخل نہ ہوگا۔

-☆-

رضائے الہی کا سودا جس دماغ میں سما جاتا ہے وہ دیوانہ سب فرزانوں سے آگے نکل جاتا ہے۔ رضا الہی کا جذبہ جس مرد مومن کے سینے میں آ جاتا ہے اس کا سینہ انوارِ ربانیہ کا گنجینہ بن جاتا ہے پھر وہ زمین پر رہتے ہوئے زمین کے باسیوں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ افلاک کی ہوتا ہے اس کا طائر روحانیت جب پر کشا ہوتا ہے۔ تو مادیت سے پرے بہت بلند پرواز کرتا ہے۔

روزہ دار کس درجہ فیروز بخت ہے کہ طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک رضائے الہی کی آغوش میں رہتا ہے۔ اس نفس پیاس سے بیتاب ہوتا ہے وہ اسکی بیتابی کی پرواہ کیے بغیر اپنا وقت گزارتا ہے۔ اسے بھوک ستاتی ہے وہ عالم تہائی میں بند کمرہ میں ہوتا ہے اگر کھانا سامنے بھی ہو تو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا کیونکہ اس کا ایمان کامل ہے کہ اس کا خالق و مالک دیکھ رہا ہے۔

وہ خالق و مالک بھی اپنے بندے کی قدر کرتا ہے اور فرماتا ہے:

الصوم لي وانا اجزي به

روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا و ثواب بھی میں دوں گا۔

پھر روزِ محشر جو اعزاز اسے نصیب ہوگا اللہ! اللہ! ایسے خوش نصیب کو جنت کے اس دروازے سے داخل کیا جائے گا کس کا نام باب الریان ہے اس نام کے معنی ہیں سیرابی ہے۔ یعنی جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت کی نیت سے حالتِ روزہ میں پیاسا رہا اسے جنت میں داخل کیا جائے گا تو ایسے دروازے سے جس میں سیرابی ہی سیرابی ہے جو یہاں سے گزر گیا ابد آلا باد تک اسے پیاس نہ لگے گی۔ جب آخری روزہ دار گزر جائے گا اس دروازہ کو بند کر دیا جائے گا۔ اس دروازہ سے کوئی غیر روزہ دار نہ گزر سکے گا۔

یہ اللہ کریم کی طرف سے اعزاز ہے جسے اعزاز بخشنے والا اللہ تعالیٰ ہو اس کے مقدر تک کون پہنچ سکتا ہے۔ جسے رعتیں اور عزتیں دینے والا خالق کائنات ہو اس جیسا اور کون ہو سکتا ہے۔

اے اہل ایمان آئے فکر آخرت کریں اس دنیا میں آخرت کے لئے کچھ کریں دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ آج جتنے سانس گزر رہے ہیں یہ ایک دن ختم ہو جائیں گے لیکن ہم انہیں ابدی کیسے بنا سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر سانس رضائے الہی میں گزارا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر کار بند رہتے ہوئے جو سانس بھی گزرے گا اس کے ثمرات ابدی و باقی ہونگے۔ آئیے روزہ رکھنے کی عادت ڈالیں۔ رضائے الہی کے لئے عبادت کی نیت سے روزہ رکھیں انشاء اللہ طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک کے معمولات جب پیش ہوں گے ان اوقات میں لئے گئے سانس ابدیت کا روپ دھار لیں گے۔ خلاق و مالک کی رضا سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

روزہ میرے لئے ہے

اور

اس کی جزا میں دوں گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا
أَجْرِي بِهِ:

الصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمَ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثُ وَلَا يَصْحَبُ . فَإِنْ
سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلُوفٌ
فِي الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ . لِصَائِمٍ فَرْحَتَانِ يَفْرِحُهُمَا ، إِذَا
أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ .

شرح السنہ (للبنی)	رقم الحدیث (۱۷۱۱)	جلد ۶	صفحہ ۲۲۳
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ اخرجہ مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۱)	جلد ۸	صفحہ ۲۲
المصنف (عبدالرزاق)	رقم الحدیث (۷۸۹۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فرزندِ آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے سوائے روزہ کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے

اور اس کی جزا (بھی) میں دوں گا۔

روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ وہ بے حیائی کی بات کرے اور نہ

جھگڑے اگر کوئی اس روزہ دار کو گالی دے یا اس سے لڑے تو اس روزہ دار کو چاہے کہ (اس گالی یا

لڑائی کے جواب میں) کہے میں روزہ دار ہوں۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۶
سنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۸۵۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۱
قال البيهقي:	رواہ مسلم فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۲۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی:	صحیح الاسناد		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۳۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۸

قسم ہے اس ذات کی جس نے کے ہاتھ میں محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کو دو (۲) خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوگا۔ جب وہ افطاری کرتا ہے تو اپنی افطاری سے خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ : كُلُّ حَسَنَةٍ لِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِئَةِ ضَعْفٍ . وَالصَّوْمُ

لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ

وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلِخَلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطِيبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ ، إِنِّي صَائِمٌ .

ترجمة الحديث :

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک تمہارا رب تعالیٰ فرماتا ہے:

ہر نیکی کی جزا دس نیکیوں سے لیکر سات سو نیکیوں تک ہے روزہ میرے لئے

ہے اور اس جزا میں دوں گا۔

روزہ آگ سے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے

پاکیزہ و بہتر ہے اگر تم میں سے کوئی روزہ دار ہو اور اس سے کوئی جاہل جہالت پر اتر آئے تو وہ

کہہ دے میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

فرزند آدم کا ہر نیکی کا عمل دس گنا سے لیکر سو گنا ہے۔ ایک آدمی ایک نیکی کرتا ہے اللہ

تعالیٰ اپنی کرم نوازی سے اسے دس گنا اجر عطا فرماتا ہے۔ یہ اس کا فضل و کرم ہے اور اس کے فضل و کرم کی کوئی حد بندی نہیں کر سکتا۔

ایک صالح و متقی نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پارسائی کی وجہ سے اسے ایک نیکی کا ثواب ستر نیکیوں کی صورت میں عطا فرماتا ہے یہ بھی اللہ ذوالجلال کا احسان ہے اور احسان الہی کی جب برکھا ہو تو کوئی بھی اسے روک نہیں سکتا۔

ایک اور آدمی جو تقویٰ کے مقام سے بھی آگے بہت آگے مقام صدیقیت پر فائز ہے اللہ ذوالجلال اس سرپا صدق و صفا کو ایک نیکی کے بدلے سات سو نیکیاں عطا فرماتا ہے یہ اس کا لطف و کرم ہے۔ ان اللہ ریزق من یشاء بغیر حساب۔

بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے فی سبیل اللہ ایک مخطومہ اونٹنی پیش کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً ارشاد فرمایا:
تیرے لئے سات سو اونٹیاں جنت میں ہیں۔

یہ اللہ ذوالجلال کا احسان عظیم ہے جو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت پر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب دینے پر آئے بلکہ اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اللہ کی خزانے تقسیم کرنے پر آئے تو جتنا چاہیں عنایت فرمادیں یہ محبوب و محبت کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم پر راضی ہے۔

لخلاف الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک.

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

محبت محبت میں فرق ہوتا ہے۔ محبت جب پروان چڑھتی ہے تو اس کی ضابطے سب سے جدا ہوا

کرتے ہیں محبوب سے کیا محبت ہوتی ہے کہ محبوب کی ہر چیز سے انس ہو جاتا ہے۔

أَمْرٌ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ سَلْمَى

أَقْبَلُ ذَا الْجِدَارِ وَذَا الْجِدَارِ ج

وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ شَغَلَنَ قَلْبِي

وَلَكِنْ حُبُّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارِ

میں اپنے محبوب کے شہر سے گزرتا ہوں تو عالم وارنگی میں شہر محبوب کی کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اس دیوار کو بوسے دیتا ہوں۔ حقیقت میں اس شہر کے گلی کو چوں کی محبت میرے دل میں نہیں بلکہ اس شہر محبوب کے باسی میرے دلبر کی محبت نے دل میں بسیرا کیا ہوا ہے۔

محبوب کی ہر ادا سے محبت ہوتی ہے اس کی ہر خوبی سے پیار ہوتا ہے اگرچہ وہ ظاہری طور پر کسی کو عیب بھی نظر آتا ہے لیکن محبت کی نگاہ میں وہ عیب نہیں خوبی بن جاتا ہے۔

بلا تشبیہ اللہ ذوالجلال والالرام کو روزہ دار سے یوں محبت ہوتی ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے، بھوک کے سبب اس کے منہ سے نکلنے والی ہر بو بھی اللہ تعالیٰ کو یوں پیاری ہوتی ہے کہ وہ کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔

سبحان اللہ!

خالق و مالک کو جو بے نیاز ہے صمد ہے اپنے روزہ دار بندے سے کس درجہ محبت ہوتی ہے کہ اس کے منہ سے نکلنے والی بو بھی محبوب ہو جاتی ہے۔ تو جس کی بو خالق وارض و سماء کو پیاری لگے اس کی تسبیح و مناجات، اس کا ذکر و فکر، اس کی عبادت و ریاضت کس درجہ محبوب ہوگی۔ اے اہل ایمان حالت روزہ میں تمہاری بو بھی اللہ کریم کو پیاری لگتی ہے تو تمہاری خوشبو

کتنی پیاری ہوگی۔ تلاوت قرآن کریم کی خوشبو لامثال خوشبو ہے رمضان المبارک کی طویل گھڑیوں میں تلاوت قرآن یوں کیجئے کہ خالق و مالک یوں راضی ہو جائے کہ پھر بقیہ زندگی اس کی عبادت کا کیف لیتے گزرے۔

کلمہ طیبہ کا ذکر عام حالت میں اللہ ذوالجلال کو بہت پیارا لگتا ہے تو روزہ کی حالت میں رمضان المبارک کی نور بھری گھڑیوں میں خالق و مالک کو کلمہ طیبہ کا ورد کتنا عمدہ لگتا ہوگا۔ آئیے اپنی زبان کو کلمہ طیبہ کے ورد سے معطر رکھیں۔

اے بندہ مومن! رمضان المبارک کی رحمت بھری ساعات میں اللہ ذوالجلال کا کرم جو بن پر ہوتا ہے۔ آئیے اس کی ساعات میں طویل سجدوں کا کیف لیجئے۔ تہجد کو اپنی ذات پر لازم کیجئے ہو سکتا ہے کریم اللہ یوں کرم کرے کہ پھر بقیہ زندگی گناہوں سے بچ جائے اور جس کی زندگی گناہوں سے پاک ہے وہ یقیناً رحمان کی رحمتوں سے لبریز ہے۔

اگر ماں باپ زندہ ہیں ان کے خدمت کیجئے۔ ماں باپ کی ایک خوشی انسانی مقدر سنوارنے کے لئے کافی ہوتی ہے اور اگر وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں تو انہیں اپنی دعاؤں میں یاد کیجئے ان کے لئے استغفار کیجئے۔ ماں باپ کو بعد از وفات یاد رکھنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

لخلاف الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب لوگ روزِ حشر و قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے تو روزہ دار کے منہ سے کستوری سے بھی زیادہ خوشبو نکل رہی ہوگی وہ جہاں جہاں سے گزرتا جائے گا اس جگہ کو معطر کرتا جائے گا۔

بناء اسلام

عَنْ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: بِنَى الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (٨)	جلد ١	صفحة ٢٨
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (١٥٨)	جلد ١	صفحة ٣٤٢
قال شعيب الارنؤوط:	اسناد صحیح علی شرط الشيخین		
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٦)	جلد ١	صفحة ٤٢
السنن الکبری	رقم الحديث (١٦٤٥)	جلد ١	صفحة ٥٢٦
شرح السنة للبغوی	رقم الحديث (٦)	جلد ١	صفحة ١٤
قال المحقق:	هذا حديث صحیح علی صحیح		
صحیح ابن خزيمة	رقم الحديث (٣٠٨)	جلد ١	صفحة ١٥٩
المسند الحمیدی	رقم الحديث (٤٠٣)	جلد ٢	صفحة ٣٠٨
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٦٠٩)	جلد ٥	صفحة ٥
المعجم الکبیر	رقم الحديث (١٣٢٠٣)	جلد ١٢	صفحة ٣٠٩
المعجم الکبیر	رقم الحديث (١٣٥١٨)	جلد ١٢	صفحة ٣١٢
مصانح السنة	رقم الحديث (٢)	جلد ١	صفحة ١١٣
قال المحقق:	متفق علیه		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے:

- ۱- گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔
- ۲- صلاۃ قائم کرنا۔
- ۳- زکاۃ ادا کرنا۔
- ۴- حج کرنا۔
- ۵- رمضان کے روزے رکھنا۔

-☆-

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰
قال الالبانی:	متفق علیہ		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۳۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۱۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۷۳۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۱۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۰۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶

صلاة اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ یہ ان ارکان میں سے ہے جن پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے۔

عمارت چاہے جس شان و شوکت کی ہو اس کا انحصار اس کی بنیاد پر ہے اگر بنیاد کمزور ہو جائے تو عمارت کا قائم و دائم رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسلام کا قصر رفیع جن ستونوں پر ایستادہ ہے ان میں ایک صلاة ہے تو جس نے صلاة کو ضائع کر دیا گویا اس نے اسلام کو ضائع کر دیا اور جس نے اس صلاة کو قائم رکھا اس نے اپنے دین و ایمان کو قائم رکھا۔

قرآن پاک اور احادیث مقدسہ میں صلاة کے ساتھ اقامتہ کا لفظ آیا ہے تو آئیے اس لفظ پر غور کریں۔

علامہ سمین حلبی لکھتے ہیں:

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ أَي يُدَاوِمُونَ عَلَى فِعْلِهَا وَيَحَافِظُونَ عَلَيْهَا وَقِيلَ مَعْنَاهُ يُؤَدُّونَهَا مَقْوَمَةَ الْأَرْكَانِ وَالسُّنَنِ غَيْرِ مُخْلِينَ بِشَيْءٍ مِنْهَا مِنْ أَقَامِ الْأَمْرِ إِذَا آتَى بِهِ عَلَى اكْمَلِ هَيْئَاتِهِ ۱

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ کا معنی ہے وہ صلاة کی ادائیگی پر مداومت اور اس پر محافظت کرتے ہیں۔

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا صلاة کے ارکان اور اس کی سنتوں میں کسی قسم کی کوتاہی کیے بغیر انتہائی درست طریقے سے ادا کرتے ہیں اور یہ ”أَقَامِ الْأَمْرَ“ سے ماخوذ ہے یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کام مکمل ہیئت سے کرے۔

(۱) عمدة الحفاظ ۳/۳۱۳ عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۳ء

گناہوں کا کفارہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ
مُكْفِرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۳) جلد ۵	صفحہ ۲۲
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳) جلد ۱	صفحہ ۲۶۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۴) جلد ۱	صفحہ ۴۱۸
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح	
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۴۲۹) جلد ۲	صفحہ ۶۵۶
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۷۵۸) جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۱۴) جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۱۴) جلد ۳	صفحہ ۱۵۸
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۳۴۵) جلد ۲	صفحہ ۱۷۷
قال المحقق:	هذا حدیث صحیح	
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۷۰) جلد ۱	صفحہ ۳۲۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۸۶) جلد ۲	صفحہ ۱۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

-☆-

صلوٰۃ اس درجہ نور و برکت والی ہے کہ کبائر کے علاوہ جتنے گناہ سرزد ہوں اس صلاۃ کے ادائیگی سے وہ معاف ہو جاتے ہیں۔

نیکی اور بدی کی جنگ جاری ہے اور انسان ان کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ شیطان اپنا پورا زور صرف کرتا ہے کہ انسان بدی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے لیکن رحمان کے رحمت کا تقاضا ہے کہ انسان نیکی کی خوشبو سے ہمیشہ معطر رہے۔ بندہ جب بھی صلاۃ ادا کرتا ہے۔ رب تعالیٰ کی بارگاہِ کریمانہ میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے تو رحمان کی رحمت اسے فوراً شیطانی دلدل

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۹۷) جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
قال الالبانی:	صحیح	
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۳۸) جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۲۳۲) جلد ۹	صفحہ ۲۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح	



سے نکال کر پاک و صاف کر دیتی ہے ار جو فرزند آدم عبادت کا خوگر ہو اسے یہ یقین رکھنا چاہئے کہ رحمان کے رحمت اسے اپنے حصار میں لیئے ہوئے ہے اور یہی رحمتیں قبر کی دیواروں تک اس کے ایمان کی نگران ہوں گی۔

صوم نصف صبر

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ : عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْفَى يَدِهِ

التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ ، وَالْحَمْدُ يَمْلَأُهَا وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطَّهْوَرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ .

ترجمة الحديث:

بنی سلیم کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں شمار فرمایا:
تسبیح نصف میزان ہے۔ الحمد میزان کو بھرتا ہے اور تکبیر بھر دیتی ہے سماء وارض کے
درمیان جو کچھ ہے اور روزہ نصف صبر ہے اور طہور نصف ایمان ہے۔

-☆-

الطهور نصف الايمان

وضو نصف ایمان ہے۔

ایمان کا انحصار صلاۃ پر ہے۔

”الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ“

صلاة دین کا ستون ہے۔ اس پر واضح دلالت کرتا ہے۔

اب دو چیزیں نظر آتی ہیں:

- ۱۔ صلاة - اصل مقصد
- ب۔ وضو - اس کے بغیر صلاة نہیں اس وجہ سے وضو کو شرط ایمان کہا گیا ہے۔

۲۔ ایمان کامل اس شخص کا ایمان ہے جو ہر قسم کی معصیت و نافرمانی سے محدود ہو۔

- ۱۔ معصیت صغیرہ
- ب۔ معصیت کبیرہ

وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لئے وضو کو نصف ایمان قرار دیا گیا

۳۔ کامل الا ایمان وہ ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور وہ نیکیوں سے آراستہ ہو وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور صلاة نیکیوں سے آراستہ کرتی ہے اس لئے وضو کو شرط الا ایمان (نصف ایمان) کہا گیا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جب اجر و ثواب سے نوازتا ہے تو اس کی عطا کی دو قسمیں ہیں:

- ۱۔ عطاء عام
- ب۔ عطاء خاص

اللہ تعالیٰ کی وہ عطا جو ہر ایک کو بلا تخصیص ملے اسے عطاء عام کہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ

کا وہ کرم جو خاص بندوں کو ان کے اخلاص و للہیت کی بنا پر دیتا ہے اسے عطاء خاص کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر وضو کرنے والے کو بھی اجر دیتا ہے۔ یہ اس کا کرم بلا تخصیص ہے لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو اس اخلاص للہیت سے وضو کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اجر و ثواب اس درجہ بڑھا دیتا ہے اور اس کے کرم کو کوئی روک نہیں سکتا جیسے اللہ تعالیٰ کسی کو ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں اور جسی کو ایک کے بدلے ستر اور کسی کو ایک کے بدلے سات سو دیتا ہے اور اپنے چار بندوں کے بارے میں فرماتا:

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ

اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اجر و ثواب سات سو گنا سے بڑھا دیتا ہے اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُ:

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا ایک مومن کا امتیاز ہے اس کا شکر کرنا ایمان کی حلاوت ہے تو یہ الحمد للہ بظاہر تو ایک مختصر جملہ ہے لیکن کریم اللہ جب اس پر اجر و ثواب عطا فرماتا ہے تو اس سے اعمال تو لے والے میزان بھر جاتا ہے جس کا اعمال نامہ نیکیوں سے بھر پور ہو وہ بڑا سعید ہے اس لئے اہل ایمان کی زبانیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں لگن رہتی ہیں اور جب تک وہ اس خالق و مالک کی تعریف و توصیف نہ کر لیں انہیں چین نصیب نہیں ہوتا وجہ واضح ہے کہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءُ الْمِيزَانِ.

التَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ :

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمانوں اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات وحدہ لا شریک ہر کجی سے منزہ ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کنی نہیں جب مومن سبحان اللہ کہتا ہے تو دل و جان سے خدائے بزرگ و برتر کو ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مبرا سمجھتا ہے یہ سمجھنا ہی انسان کو شرک جیسے قبیح وصف سے بچائے رکھتا ہے اور

اللہ اکبر، اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار ہے دنیا میں بڑے بڑے صاحبان اقتدار علم و عقل ہوئے لیکن وہ سب اللہ کی عطا و کرم سے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اس کی عظمت و کبریائی کے سامنے کل جہاں سرنگوں ہیں بندہ مومن جب اللہ تعالیٰ کو اکبر تسلیم کرتا یہ اور اس کا بر ملا اظہار کرتا ہے تو اس کی اپنی ذات ریا کاری و دکھلاوے کے عیوب سے پاک ہو جاتی ہے اس لئے یہ دو کلمات اتنے خیرات و برکات سے معمور ہیں کہ ان کے ادا کرنے والے کے لئے اتنا اجر و ثواب ہوتا ہے جس سے آسمان و زمین بھر جاتے ہیں۔

دخول جنت

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ فَقَالَ:
اتَّقُوا اللَّهَ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ
وَاطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رقم الحديث (۲۲۰۶۱) جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۲	مسند الامام احمد
اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزين:
رقم الحديث (۷۶۶۳) جلد ۸ صفحہ ۱۸۱	المعجم الكبير الطبراني
رقم الحديث (۱۳۷۶) جلد ۲ صفحہ ۷	المستدرک للحاكم
هذا حديث صحيح على شرط مسلم ويخرجه	قال الحاكم:
رقم الحديث (۶۱۶) جلد ۲ صفحہ ۵۱۶	سنن الترمذی
هذا حديث حسن صحيح	قال الترمذی:
رقم الحديث (۲۵۶۳) جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۶	صحیح ابن حبان
اسنادہ قوی علی شرط مسلم	قال شعيب الارنؤوط:

کونسا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:
اپنے رب کے عبادت کرو۔ پانچ وقت کی صلاۃ جو تم پر فرض ہے ادا کرو، اپنے ماہ
(رمضان) کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی اطاعت کرو تو اپنے
رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

-☆-

جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے دائمی انعامات کی جگہ ہے۔ یہ وہ عزت والا مقام
ہے جہاں تمام روئے زمین کے اولین و آخرین نیک لوگ جمع ہوں گے اور اندالا باد تک وہیں
قیام کریں گے۔

اس ارفع و اعلیٰ مقام کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے تو جن
اعمال سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کر یہ نور بھری سعادت عطا کرتا ہے ان اعمال میں سرفہرست صلا
ة (نماز) ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو صلاۃ کی بروقت ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .

اطیعوا اذا امرکم کی جگہ بعض کتب میں اطیعوا اذا امرکم کے لفظ ہیں تو اسو

وقت مفہوم ہوگا اپنے حکمران کے اس حکم کی اطاعت کرو جو قرآن و سنت کے مطابق ہو۔

زمرہ صدیقین و شہداء میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولَ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسَ وَأَدَّيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهٗ، فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی

یا رسول اللہ!

الترغیب والترہیب
قال المحقق:
رقم الحديث (۵۲۲) جلد ۱ صفحہ ۳۱۱
صحیح

مجمع الزوائد
قال المصنف:
جلد ۱ صفحہ ۵۱
رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح

خلا شیحی البزار ورجالہ سادہ انہ اسناد حسن او صحیح

صحیح ابن خزیمہ
رقم الحديث (۲۲۱۲) جلد ۳ صفحہ ۳۴۰

قال الدكتور محمد مصطفى الاظمی / اسنادہ صحیح

اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان المبارک کی راتوں کو قیام کروں تو یا رسول اللہ!

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خیال میں میں کن لوگوں میں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
صدیقین اور شہداء میں سے۔

-☆-

مقام صدیقیت ایک بلند و برتر مقام ہے اور یہ مقام فیضانِ نبوت سے لبریز ہے اس مقام پر ازلی سعادت مند ہی فائز ہوا کرتے ہیں۔ اس مقام سے انہیں افراد کو حصہ ملا کرتا ہے جو شریعتِ مطہرہ پر دل و جان سے کار بند ہو کرتے ہیں بلکہ اوامرِ شریعت پر عمل ان کی طبیعتِ ثانیہ بن جایا کرتی ہے۔ عام آدمی کی زندگی سانس کے بغیر نہیں سانس رک گیا تو ہوموت کی وادی میں چلا جاتا ہے گویا حیاتِ سانس کے آنے جانے کا نام ہے لیکن صدیقین کے لئے شریعتِ مطہرہ کی پابندیِ صلاۃ و صوم کی پاسداری بمنزلہ سانس بن جاتی وہ ہر حالت میں عبادتِ الہی کے مقام سمجھتے ہیں اور انہیں ظاہری سانس کے بند ہونے کا فکر نہیں ہوتا بلکہ انہیں فکر ہے تو فکر بندگی ہے وہ ہمہ وقت عبادتِ الہی کے نشہ میں مخمور رہتے ہیں اور کسی لمحہ بھی عابد و معبود کے رشتہ کو ٹوٹنے نہیں دیتے۔

وہ مرد حق آگاہ جو صوم و صلاۃ کی پابندی کرے اور ہر وقت اس کا دھیان خالق و مالک کی طرف ہو اور صلاۃ کے کیف سے یوں مست ہو کہ جیسے ہی اذان کی آواز اس کے کانوں سے



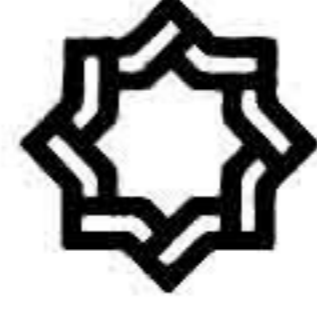
ٹکرائے دنیا کی ہر چیز سے بے خبر ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کے لئے
بے تاب ہو جائے تو ایسے خوش بخت افراد کو اگر اللہ تعالیٰ مراتب رفیعہ پر فائز فرمادے تو یہ اس
خالق و مالک کا کرم و عطا ہے۔



نارِ جہنم سے ڈھال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ سَلَّمَ يَقُولُ : الصَّيَامُ جُنَّةٌ ، وَحِصْنٌ " حَصِينٌ " مِنَ النَّارِ
ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:
روزہ ڈھال ہے اور مضبوط قلعہ ہے آگ سے۔



عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
الصَّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ .

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

روزہ ڈھال ہے جس سے بندہ آگ سے محفوظ رہتا ہے۔



عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي لَعَاصٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
"الصِّيَامُ جُنَّةٌ" مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ قَالَ ، وَصِيَامٌ "حَسَنٌ"
صِيَامٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ .

ترجمة الحديث :

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

روزہ آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کی ڈھال ہو جنگ میں فرمایا:
صیام حسن، ہر ماہ تین دن کے روزہ رکھنا ہے۔

-☆-

انسان جب اپنے دشمن سے نبرد آزما ہو تو اس وقت اسے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے
ایک ایسا اسلحہ جس سے دشمن پر بھرپور وار کر سکے وہ اسلحہ حالات کے مطابق ہوا کرتا ہے وہ اسلحہ
کارآمد بھی ہو اور انسان کو اس اسلحہ کے استعمال کا طریقہ بھی بخوبی علم ہو۔ اگر وہ اسلحہ استعمال

کے طریقوں سے ناواقف ہے تو دشمن کو شکست نہیں دے سکتا۔

میدان جنگ میں دوسری اہم چیز دفاعی نظام ہے اگر انسان کا دفاعی نظام کمزور ہو تو اس کا دشمن کسی وقت بھی اسے نقصان پہنچا سکتا ہے اگر بچاؤ کا سامان موجود نہیں تو انسانی زندگی خطرے میں ہے اور کسی وقت بھی اس کی حیات کا چراغ گل ہو سکتا ہے۔

اہل ایمان کی شیطان سے ازلی دشمنی ہے وہ ہر وقت مرد مومن کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے اس کی چالیں بڑی باریک اس کا وار بڑا پر پیچ اس کا وار اتنا چانک اور تیز ہوتا ہے کہ سنبھلنے کا موقع بہت کم ملتا ہے۔ جس مومن کے پاس اسلحہ ہو اور اس کا دفاعی نظام مضبوط ہو تو اس پر شیطان کا حملہ بے اثر ہوتا ہے بلکہ ایسے آدمی سے شیطان کو سوں دور بھاگتا ہے۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس حقیقت کو کتنے عمدہ پیرائے میں واضح کرتا ہے۔

يَا عُمَرُ مَا سَلَكَتَ فَجَاءَ إِلَّا سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجَاءَ غَيْرَكَ.

اے عمر تم جس راستہ سے گزرتے ہو شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ سے گزرتا

ہے۔

ایک بندہ مومن کا اسلحہ ذکر الہی ہے زبان قلب و قالب سے ذکر الہی کرنے والا خالی ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ تائید الہی اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ ذکر الہی کے ساتھ حضور سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد بھی بہترین اسلحہ ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

اللَّهُمَّ أَيَّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ .

اے اللہ! میرے ثناخواں حسان بن ثابت کا مددگار جبریل امین کو بنا دے تو جس کی مدد کرنے والا نوریوں کا سردار جبریل امین علیہ السلام ہو اس پر حملہ کے جرأت کون کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اس کے اوامر بجالانا بھی اس کی یاد ہے اسی طرح حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو حرزِ جاں بنانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد ہے تو اللہ تعالیٰ کے اوامر بجالانے والا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے والا دشمن کی چالوں اور اس کے حملوں سے محفوظ رہا کرتا ہے۔ کیونکہ وہ تائیدِ الہی سے اس درجہ آراستہ ہے کہ اس کے ازلی دشمن شیطان کو اس پر حملہ کی جرأت نہیں ہوتی۔ ابلیس اور اس کی ذریت ذکر الہی میں مستغرق اور سنت نبویہ سے آراستہ مرد مومن سے دور بہت دور بھاگتی ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَكْرِ ابْلِيسِ وَ كَيْدِ ذَرِيَّتِهِ بِبِرْكَةِ اسْمَائِكَ الْحَسَنِي .

یہ تو مرد مومن کا اسلحہ تھا اب رہ گیا اس کا دفاعی نظام تو سنیے۔

اوامر الہی میں سے صوم، روزہ بندے کا پورا پورا دفاع کرتا ہے۔ یہ روزہ شیطان کے حملہ سے بجاتا ہے بلکہ یہ روزہ قیامت کے دن آتشِ جہنم کے سامنے بھی ڈھال کا کام دیگا۔ بندہ اور عذاب الہی کے درمیان دیوار بن کر حائل ہوگا۔ جو مرد مومن جس اخلاص سے روزہ رکھے گا۔ قیامت کے دن اسی کے مطابق اس کی ڈھال مضبوط و مستحکم ہوگی۔ جہنم ہزار شعلے برساتا رہے لاکھ بار چنگھاڑتا رہے روزہ دار تک اس کی رسائی نہیں کیونکہ یہی روزہ ڈھال بن چکا ہے جہنم کو روزہ دار کے نزدیک نہیں آنے دیگا۔

اے اہل ایمان! یہ روزہ بڑی مضبوط ڈھال ہے یہ کسی باطل قوت والے سے نہیں ٹوٹ سکتی اسے جہنم کے شعلے بھی نہیں توڑ سکتے۔ یہ روزہ اتنا طاقت ور دفاعی نظام ہے کہ کسی غیر کے لئے ناممکن ہے کہ اسے توڑ کر روزہ دار تک پہنچ جائے یہ خدا دار دفاعی نظام ہے یہ پروردگار کا عطیہ ہے اسے کوئی بھی دشمن نہیں توڑ سکتا۔

اے روزہ رکھنے والے مرد مومن! یہ ڈھال کسی اور سے تو نہیں ٹوٹ سکتی لیکن یہ خیال رکھنا کہ اسے کہیں خود اپنے ہاتھوں سے نہ توڑ دینا۔ جو انسان اپنا نقصان خود کرے اس کا بھلا کون کرے۔ جو آدمی اپنا دفاعی نظام اپنے ہاتھوں سے تباہ کرے پھر اس کو کون بچائے۔

روزہ لا مِثْلَ لَهُ

عن ابی امامة الباهلی - رضی اللہ عنہ - أنه سأل رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ای العمل افضل؟ قال علیک بالصوم فإنه لا عدلَ له.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا:

کونسا عمل افضل ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب فرمایا:
روزہ کو لازم پکڑو کیونکہ اس کے مثل کوئی بھی نہیں۔

-☆-

ہر عبادت میں کچھ ایسی خصوصیات ہیں جن کی بنا پر وہ دوسری عبادات سے ممتاز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر بندگی اس کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔ عبادت سے شاد کام رہنے والا اللہ تعالیٰ کی عنایات کا مستحق ہوا کرتا ہے۔

النسائی ۱۶۵/۳

ابن خزیمہ ۱۸۹۳/۳

الصحیح ۱۹۳۷/۱

روزہ وہ عبادت ہے جس سے نفس کے سرکش گھوڑے کے منہ میں لگا میں ڈالی جاتی ہیں۔ جس سے اس کی سرکشی مانند پڑتی ہے اس کی قوت میں کمی آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی نیت سے صبح سے لیکر شام تک بھوکا رہنا یہ نفس پر بڑا شتاق گزرتا ہے۔ جس سے نفس کی طغیانی کے سامنے بند باندھا جاتا ہے اور اسی عبادت سے روح میں قوت و توانائی پیدا ہوتی ہے۔ روح اور نفس ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ روح میں اگر قوت و طاقت ہو تو انسان قرب الہی کی دولت سے سرفراز ہوتا ہے اور اگر نفس میں قوت و طاقت آجائے تو انسان اللہ تعالیٰ سے مزید دور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ شیطان کے قرب کی صورت میں ہوتا ہے اور شیطان کا قرب انسان کو انسانیت کے مرتبے سے گرا کر بہت پستی میں لے جاتا ہے۔ رضائے الہی کے لئے مسلسل روزہ رکھنے سے نفس کی قوت سلب ہو جاتی ہے اور روح قوت ربانی کا منبع بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات سے لبریز ہو جاتی ہے۔

جب روح میں قوت و طاقت ہوگی تو وہ مرد مومن اللہ تعالیٰ کی ہر بندگی و عبادت سے محبت کرے گا۔ صلوات (نمازوں) کا گرویدہ ہوگا جب تک وہ سر بندگی نہ جھکالے اسے چین نہیں ملے گا۔ صدقہ و خیرات کی طرف مائل ہوگا کیونکہ اس کا نفس اس کے تابع ہے اس کے اندر کی بدی کی قوت مسلوب ہے اور نیکی کی قوت میں مزید توانائی ہے اس لئے اللہ کی راہ میں دولت تقسیم کرتے اسے کسی قسم کی پریشانی نہ ہوگی بلکہ یک گونہ فرحت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے مال کو قربان کرنے سے چین نصیب ہوگا۔

روزہ رکھنے والا مرد سعید روح کی لطافت سے یوں بہرہ ور ہوتا ہے کہ اللہ ذوالجلال کی محبت اس کے دم میں بسیرا کر لیتی ہے۔ جب اس کا دل محبت الہی سے لبریز ہو جاتا ہے تو پھر

اسے یہ عارضی جہاں اور اسکی رنگینیاں اپنی طرف مائل نہیں کر سکتیں بلکہ اللہ کی محبت کے سبب اس کے کلام، قرآن کریم سے یوں پیار کرتا ہے کہ صبح و شام اس کی تلاوت کرتا ہے۔ نماز کی رکعتوں میں اس کی تلاوت کے مزے لیتا ہے وہ اللہ الکریم سے ہمکلام ہوتا ہے اور کلام الہی کی حلاوت اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے۔

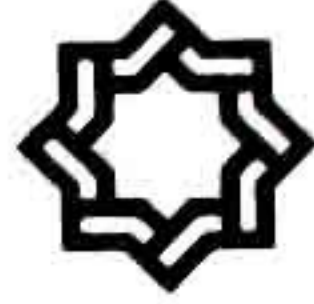
الغرض رضائے الہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر روزہ رکھنے سے نفس کی قوت مسلوب ہو جاتی ہے، بدی سے نفرت ہوتی ہے۔ اللہ ذوالجلال کی نافرمانی کے تصور سے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور روح میں قوت و توانائی آتی ہے۔ اللہ کی فرمانبرداری طبیعت کا جزو بن جاتی ہے۔ نیکی سے رغبت یوں ہو جاتی ہے کہ جب تک نیکی کرنہ لی جائے اطمینان نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد اس روزہ دار کو دیگر افراد سے ممتاز کر دیتی ہے۔

اے ارحم الراحمین! اے رب العالمین! ہم عاجز و ناتواں تیری بارگاہ میں التجاء کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی بندگی کا کیف عطا فرما، اپنے ذکر کی قوت نصیب فرما، اپنی یاد میں مگن رہنے کی توفیق عطا فرما، اپنے پاک کلام قرآن کریم سے محبت عطا فرما۔ اے مالک ارض و سماء یہ صرف تیری اعانت و دستگیری سے ہوگا۔

انک علی کل شیئی قدیر۔



بدعت



عن حسان قال :

مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

حضرت حسان (ابن عطیہ) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جن قوم نے اپنے دین میں بدعت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ ان کی سنت اس کے مثل اٹھالیتا ہے پھر اس سنت کو ان میں قیامت تک نہیں لوٹاتا۔



حق و باطل اور نور و ظلمت کا اجتماع محال ہے جہاں حق کا اجالا ہو وہاں سے باطل کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں جہاں حق کا سویرا ہو وہاں باطل کی ظلمات کا کیا کام اس طرح سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور وہ نور ہے جو قلوب کو جلا بخشتا ہے اس سے انسانیت کے تن

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۰
المسند الدارمی	رقم الحدیث (۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
شرح اعتقاد.....	رقم الحدیث (۱۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۷۸۴۱)	جلد ۶	صفحہ ۷۴

مردہ میں جان آتی ہے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں بدعت کا کیا کام بدعت سنت کے مزاحم ہوا کرتی ہے۔ یہ اضداد میں سے ہیں جہاں سنت ہو وہاں بدعت نہیں ٹھہرتی اور جہاں بدعت آجائے وہاں سے سنت بھی کوچ کر جاتی۔ حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو قوم سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لگاؤ چھوڑ دے، سنت پر عمل کو ترک کر دے بلکہ بدعت کی دلدادہ بن جائے کہ اسے اختیار کر کے ہی دم لے تو اللہ القادر اس قوم سے اس کی مثل سنت کو رخصت کر دیتا ہے سنت نور و ضیاء کا نام ہے جب لوگ نور و ضیاء کی بجائے ظلمت و تاریکی سے محبت کریں اور اسے نور پر ترجیح دیں تو خالق و مالک جل جلالہ اس قوم سے نور سنت کو لے جاتا ہے پھر وہ نور قیامت تک اس قوم میں واپس نہیں آتا۔

بدعت سنت سے متضادم ہے بدعت ہوتی ہی وہ ہے جو رافع سنت ہو اس ارشاد گرامی سے بھی واضح ہوا کہ بدعت آنے سے سنت اٹھائی جاتی ہے تو بدعت وہی عمل و اعتقاد ہے جس کے آنے سے سنت ختم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے:

بدعت سے نفرت اور روگردانی، بدعت سے کنارہ کش ہونے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔

بدعة : ای مزاحمة لسنة

(مرقاۃ.....)

بعض شجر سایہ دار کو جب اس کی جگہ سے اکھیڑ دیا جائے تو پھر ہزار کوشش کر لیجئے وہ تناور درخت وہاں دوبارہ پیوست نہیں ہوتا اگر اسے وہاں کھڑا کریں گے بھی تو اس میں وہ توانائی و جاذبیت نظر نہیں آئے گی۔

سنت اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہے یہ جب کسی قوم میں درخت سایہ دار بنتا ہے تو اس کی چھاؤں میں پوری قوم کو اپنی برکات سے معمور رکھتا ہے۔ اگر وہ قوم اس درخت کی قدر نہ کرے بلکہ اسے جڑ سے اکھیڑ دے اور اس کی جگہ بدعت کو ترجیح دے تو جب یہ درخت اس قوم کے لئے سایہ دار نہ رہیگا۔ یہ تو اپنی جڑ سے اکھیڑ گیا اس کے تن سے جان نکل گئی اور اس کی جگہ کسی بے ہنگم چیز کو نصب کر دیا جو اس کے وجود کو برداشت نہ کرے تو اب وہ درخت دوبارہ وہاں کیسے آسکتا ہے۔ بدعت اختیار کرنے والی قوم جان لے کہ اس نے بہت سے شجر سنت کو اس کی جڑ سی اکھیڑ دیا ہے۔ کیونکہ بدعت کہتے ہی اسے ہیں جو سنت کو مٹادے۔ سنت سے متصادم ہو جز سنت کی جگہ خود لے لے اب وہاں سنت کیسے آئے گی بلکہ اللہ ذوالجلال قیامت تک اس قوم کو سنت سے محروم رکھے گا۔

علامہ ابن الاثیر الجزری فرماتے ہیں:

البدعة : ما خالف اصول الشريعة ولم يوافق السنة .

بدعت وہ ہے جو اصول شریعت کے مخالف ہو اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

موافق نہ ہو۔

ابو عثمان الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

من امر السنة على نفسه قولاً وفعلاً نطقاً بالحكمه و من امر الهوى

على نفسه نطقاً بالبدعة .

جس نے سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی جان پر حکمران بنایا قول و فعل میں تو

وہ حکمت سے بولا اور جس نے اپنے نفس پر خواہشات کو حکمران بنایا تو وہ بدعت سے بولا۔

چمکتے موتی



عَنْ أَبِي رُقَيْةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ قَالَ: لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا ئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٦٨٨٢)	جلد ١٣	صفحہ ٢٠٨
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٣٣١٢)	جلد ٣	صفحہ ١٨١
قال المحقق:	صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٢٠٥٣)	جلد ٢	صفحہ ١١٦
صحيح مسلم	رقم الحديث (٥٥)	جلد ١	صفحہ ١٠٦
مجمع الزوائد	رقم الحديث (٢٩٠)	جلد ١	صفحہ ٢٦٣
جامع الاصول	رقم الحديث (٩١٦٤)	جلد ١١	صفحہ ٥٥٤
صحيح ابن حبان	رقم الحديث (٣٥٤٣)	جلد ١٠	صفحہ ٢٣٥
قال شعيب الارنؤوظ:	اسناده صحيح على شرط مسلم		
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٢٦٠-١٢٦١)	جلد ٢	صفحہ ٥٢
مسند الحميدي	رقم الحديث (٨٣٤)	جلد ٢	صفحہ ٣٦٩
سنن ابى داود	رقم الحديث (٢٩٢٣)	جلد ٣	صفحہ ٣١١

ترجمة الحديث:

حضرت ابورقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کی کس کیلئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عزت و جلال والے اللہ کیلئے، اس کی کتاب کیلئے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اور مسلمین کے اماموں کیلئے اور مسلمین کی عوام کیلئے۔

-☆-

النَّصِيحَةُ نَصْحٌ سَمْتَقٌ هِ نَصْحٌ كَا مَعْنَى مَلَا حِظَّهُ هُوَ:

نَصْحٌ - نَصْحًا الشَّيْءُ خُلُصٌ : صَفَا (المنجد)

نَصْحٌ - نَصْحًا كَا مَعْنَى هِ كَسَى شَيْءٌ كَا خَالِصٌ هُوَ - صَافٌ هُوَ

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۲۰۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۲
قال الالبانی:	صحیح		

الدِّينُ النَّصِيحَةُ - دین اخلاص کا نام ہے یعنی دل کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک و صاف کرنے کا نام ہے۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ کس کیلئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لِلَّهِ
وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

لِلَّهِ :

دین اللہ تعالیٰ کیلئے دل کے پاک و صاف کرنے کا نام ہے۔ بندہ کا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان کامل ہو اس میں کسی قسم کا تردد و شبہ نہ ہو یہ ایمان ہر قسم کی کجی و کمی سے پاک ہو شیطان کی وسوسہ اندازی اس ایمان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ "اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ".

کی جب تلاوت کی تو پھر دل و جان سے اس وحدہ لا شریک کی وحدانیت کا اقرار کیا اس کے صمد ہونے کا اعلان کیا اور دل کی گہرائیوں سے تسلیم کیا کہ ساری کائنات اللہ الواحد کی محتاج ہے اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس بھری کائنات میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں بلکہ تمام اس کے عبد ہیں۔

اللہ کی عبادت کرتے وقت نیت بھی پاک و صاف ہو اس نیت میں کسی قسم کا دکھلاوانہ ہو یا کاری کی آمیزش سے بندہ مومن کے سجدے پاک و صاف ہوں وہ ذکر الہی بھی کرے تو وہ خالص اللہ وحدہ لا شریک کیلئے کرے۔

لِكِتَابِهِ :

دل بغیر کسی آمیزش کے قرآن کریم کو وحی الہی تسلیم کرے یہ ایمان یہ ایقان رسمی نہ

ہو بلکہ حقیقی ایمان ہو قرآن کریم کے منزل من اللہ ہونے میں کسی قسم کا تردد و شبہ نہ ہو۔
 قرآن کریم کی تلاوت یوں کی جائے کہ دل جو پہلے پاک صاف ہے انوار ربانیہ
 کا مہبط بن جائے کلام الہی کی تاثیر دل سے گزر کر تمام جسم میں سرایت کر جائے ایسی تلاوت کہ
 سبحان اللہ! قدسی بھی سلامی کیلئے حاضر ہوں۔

قرآن کریم میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا جائے اس کے کسی حکم کو نظر انداز نہ کیا جائے۔
 قرآن کریم جو رشد و ہدایت کی آخری نازل شدہ کتاب ہے پر پورے اعتماد سے عمل کی سعی کی
 جائے اور اس میں کسی قسم کی کمی و کوتاہی روانہ رکھی جائے۔

لِرَسُولِهِ :

بندہ مومن حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول
 ماننے دل و جان سے آپ کی نبوت کا اقرار کرے اس اقرار نبوت میں کسی قسم کا شائبہ نہ ہو۔
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کیا جائے اس بات پر دل و جان سے
 ایمان ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور آپ کے بعد نبوت
 رسالت کا سلسلہ بند ہے اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کاذب اور سزاوار جہنم ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سید الخلق تسلیم کیا جائے کائنات ارضی و سماوی
 میں کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پلہ نہیں بلکہ جملہ کمالات اللہ کے پیارے حبیب
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہیں اور یہ خدا کے عطا فرمودہ ہیں جس کو جو بھی کمال و خوبی ملتی
 ہے وہ بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کیا جائے سنت مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوں گرویدہ ہوا جائے کہ سنت کے نور کے بغیر کچھ نظر ہی نہ آئے صبح سے لیکر شام تک بلکہ رات تک بستر پر دراز ہوتے تک ہر لمحہ ہر گھڑی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعتِ مطہرہ کے حسین احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

لَا ئِمَّةَ الْمُسْلِمِينَ :

حکومت کرنا آسان کام نہیں۔ اس راہ میں بڑی بڑی رکاوٹیں ہوتی ہیں تمام رعایا کا خیال رکھنا یہ دل گردے کا کام ہے۔ جو شخص مسند اقتدار پر بیٹھ گیا اب اہل اسلام کا فرض ہے کہ اس کے لیے مشکلات پیدا نہ کریں بلکہ اس کی خیر خواہی کریں کوئی ایسا عمل یا تحریک نہ ہو جو فتنہ و فساد کا موجب بنے۔ اپنے گھر کو فساد کی آگ کی نذر کر دینا کہاں کی دانشمندی ہے۔ اگر حکمران ایسے کام کرنے لگے جو اسلامی مزاج سے مطابقت نہ رکھتے ہوں تو ایسے حکمران کو احسن طریقے سے سمجھایا جائے اور اسے حکمت سے راہِ راست بتایا جائے اگر وہ حکمران بالکل ہی غلط سمت چلنا شروع کر دے تو اس کیلئے بھی ہمارے ہاں فرمانِ رسول موجود ہے:

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مَنْكِرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

اگر حکمران صحیح سمت جا رہا ہو تو اس کی حکومت کی بھلائی اور بہتری کیلئے اللہ الکریم کی بارگاہ میں دعا کرنی چاہئے۔

عَامَّتِهِمْ :

عام مسلمین کیلئے اپنے دل کو پاک و صاف رکھے۔ مسلمین کی بھلائی کیلئے اللہ کے حضور



دست بد عار ہے اپنے دل کو ان کیلئے ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھے بڑوں کا ادب کرے اور چھوٹوں سے شفقت و پیار سے پیش آئے۔

مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِّرْ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی عزت و توقیر نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

راہ چلتے آدمی کو السلام علیکم کہے اور اگر کوئی مسلمان السلام علیکم کہنے میں پہل کر گیا تو جواباً و علیکم السلام کہے اس سے باہمی محبت و الفت میں اضافہ ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُوْمِنُوا وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوْ لَا أَدُلُّكُمْ عَلَى

شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْ وَهُ تَحَابَّتُمْ "أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ."

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۴
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۱
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		



ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۸)	جلد ۵	صفحہ ۵۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۱
قال الارنؤوط:	اسنادہ قوی		
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۳۳۰۰)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۵۸
قال المحقق:	هذا حدیث صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۶۹)	جلد ۹	صفحہ ۳۶۹
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۸
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۲۲۸۵)	جلد ۱۷	صفحہ ۶۵۷
الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۰)		صفحہ ۳۴۰
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۰)		صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۱)	جلد ۹	صفحہ ۹۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لے آؤ اور اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جب تم اسے کرو تو تم میں باہمی محبت پروان چڑھے؟

آپس میں السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔

سنن ابن ماجہ میں یہی حدیث پاک قسم سے شروع ہوئی ہے۔

الفاظ مبارکہ ملاحظہ ہوں:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُوْمِنُوا وَ

لَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوْ لَا آذُلْكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْوه تَحَابَبْتُمْ "أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ".

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات یکتا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک تم کامل الا ایمان نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔

کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے

لگو؟

آپس میں السلام علیکم کا خوب تبادلہ کرو۔

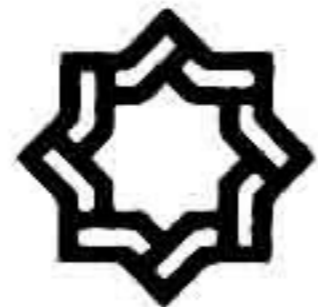
-☆-

بسا اوقات معمولی سی چیز کا نتیجہ بہت بڑا نکلتا ہے زبان سے نکلا ہوا کوئی کلمہ ظاہراً

معمولی ہوتا ہے لیکن اپنے اثرات کے اعتبار سے بہت دور تک چلا جاتا ہے اسی طرح السلام علیکم کے بارے میں غور کیجئے اس کے اثرات و ثمرات کہاں تک جاتے ہیں۔

السلام علیکم کہنے سے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے ایک دوسرے سے محبت کا ایسا بیج دل میں پیوست ہو جاتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ تناور درخت کا روپ دھار لیتا ہے اور یہی محبت کمال ایمان کی نشانی ہے۔ اہل اسلام سے جس قدر انس ہوگا اس قدر ایمان میں قوت و توانائی ہوگی اور یہی ایمان دخول جنت کا ذریعہ ہے اور جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے والا کبھی خائب و خاسر نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار رہتا ہے۔ یہی وہ اسلام کی روح ہے جس سے اکثر احباب غافل ہیں۔



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا - أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٨٥٢٥)	جلد ٨	صفحة ٣٣٣
جامع الاصول	رقم الحديث (٣٥)	جلد ١	صفحة ٢٢٥
صحیح البخاری	رقم الحديث (٢٥)	جلد ١	صفحة ١٤
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٢)	جلد ١	صفحة ٨١
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٤٣٢٢)	جلد ٦	صفحة ٣٩
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (٦٥٠١)	جلد ٣	صفحة ٥١١
قال المحقق:	رواه البخاری فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (١٤٥)	جلد ١	صفحة ٢٠١
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٢١٩)	جلد ١	صفحة ٢٥٣
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح		
شرح السنة للبغوی	رقم الحديث (٣٣)	جلد ١	صفحة ٦٤
قال البغوی:	هذا حديث متفق على صحته		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے کہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ (لا ایلہ الا اللہ) نہیں اور (حضرت) محمد - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ کے رسول ہیں۔ وہ صلاۃ (نماز) قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ تو جب وہ یہ کام کر لیں گے تو مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال بچالیں گے۔ سوائے اسلام کے حق کے لیئے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

-☆-

اللہ رب العزت نے انسانیت کی بھلائی کیلئے دین اسلام کو پسند فرمایا:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

بیشک دین تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ.

جو آدمی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا تو اس سے یہ ہرگز قبول نہ کیا جائے

گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دین حق کی اشاعت و ترویج کیلئے

انتھک کوشش کی یہاں تک کہ حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی نازل ہوا

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ

الاسلام دیناً.

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں ہیں اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔

یہ دین اسلام امن و عافیت کا دین ہے یہ سراپا خیر و برکت دین ہے اس کے ماننے والے اخوت و محبت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جو جسد واحد کا روپ دھار لیتے ہیں۔ تمام انسانیت کو چاہئے ہر ملک و خطہ کے باسیوں کو چاہئے کہ وہ دین حق قبول کریں اتنا صاف و شفاف دین اتنا خیرات و برکات سے لبریز دین اور کونسا ہے؟ اس لیے جملہ افراد کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اس دین کو قبول کریں اور اپنی آخرت سنواریں۔

یہ دین حق جبر کا دین نہیں یہ کسی پر مسلط نہیں ہوتا بلکہ یہ پیار و محبت کا دین ہے رحمت و شفقت کا دین ہے لیکن اس کی رحمت و الفت کو بزدلی نہ سمجھا جائے اس دین سے اگر کوئی مطابقت نہیں رکھتا تو وہ اپنی راہ لے اس دین کے ماننے والوں کو کچھ نہ کہے لیکن اگر وہ باز نہ آئے اور اہل ایمان کو تنگ کرے اور مسلسل تنگ کرتا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ نے جو اس دین کا محافظ ہے اجازت دی ہے کہ پھر اے اہل ایمان تم بھی میدان میں نکل آؤ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو فتح و نصرت تمہاری ہوگی۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ.

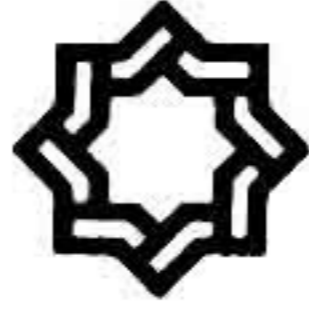
اذن دیا گیا ہے ان (مسلمین) کو جن سے جنگ کی جاتی ہے اس بنا پر کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ تعالیٰ انکی نصرت پر پوری طرح قادر ہے۔

ہاں جو اسلام قبول کرے گا اسکا جان و مال محفوظ ہے یعنی اسلامی ریاست اپنے باسیوں

کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔

إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ:

ہر مومن و مسلم کا اسلامی ریاست میں جان و مال محفوظ ہے۔ حکومت اسکی حفاظت کی ذمہ داری لیتی ہے لیکن اس کا یہ مفہوم نہیں کہ مسلمان سمجھے کہ اب اسکی جان بھی محفوظ اسکا مال بھی محفوظ اس لیے اسے اب دوسروں کا مال ہضم کرنا چاہیے اور اسے شیر مادر سمجھ کر کھا جانا چاہیے۔ یاد رہے اگر کوئی مسلم اسلامی ریاست میں کسی کا مال غصب کرتا ہے تو حکومت وقت اس سے مال لیکر اصل مالک کو لوٹائے گی اس طرح اگر کوئی آدمی اسلامی ریاست میں کسی دوسرے کو جان سے مار دیتا ہے تو پھر اس قاتل کی جان بھی محفوظ نہیں۔ حکومت وقت اس کو قصاصاً قتل کرے گی۔ الا یہ کہ مقتول کے وارث اسے معاف کر دیں۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَاتُّوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الدِّينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۸
قال شعيب الارنؤوط: اساده صحیح رجاله رجال الشيخين			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۹۲)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۳
قال احمد محمد شاكر: اساده صحیح			
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۹
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحدیث (۸۶۱۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۳۲
قال المحقق: رواه مسلم في الصحيح			
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۷۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۸)	جلد ۶	صفحہ ۲۲۷۵
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۵۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۷۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۶۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۲
قال احمد محمد شاكر: اساده صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ عبدالرحمن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس چیز سے میں تمہیں روکوں اس سے رک جاؤ اور جس کے کرنے کا حکم دوں جہاں تک تمہاری استطاعت ہو بجلاؤ۔ پس ہلاک کیا ان قوموں کو جو تم سے پہلے تھیں ان کے سوالات کی کثرت نے اور انبیاء کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم سے ان کے اختلاف نے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۸۵۰)		جلد ۱	صفحہ ۵۳۰
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۰
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۰
قال الالبانی:	صحیح		
فتح الباری		جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۱

اس حدیث پاک میں اہل ایمان کو درس دیا جا رہا ہے کہ جو حضور رسول اللہ فرمادیں یعنی جس کا حکم دے دیں وہ کام کر گزرو اور جس کام کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روک دیں تم رک جاؤ زیادہ سوالات نہ کیا کرو۔

بعض آدمیوں کو باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ کسی بھی طور خاموش نہیں رہتے بلکہ بات سے بات نکالتے ہیں۔ اس حدیث پاک میں امت کو درس دیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سوالات مت کیا کرو اس سے بسا اوقات تمہارے لیے ہی الجھن پیدا ہوگی اور تمہیں ہی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:
إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَن شَيْءٍ لَمْ يُحْرَمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْئَلَتِهِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۷۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد ۱۵	صفحہ ۹۰
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث ()		
قال الالبانی:			
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۶۲۸)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۶۹
شرح مشکل الآثار		جلد ۲	صفحہ ۲۱۲
فتح الباری		جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۱۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۴
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۹

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمین میں وہ مسلم بڑے جرم والا ہے جس نے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہ تھی تو اس کے پوچھنے کے سبب وہ حرام ہوگئی۔

-☆-

اب غور کیجئے ایک کام حرام نہیں تھا مسلمین اگر وہ کام کرتے تو حرام کے مرتکب نہ ہوتے لیکن کسی اس طرح پوچھا کہ اس کے پوچھنے کے سبب وہ چیز حرام کر دی گئی۔ اب اس ایک آدمی کی وجہ سے سب مسلمین مشقت میں مبتلا ہو گئے۔

اس وجہ سے کثرت سوال کی ممانعت کی دی گئی۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَكَثْرَةَ
السُّوَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

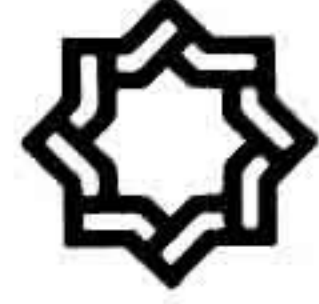
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۰۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۸۶
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			
موارد النظم (للہیثمی) / رقم الحدیث (۹۳)			صفحہ ۵۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۹۳۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۱
قال المحقق:			
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۸۷۹)		جلد ۳	صفحہ ۹۶
قال الالبانی:			



ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل و قال کثرت سوال اور مال ضائع کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

-☆-



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعُذِي بِالْحَرَامِ فإني يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ.

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٥٦١)	جلد ٢	صفحة ٥٣٢
قال المحقق:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٠١٥)	جلد ٢	صفحة ٣٩٨
سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٠٠٠)	جلد ٢	صفحة ٣٦٢
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غريب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٩٨٩)	جلد ٣	صفحة ٢٠٠
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری للبيهقي	رقم الحديث (٦٣٩٣)	جلد ٣	صفحة ٣٨٢
قال المحقق:	رواه المسلم في الصحیح		
جامع الاصول	رقم الحديث (٨١٣١)	جلد ١٠	صفحة ٥٦٥
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٣٣١٣)	جلد ١٠	صفحة ٨٦

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیزوں کو قبول کرتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے اس چیز کا جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

اے گروہ مرسلین! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے ایمان والو! کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں کو جو ہم نے تمہیں عطا فرمائی ہیں۔

پھر آپ نے ذکر کیا اس شخص کا جو لمبا سفر طے کر کے آیا پر اگندہ بالوں والا اور گرد آلود

کپڑوں والا اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتا ہے (اور کہتا ہے)

اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، اس کا پینا حرام کا، اس

کا لباس حرام کا اور اس کی حرام روزی پر پرورش کی گئی۔ تو اس (حرام) کھانے اور پینے والے کی

دعا کیسے قبول ہوگی۔

-☆-

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا :

اللہ تعالیٰ طیب و طاہر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہے

اسکی ذات عجز و کمزوری سے پاک ہے وہ ذات اقدس مستقل بالذات اور غیر محتاج ہے۔ اللہ

ذوالجلال و لا کرام اسی مال کو پسند کرتا ہے جو طیب ہو۔

اللہ تعالیٰ ان اعمال کو قبول فرماتا ہے جو طیب ہوں وہ ان عیوب سے منزہ ہوں جو اعمال سے حسن کو ختم کر دیتے ہیں بلکہ انہیں اعمال سیئہ کی فہرست میں شامل کر دیتے ہیں۔ ریا کاری و دکھلاوے کے داغوں سے پاک ہوں ان اعمال کے صدور میں صرف اور صرف رضائے الہی کار فرما ہو۔

اموال میں اللہ ذوالجلال ان اموال کو قبول کرتا ہے جو طیب و طاہر ہوں۔ جو مال خرچ کرنے والے کی اپنی ملکیت ہو۔ ان اموال کو کسی سے غصب نہ کیا گیا ہو۔ وہ دھوکہ دہی سے فریب سے حاصل نہ کیے گئے ہوں اور راہ حق میں خرچ کرتے ہوئے بھی نیت پاک و صاف ہو ریا کاری و دکھلاوا کے داغوں سے منزہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ.

اسی کی طرف طیب کلمات چڑھتے ہیں اور عمل صالح اسی کی طرف بلند ہوتا ہے۔

جو کلمات طیبات و طاہر ہوں وہی بارگاہ خداوندی میں قبول و منظور ہوتے ہیں۔ اللہ ذوالجلال واکرام ان ہی کلمات کو پسند کرتا ہے جو فی نفسہ پاک ہوں اور ادا کرنے والے کی زبان بھی پاک ہو اسکی نیت بھی ریا کاری کے داغوں سے پاک ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی کتنا واضح ہے جس میں اس نے کلمات طیبات کی اہمیت کو اجاگر کر دیا ہے:

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

تُؤْتِي أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ.

اللہ تعالیٰ مثال بیان فرماتا ہے کلمہ طیبہ کی کہ وہ شجرہ طیبہ کی طرح ہے اسکی اصل وثابت قائم ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں وہ اپنا پھل اپنے رب کے اذن سے ہر لمحہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کیلئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں طیب و طاہر کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جس کی چند خصوصیات ذکر ہیں۔

۱. يُطِيلُ السَّفَرَ.

طویل سفر کرتا ہے حالت سفر میں بندہ مومن کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔ مسافر اپنے گھر سے دور ہوتا ہے وطن سے بعد اس کی طبیعت میں عجز و انکساری پیدا کر دیتا ہے اپنے دوست و احباب سے دور یہ حالت طبیعت میں کبر کا مادہ ختم کر دیتی ہے حالت سفر میں پیسے محدود تعداد میں ہوتے ہیں اس سے بھی غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔ یہ وہ وصف عاجزی ہے جو قبولیت دعا میں بنیادی عنصر ہوا کرتا ہے۔ سفر بہر حال سفر ہے پھر اس کا طویل ہونا سفر کا لمبا ہونا اس وصف عاجزی میں مزید نکھار پیدا کرتا ہے ایسی حالت میں رحیم و کریم اللہ دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ : ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ " لَأَشْكُ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَالِدِهِ (أَوْ عَلَى وَوَلَدِهِ) .



صفحة ۲۶۲	جلد ۳	رقم الحديث (۳۹۳۱)	صحیح سنن ابن ماجہ قال الالبانی: صحیح
صفحة ۱۳۵	جلد ۲	رقم الحديث (۵۹۶)	سلسلة الاحاديث الصحیحة /
صفحة ۱۹		رقم الحديث (۳۲)	الادب المفرد
صفحة ۲۳		رقم الحديث (۳۲)	صحیح الادب المفرد
صفحة ۱۲۷		رقم الحديث (۲۸۱)	الادب المفرد
صفحة ۱۸۱		رقم الحديث (۲۸۱)	صحیح الادب المفرد قال الالبانی: صحیح
صفحة ۳۲۹		رقم الحديث (۲۵۷۱)	ابی داؤد الطیالسی
صفحة ۲۹۹	جلد ۷	رقم الحديث (۷۵۰۱)	مسند الامام احمد قال احمد محمد شاكر: اسناده صحیح
صفحة ۳۵۵	جلد ۸	رقم الحديث (۸۵۶۳)	مسند الامام احمد
صفحة ۲۱۲	جلد ۹	رقم الحديث (۱۰۱۳۹)	مسند الامام احمد قال حمزه احمد الزین: اسناده حسن
صفحة ۵۳۵	جلد ۹	رقم الحديث (۱۰۶۵۶)	مسند الامام احمد قال حمزه احمد الزین: اسناده صحیح
صفحة ۵۶۲	جلد ۹	رقم الحديث (۱۰۷۱۷)	مسند الامام احمد قال حمزه احمد الزین: اسناده صحیح
صفحة ۳۸۰	جلد ۱	رقم الحديث (۱۵۳۶)	سنن ابی داؤد
صفحة ۲۲۰	جلد ۱	رقم الحديث (۱۵۳۶)	صحیح سنن ابی داؤد قال الالبانی: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول ہیں انکی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنے بیٹے کیلئے دعا۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۲
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۶
قال شعيب الارنؤوط:	حدیث حسن		
شعب الایمان	رقم الحدیث (۷۳۶۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۸
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۳۹۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۷۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۲
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۱۳۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۵

۲۔ بال پراگندہ - لباس غبار آلود:

بال بکھرے ہوئے ہوں اور لباس پر گرد و غبار ہو تو یہ کیفیت بھی قبولیت دعا میں مؤثر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَبِّ اشْعَثْ اغْبِرَ ذِي طَمْرَيْنِ، مَدْفُوعٌ عَنِ الْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتنے ایسے پراگندہ بال غبار آلود، دو بوسیدہ چاروں میں ملبوس دروازوں سے دھکے دیے ہوئے اگر وہ اللہ پر قسم کھا کر کوئی کہہ دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پوری فرماتا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۸۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبعوی	رقم الحدیث (۴۰۶۹)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۶۹
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۹۳۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۲۵
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد		
وقال الذہبی:	صحیح		
فیض القدر	رقم الحدیث (۴۴۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک بھی اس چیز کو واضح کرتی ہے:

فَقَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُتَبَدِّلاً ، مُتَمَسِكِينَ مُتَضَرِّعاً مُتَوَاضِعاً وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۶۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۲
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۳۸۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۰
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۳
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۹
قال الالبانی:	حسن		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۸۰
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۹
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۲۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
قال المحقق:	حسن		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۲۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۰
قال الالبانی:	حسن		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۲	صفحہ ۴۷۳

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ الاستسقاء کی ادائیگی کیلئے نکلے سادہ کپڑے پہنے ہوتے، حالت مسکینی میں محتاجی کو ظاہر کرتے ہوئے عاجزی کرتے ہوئے گڑ گڑاتے ہوئے اور تواضع کا پیکر بنے ہوئے۔

صفحہ ۴۹۶	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۰۳۹)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۴۱۴	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۳۳۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۴۷۱	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۲۱۹)	المستدرک للحاکم
صفحہ ۱۳۳	جلد ۳	رقم الحدیث (۶۶۵)	ارواء الغلیل
		حسن	قال الالبانی:
صفحہ ۱۳۶	جلد ۳	رقم الحدیث (۶۶۹)	ارواء الغلیل
		حسن	قال الالبانی:
صفحہ ۴۷۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۵۰۵)	مشکاۃ المصابیح
صفحہ ۵۰۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۰۶۹)	مصابیح السنہ
صفحہ ۱۶۳	جلد ۳		سنن النسائی
صفحہ ۴۹۱	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۵۲۰)	صحیح سنن النسائی
		حسن	قال الالبانی:
صفحہ ۳۶۳	جلد ۴	رقم الحدیث (۵۳۵۹)	تحفة الاشراف
صفحہ ۴۷۷	جلد ۸	رقم الحدیث (۶۰۹۸)	المسند الجامع

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہ دیا بلکہ دو رکعتیں ادا کیں جیسے عید کی دو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں۔

—☆—

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس حالت میں صلاۃ الاستسقاء کیلئے نکال یہ بات عیاں کرتا ہے کہ یہ حالت اللہ کو محبوب ہے اور یہ حالت دعا کی قبولیت میں مؤثر ہے۔

۳۔ دعاء میں ہاتھوں کا بلند کرنا:

عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَيَّ كَرِيمٌ "يَسْتَحْي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِمَا أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ."

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۳۶۰۴)	جلد ۱۷	صفحہ ۸۷
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۸
صحیح سنن ابی داؤد			
سنن الترمذی:	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۶
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی:	رقم الحدیث (۳۵۵۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۲
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حیا والا اور کریم ہے اسے حیا آتی ہے کہ آدمی اس کی طرف ہاتھوں کو بلند کرے تو وہ انہیں خالی نامراد لوٹا دے۔

یہ بھی قبولیت دعائیں بڑا اہم ہے۔

صحیح ابن حبان قال المحقق:	رقم الحدیث (۸۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۰
صحیح ابن حبان قال المحقق:	رقم الحدیث (۸۸۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۳
المستدرک (للحاکم) قال الحاکم:	رقم الحدیث (۱۸۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۹
المستدرک للحاکم قال الحاکم:	رقم الحدیث (۱۸۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۹
شرح السنہ (للبنی) قال البغوی:	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۵
شرح السنہ (للبنی) المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۶
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۲۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۹
المسند الجامع	رقم الحدیث (۲۸۶۰)	جلد ۷	صفحہ ۶۷

اتنی ساری خصوصیات کے باوجود ایسے آدمی کی دعا کو شرف قبولیت سے نہیں نوازا جاتا
وجہ واضح ہے کہ اسکا کھانا اسکا پینا اور اسکا لباس حلال کی کمائی سے نہ تھا بلکہ وہ حرام کی کمائی سے
تھا اور حرام خور کی دعا کیسے قبول ہو۔



عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -
 سَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَرِيحَانَتَهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - دَعَا مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيئُكَ.

الترغيب والترهيب قال المحقق:	رقم الحديث (٢٥٩١) حسن	جلد ٢	صفحة ٥٢٥
سنن الترمذی قال الترمذی:	رقم الحديث (٢٥٢٦) هذا حديث حسن صحيح	جلد ٣	صفحة ٢٣٢
صحیح سنن الترمذی قال الالبانی:	رقم الحديث (٢٥١٨) صحیح	جلد ٢	صفحة ٦١٠
الارواء الغلیل قال الالبانی:	رقم الحديث (١٢) صحیح	جلد ١	صفحة ٢٢
سنن النسائی صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (٥٤٢٢) رقم الحديث (٥٤٢٤) صحیح	جلد ٨ جلد ٣	صفحة ٣٢٢ صفحة ٥٢٥
تحفة الاشراف المصنف عبدالرزاق	رقم الحديث (٣٢٠٥) رقم الحديث (٣٩٨٣)	جلد ٣ جلد ٣	صفحة ٦٣ صفحة ١١٤

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے جگر گوشہ اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ اور حضور کے پھول حضرت ابو محمد امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر اس حدیث پاک کو یاد کیا:

جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اسے اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔

-☆-

اطمینان قلب مومن کی متاع بے بہا ہے یہی اطمینان اس کا قیمتی سرمایہ ہے یہی وہ

۱۶۳ صفحہ		المسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۱۱۷۸)
۱۶ صفحہ	جلد ۸	شرح السنۃ للبلغوی رقم الحدیث (۲۰۳۲)
		قال المحقق: اسنادہ صحیح
۷۶ صفحہ	جلد ۳	المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۲۷۱۱)
۳۲۷ صفحہ	جلد ۲	مسند الامام احمد (مفصلاً) / رقم الحدیث (۱۷۲۷)
		قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح
۲۹۸ صفحہ	جلد ۲	صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۷۲۲)
		قال شعيب الارنؤوط: حدیث صحیح
۱۳۳ صفحہ	جلد ۵	المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۷۱۲۸)
۵۲۶ صفحہ	جلد ۵	اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۰۸۱۹)
۲۲۳ صفحہ	جلد ۶	جامع الاصول رقم الحدیث (۲۶۳۲)

سعادت ہے جس کے حصول کیلئے اہل ایمان اپنی جملہ توانائیاں صرف کرتے ہیں۔ حضور رحمت
دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج بالا ارشاد کتنا اہم ہے
دَعْ مَا يَرْيُبُكَ إِلَى مَا لَا يَرْيُبُكَ.

ان چیزوں کو چھوڑ دے جو شک و ریب میں مبتلا کر دیں اور ان چیزوں کو اختیار کرو
جو اطمینان کا باعث بنیں۔

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو بجالانے سے اہل ایمان
کو اطمینان ملتا ہے اللہ اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواہی سے اجتناب سے روح
کو قرار ملتا ہے اس لیے اہل ایمان احکامات خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجالاتے ہیں اور
اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منع کئے ہوئے امور سے اجتناب برتتے ہیں کیونکہ یہی
سعادت عظمیٰ ہے اور اسی میں سکون و اطمینان ہے۔

بعض ایسے امور ہیں جو شبہات کے زمرے میں آتے ہیں عام آدمی کیلئے انکا حلال
و حرام ہونا واضح نہیں ہوتا اس لیے انہیں ایسے امور سے مجتنب ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد گرامی ہے:

الْأَبْدِ كُرِ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ.

سن لیجئے! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

بندہ مومن ذکر الہی سے شاد کام ہوتا ہے اس کی زندگی کی صحسیں اسکی زندگی کی شامیں

اس کے جملہ اوقات ذکر الہی میں بسر ہوتے ہیں وہ غفلت سے دور بہت دور ہوتا ہے اور ایسے

امور کے نزدیک بھی نہیں جاتا جو ذکر الہی میں رکاوٹ بن رہے ہوں کیونکہ اس کی نگاہ میں یہ

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ رہتا ہے:

دَعُ مَا يَرِيْبُكَ اِلَى مَا لَا يَرِيْبُكَ.

سچ میں اطمینان ہے جھوٹ میں قلق و اضطراب ہے۔

ایک بندہ مومن اس حدیث پاک پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ سچ بولتا ہے سچ کا دلدادہ

رہتا ہے اس کی زبان صدق و صفا کی شکر سے شیریں رہتی ہے۔

فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَإِنِيْنَةٌ وَإِنَّ الْكُذِبَ رِيْبَةٌ.

بیشک صدق سراپا اطمینان ہے اور بیشک جھوٹ سرتاپا قلق و اضطراب ہے۔

سچا آدمی جہاں بھی جاتا ہے اس کا دل مطمئن ہوتا ہے اسے کسی قسم کا خدشہ نہیں ہوتا سچ

ہمیشہ اس کی نگرانی نگہبانی کرتا ہے اس کے برعکس جھوٹ بولنے والا ہر وقت مضطرب رہتا ہے

اسے ہر لمحہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں اس کا جھوٹ پکڑا نہ جائے اس لیے وہ قلق و اضطراب میں رہتا

ہے اس حدیث پاک میں اہل ایمان کو تعلیم دی گئی ہے کہ ہمیشہ سچ بولو کہ اس سے اطمینان و سکون

ہے اور جھوٹ سے دور بہت دور رہو کیونکہ یہ قلب اضطراب پیدا کرتا ہے۔

دَعُ مَا يَرِيْبُكَ اِلَى مَا لَا يَرِيْبُكَ.



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْينُهُ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٤٣٤)	جلد ٢	صفحة ٣٥٢
قال احمد محمد شاكر	رقم الحديث (اسناده صحيح)		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٣٢٣٤)	جلد ٣	صفحة ٥٢١
قال المحقق:	حسن		
سنن الترمذى	رقم الحديث (٢٣٢٣)	جلد ٢	صفحة ١٢٢
قال الترمذى:	هذا حديث غريب		
صحيح سنن الترمذى	رقم الحديث (٢٣١٤)	جلد ٢	صفحة ٥٣٠
قال الالبانى:	صحيح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٩٤٦)	جلد ٢	صفحة ٣٨٢
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٢٢٦)	جلد ٣	صفحة ٣٠٢
قال الالبانى:	صحيح		
الموطا امام مالك	رقم الحديث (.....)	جلد ٢	صفحة ٦٨٩
قال المحقق:	والحديث حسن، بل صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٥٢٣٣)	جلد ١١	صفحة ٣١

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی چیزوں کو چھوڑ دے۔

-☆-

یہ دنیا قیام گاہ نہیں گزر گاہ ہے اس خطہ زمین پر ابدی قیام کسی کے مقدر میں نہیں یہاں جو آیا سے ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے یہ وہ اٹل حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے۔ بڑے بڑے زور آور بڑے باجروت حکمران بڑے سیم وزر والے صاحبان ثروت اس قطعہ ارضی پر آئے انہوں نے یہاں اپنی پاؤں جمانے کی کوشش کی لیکن تاریخ شاہد ہے کہ آج تک اس جہاں میں کسی کے پاؤں نہ جم سکے۔

جو آیا بالآخر سے جانا ہے یہ زندگی عارضی زندگی ہے یہ زندگی ناپائیدار زندگی ہے اصل اور حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ.

الدُّنْيَا مَرْعٌ الْآخِرَةُ. دنیا آخرت کی کھیتی ہے یہاں جو بھی بو یا جائے گا کل آخرت میں اس کی کاشت ہوگی ایک بندہ مومن جو اس حقیقت سے کما حقہ آشنا ہے وہ اس جہان رنگ و بو کی قدر کرتا ہے اس سے لمحات کو ضائع نہیں کرتا لایعنی اور فضول کاموں میں اپنا قیمتی اثاثہ تباہ نہیں کرتا۔

جامع الاصول رقم الحدیث (۹۳۰۸) جلد ۱۱ صفحہ ۷۲۹
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۶۳۶) جلد ۸ صفحہ ۴۰

پھر مومن مومن میں فرق ہے وہ بندہ مومن جسکا ایمان واسلام حسین سے حسین تر ہو جائے جو ایمان وایقان کی بہاروں سے آشنا ہو جس کی حلاوت ایمان سب سے نرالی اور جدا ہو ایسا مومن کامل الایمان اپنی اس زندگی کے لمحات کو ضائع نہیں کرتا وہ ایسے امور سے روگرداں رہتا ہے جو اس کی آخرت میں ناکامی کا باعث بنیں وہ ہمہ وقت اور ہمیشہ یاد الہی میں مگن رہتا ہے اس کی حیاة مستعار کے تمام لمحات اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا جوئی میں بسر ہوتے ہیں۔ اسے معلوم ہے کہ اللہ کے فرشتے اس کی تمام حرکات و سکنات کو نوٹ کر رہے ہیں اس کی زندگی کی فائل تیار ہو رہی ہے جسے روز جزا کھولا جائے گا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا فرمایا ہے اور ہم جانتے ہیں جو باتیں اس کے جی میں آتی ہیں اور ہم اس کی رگ جاں سے بھی زیادہ نزدیک ہیں جب لیتے ہیں دو لینے والے ایک اس کے دائیں اور ایک اس کے بائیں بیٹھا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے اس کا کوئی عمل و فعل بلکہ اس کا کوئی خیال بھی پوشیدہ نہیں۔

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْهِمْ شَهُودًا إِذْ تَفَيْضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۚ



عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَادِمِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۵)	جلد ۱	صفحہ ۹۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	حدیث صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۱
قال الترمذی:	هذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۰۰۴)		صفحہ ۲۶۸

ترجمة الحديث:

جناب ابو حمزہ خادم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

-☆-

مومن اخوت کی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں انکا بھائی چارہ عارضی نہیں ہوتا بلکہ یہ اخوت کے مضبوط رشتہ میں منسلک ہوتے ہیں۔

ان المومنون اخوہ. مومن بھائی بھائی ہیں۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۵۹)	جلد ۸	صفحہ ۱۲۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۳۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۰
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنۃ للبعغوی	رقم الحدیث (۳۴۷۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۹
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۱

بھائی بھائی کا خیال رکھتا ہے ایک بھائی اپنے بھائی کی خوشی و غمی میں برابر شریک ہوتا ہے۔ مومن اپنے بھائی کو تکلیف میں مبتلا کرنا تو درکنار بلکہ اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا ہے اگر وہ غم میں مبتلا ہے تو یہ بھی غم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا شَتَّى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى.

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۳۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۲
قال البيهقي:	اخرجاه في الصحيحين من حديث زكريا۔		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۸۷)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۵۴
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد (مختصر)	رقم الحدیث (۱۸۲۷۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۴۸
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۰۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۷۱
مسند ابوداؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۷۹۰)		صفحہ ۱۰۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۸۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۶۰
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۳۴۶۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۴۶
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علیہ علی صحیحہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۱۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰۱
اتحاف السادة المتقين		جلد ۶	صفحہ ۲۵۳

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: مومنین کی مثال آپس میں محبت و مودت کرنے میں ایک دوسرے پر رحم کرنے میں اور ایک دوسرے پر لطف و مہربانی کرنے میں جسم کی مثال ہے جب اس کے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار کے سبب بے آرام ہوتا ہے۔

-☆-

مومن و مسلم اپنے مسلم بھائی کیلئے وہی پسند کرتا ہے جو وہ اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔

ایک اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ ہو:

عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَسَدِ الْقَسْرِيِّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ الْجَنَّةَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَحِبِّ لِأَخِيكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ .

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۳۱۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۱
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
قال الذہبی:	صحیح		
فیض القدر	رقم الحدیث (۲۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۰۶)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۰۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمہ الحدیث:

یزید بن اسد القسری فرماتے ہیں کہ مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم جنت سے محبت کرتے ہو؟ جنت جانا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔

-☆-

مومن یہ نہیں چاہتا کہ اسکا نقصان ہو اس طرح وہ اپنے کسی مومن بھائی کیلئے یہ پسند نہیں کرتا کہ اسکا بھی کوئی نقصان ہو۔ مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اس پر کوئی ظلم کرے اسی طرح وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے مسلم بھائی پر کوئی ظلم کرے اس لیے وہ سب سے پہلے خود اس پر زیادتی کرنے سے باز آ جاتا ہے۔

مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اس سے کوئی وعدہ خلافی کرے اسی طرح وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے کسی مسلم بھائی سے کوئی وعدہ خلافی کرے تو لامحالہ اسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ خود بھی اس سے وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے سامنے کوئی جھوٹ بولے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ بھی کسی کے سامنے جھوٹ نہیں بولتا۔ مومن یہ پسند نہیں کرتا کہ اسکا کوئی ناحق مال چھین لے اسی طرح یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے کسی کلمہ گو بھائی کا کوئی مال چھین لے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اپنے کسی مسلم بھائی کا مال و دولت نہیں چھینتا۔

الغرض یہ وہ حدیث پاک ہے کہ اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو دنگا و فساد دھوکہ دہی اور فریب جھوٹ و غیبت وغیرہ اکثر بیماریوں سے اسلامی معاشرہ نجات پا جائے گا۔



عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثِ الثَّيْبِ الزَّانِي وَالنَّفْسُ
بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (٦٣٨٣)	جلد ٦	صفحہ ٢٥٢١
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٦٤٦)	جلد ٣	صفحہ ٥٠٦
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٥٩٤٤)	جلد ١٣	صفحہ ٣١٦
قال شعيب الارنؤوط: اساده صحیح علی شرط الشيخین			
سنن النسائی	رقم الحديث (٤٤٣٠)	جلد ٨	صفحہ ١٣
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (٤٤٣٥)	جلد ٣	صفحہ ٢٤٦
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٢٢٩)	جلد ٣	صفحہ ٢٥٥
قال احمد محمد شاكر:	اساده صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٩٥٦٤)	جلد ٤	صفحہ ١٣٣
جامع الاصول	رقم الحديث (٤٤٢٩)	جلد ١٠	صفحہ ٢١٣
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (١٦٨١٨)	جلد ٨	صفحہ ٣٣٤
قال المحقق:	اخرجه البخاری و مسلم في الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں مگر ان تینوں میں سے ایک بات کے ساتھ

۱۔ شادی شدہ زانی

۲۔ جان کے بدلے جان

۳۔ (مرتد ہو کر) دین ترک کرنے والا اور مسلمانوں کی جمعیت سے کٹ

جانے والا۔

-☆-

ایک آدمی جب اسلام میں داخل ہوتا ہے اسلام کی آغوش رحمت میں آتا ہے تو اسکا سب کچھ محفوظ ہو جاتا ہے گویا وہ ایک مضبوط قلعہ میں آ گیا ہے اس کی جان اسکا مال اس کی عزت و آبرو سب کچھ محفوظ و مامون ہوتا ہے اگر کوئی فرد اس کی جان و مال کے درپے ہو اس کی عزت و آبرو ضائع کرنا چاہے تو اسلام ایسا نہیں ہونے دیتا بلکہ اسے مکمل تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور اسے سکون و اطمینان کی زندگی گزارنے کی گارنٹی و ضمانت دی جاتی ہے۔

لیکن اگر یہی مسلم کسی مسلم کی جان سے کھیلنے لگے اسکی عزت و آبرو پر ہاتھ ڈالنے لگے تو اسے بھی قطعی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اگر یہ کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیلنے والے ایسے شخص سخت سے سخت سزا ملتی ہے اور بعض اوقات جرم کی سنگینی کی صورت میں اسے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے

پڑتے ہیں اسکی اس حدیث پاک میں یہ صورتیں ہیں
الشیخ الزانی:

وہ شادی شدہ جو شادی شدہ ہونے کے باوجود بدکاری کرے عفت مآب خواتین کی
عزت و آبرو سے کھیلے تو شریعت اسلامیہ میں اسکی معافی کی کوئی صورت نہیں بلکہ ایسے بد باطن
کو سرعام پتھر مار مار کر ختم کر دیا جائے گا۔

النفس بالنفس:

اگر کوئی آدمی ملت اسلامیہ میں کسی کو ناحق قتل کر دے تو اسے بھی جواباً قتل کر دیا جائے گا
اسے شریعت اصطلاح میں قصاص کہتے ہیں اس صورت میں صرف سنی سنائی بات پر یقین نہ کرنا
ہوگا بلکہ حکومت وقت کو مکمل ثبوت مل جائیں اور مقتول کے ورثاء صلح پر راضی نہ ہو تو ایسے قاتل کو قتل
کر دیا جائے گا۔

یاد رہے یہ سزائیں صرف اور صرف حکومت دے سکتی ہے کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی
اجازت نہیں ورنہ وہ ابتری پھیلے گی کہ الامان الحفیظ
التَّارِكُ لِدِينِهِ:

سلطنت اسلامیہ نظریاتی سلطنت ہوتی ہے اس کے نظریات سے انحراف غداری ہے
اور دنیا کے کسی خطہ میں غدار کی سزا موت سے کم نہیں۔ غدار غدار ہے اسے قتل کرنا حکومت کا فرض
ہوتا ہے تو جو بد بخت اسلام قبول کر کے اس سے منحرف ہو جائے مرتد ہو جائے وہ واجب القتل
ہے اسکا قتل کرنا حکومت پر لازم ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثٍ ! رَجُلٌ " كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ
أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ .

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶۵)	جلد ۴	صفحہ ۶۴
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲۵۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۵۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۵۳
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۷۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۸۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۵
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

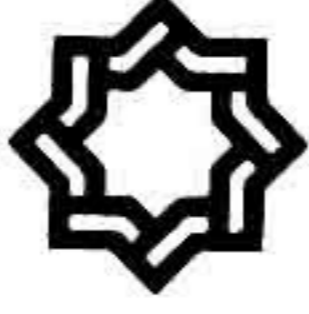
ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
کسی مرد مسلم کا خون بہانا حلال نہیں مگر ان تین صورتوں میں سے ایک میں:

- ۱- مسلمان ہونے کے بعد آدمی کفر اختیار کرے۔
- ۲- شادی شدہ ہونے کے بعد بدکاری کرے۔
- ۳- کسی نفس کو ناحق قتل کر دے۔

-☆-

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۰۲۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۵۵
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح اسنادہ ولم یخرجاہ		
وقال الذہبی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۵۸۲۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۲
شرح السنن للبخاری	رقم الحدیث (۲۵۱۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۲۸
سنن النسائی		جلد ۷	صفحہ ۱۰۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۰۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۹۰
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل		جلد ۷	صفحہ ۲۵۲
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۷۲)		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۸۲)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۵
المسند الجامع	رقم الحدیث (۹۷۰۹)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۶۵



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ
 ضَيْفَهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۷۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۳
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
مسند ابی داؤد الطیالیسی	رقم الحدیث (۲۳۴۷)		صفحہ ۳۰۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۵
قال الترمذی:	هذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۰۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ سراپا خیر بات کرے یا

خاموش رہے۔

جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی تکریم کرے اور جو شخص

اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔

-☆-

صفحہ ۳۱۲	جلد ۱۴	رقم الحدیث (۴۱۲۱)	شرح النیۃ للبعوی
		اخرجه البخاری فی الصحیح	قال المحقق:
صفحہ ۱۶۳	جلد ۸	رقم الحدیث (۲۵۲۵)	ارواء الغلیل
صفحہ ۴۹۸	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۳۰۶۰)	تحفة الاشراف
صفحہ ۲۳	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۵۱۳۱)	تحفة الاشراف
صفحہ ۳۶۴	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۶۱۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:

فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ:

سعید لوگ ہی اپنی زبان کی حفاظت کیا کرتے ہیں وہ زبان سے ایسا کوئی کلمہ نہیں نکالتے جو بعد میں پشمانی کا سبب ہو ان کی زبان صدق کی دلدادہ ہوا کرتی ہے اور انکی زبان ہمیشہ حق و سچ بولا کرتی ہے۔

اللہ رب العزۃ نے انسان پر فرشتے مقرر کیے ہیں جو اسکی حسنات و سیئات لکھتے رہتے ہیں:

اذِتَلَقَى الْمَتَلَقِيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا

لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَزَالَ سَالِمًا مَا سَكَّتْ ، فَإِذَا تَكَلَّمْتَ ، كُتِبَ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ .

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا (اے معاذ!) جب تک تو خاموش رہے گا سالم رہے گا پس جب تو کلام

کرے گا تو (اگر وہ کلام اچھا ہے) تیرے حق میں لکھا جائے گا (اگر وہ کلام برا ہے) تو تیرے

خلاف لکھا جائے گا۔

جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۹

جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۳

رواہ الطبرانی باسنادین ورجال احدھا ثقات

فتح الباری

مجمع الزوائد

قال ہیثمی:

(۱) ق/۱۷، ۱۸

اسلاف میں سے کسی طرف یہ بات منسوب ہے کہ
بولنا اگر چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے۔

یعنی اچھی بات کرنا چاندی ہے لیکن کسی کی غیبت نہ کرنا چغلی نہ کرنا جھوٹ نہ بولنا
معاصی سے بچنا سونا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَمَتَ نَجَا.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٦٢٨١)	جلد ٦	صفحہ ٣٦
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٦٦٥٢)	جلد ٦	صفحہ ٢١٣
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنه البغوی	رقم الحديث (٣١٢٩)	جلد ١٣	صفحہ ٣١٨
قال البغوی:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٥٠٩)	جلد ٣	صفحہ ٢٢٥
قال الترمذی:	هذا حديث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٥٠١)	جلد	صفحہ ٦٠٢
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحديث (٥٣٦)	جلد ٢	صفحہ ٦٢
جامع الاصول	رقم الحديث (٩٣٠٤)	جلد ٩	صفحہ ٦٠٤
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحديث (١٩٣٣)	جلد ١	صفحہ ٥٢٣

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

-☆-

انسان کسی ایسی جگہ جا پہنچا جہاں لوگ ایک دوسرے پر اتہام بازی کر رہے تھے غیبت سے اپنی نیکیاں برباد کر رہے تھے جھوٹ سے اپنی آخرت تباہ کر رہے تھے اگر وہ بندہ مومن اس محفل سے اٹھ کر چلا جائے تو یہ اس کے لیے سراپا خیر و برکت ہوگا اور اسکے سعید ہونے کی علامت ہوگا۔ اگر کسی مجبوری کے تحت ایک یا دو منٹ بیٹھنا پڑ جائے تو انکی کسی گفتگو کی طرف توجہ نہ دے بلکہ سنی ان سنی کر دے اپنے دامن کو ان خصال شر سے مامون و محفوظ رکھے تو ایسا آدمی یقیناً اللہ الکریم کے لطف و کرم کے طفیل نجات پا جائے گا۔

وہ مرد مومن جو کسی مجلس میں بیٹھ کر بھی اہل مجلس کی گفتگو میں شریک نہیں ہوتا بلکہ ان کی لایعنی باتوں سے اعراض کرتا ہے تو وہ ایسا خوفِ خدا کی بنا پر کر رہا ہے اور اس وقت وہ اپنے دل

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۲۳۴) جلد ۳ صفحہ ۵۱۷

قال المحقق: حسن بشواہد

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۸۷۴) جلد ۳ صفحہ ۹۴

قال الالبانی: صحیح

سے پروردگار عالم جل جلالہ کو یاد کر رہا ہے کیونکہ اگر وہ یاد حق سے غافل ہوتا تو یقیناً وہ بھی چغلی وغیبت میں اپنے ہم مجلسوں کے شریک ہو جاتا۔ تو ایسے نیک و صالح آدمی کا ان کے کذب و افتراء میں شریک نہ ہونا اس کے یاد خدا کی دلیل ہے۔ پھر اگر وہ اس کے ساتھ ساتھ زبان قلب و قالب سے اپنے پروردگار کا ذکر بھی کرتا ہے تو وہ سعیدوں کا سعید ہے اور اسکی سعادت و نیک بختی پر رشک کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَأْمِنُ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا قَامُوا مِنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ.

سلسلہ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۲۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۵
قال المحقق: حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۵۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۵
قال الالبانی: صحیح		
سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۳۸۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۵
صحیح ابی داؤد رقم الحدیث (۳۸۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۲
قال الالبانی: صحیح		
الاذکار رقم الحدیث (۷۶۲)		صفحہ ۳۳۳
المستدرک رقم الحدیث (۱۸۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۰
شرح السنۃ البغوی رقم الحدیث (۱۲۵۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۷
قال البغوی: هذا حدیث حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی قوم مجلس برخواست کر کے اٹھی کہ اس مجلس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا یہ تو ایسے ہی ہے جیسے وہ مردہ گدھے سے اٹھے ہوں اور یہ مجلس ان پر حسرت ہوگی۔

-☆-

جو قوم ایک جگہ بیٹھی اس میں طرح طرح کی باتیں ہوتی رہیں اپنے معاملات طے کرتے رہے اپنے مقاصد کے حصول میں مگن رہے مگر وہ اس پوری مجلس میں اللہ کو یاد نہ کر سکے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے مردہ گدھے سے کچھ تناول کر کے اٹھے ہوں۔ الیعاذ باللہ من ذالک۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۱
قال المحقق:	حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۳
قال المحقق:	حدیث صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۷۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۶۹)	جلد ۹	صفحہ ۵۷۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۲۸)	جلد ۹	صفحہ ۵۳۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
فیض القدير	رقم الحدیث (۷۷۸۰)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۰

گدھا پھر مردہ گدھا اس کے نزدیک جانا کوئی بھی سلیم الفطرت پسند نہیں کرتا تو کسی جگہ بیٹھ کر عقل و خرد کی گھتیاں سلجھانا لیکن اللہ کو یاد نہ کرنا یہ مردار گدھے سے ہی اٹھنا ہے اور یہ مجلس و محفل ان کیلئے وبال ہوگی اور اس محفل میں شرکت پر کف افسوس ملیں گے لیکن اس وقت افسوس کرنا ان کے کسی کام نہ آئے گا۔

اکرام الجار:

پڑوسی کی عزت و تکریم کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دین رحمت اس کائنات کو عطا کیا جس میں ہر قسم کی خیر و بھلائی ہے اور اس دین کی برکات سے کوئی بھی محروم نہیں رہا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دین کی برکات و خیرات کو پڑوسیوں کو بھی خوب نوازا ہے۔

عَنْ أَبِي شَرِيحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقِهِ.

المستدرک	رقم الحدیث (۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۷
قال الحاكم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشيخین ولم یخرجاه		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۳۷۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۹
قال الحاكم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشيخین ولم یخرجاه		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۷۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۳۰
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۰۱۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۴۳
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۵۶۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۸
قال البیہقی:	رواه احمد ورجالہ ورجال الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں اللہ کی قسم!
وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون
مومن نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مومن نہیں جس کا پڑوسی اس کی
شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

-☆-

سبحان اللہ! پڑوسیوں کا کس درجہ خیال رکھا جا رہا ہے۔ جو پڑوسیوں کو ایذا دے انہیں
تنگ کرے ان کے سکون کو غارت کرنے کی کوشش کرے ایسا آدمی اس بات کا سزاوار ہے کہ

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۸۸۵)	جلد ۹	صفحہ ۵۰
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۹۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۵۶
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۹۲۳)	جلد ۹	صفحہ ۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۸۶۵)	جلد ۷	صفحہ ۵۲۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۲۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۳۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۰۳۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۵۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

اس سے نعمت ایمان چھین لی جائے۔ العیاذ باللہ جو بدنصیب پڑوسیوں کی دل آزاری کا باعث بنتا ہے اسے اس سخت وعید کا سامنا کرنا ہے تو جو خوش نصیب اپنے پڑوسیوں کی دلجوئی کا باعث بنتا ہے ان کے دلی سکون کا ذریعہ بنتا ہے اس کے وجود سے پڑوسیوں کو قلبی مسرت ہوتی ہے تو یقیناً وہ آدمی باایمان ہے اور اللہ رب العزت ایسے آدمی کو ایمان کی بہاروں سے آشنا فرمائے گا اور اپنے خصوصی کرم سے مالا مال کرے گا۔

اکرام الجار میں یہ بات بھی واضح ہے کہ پڑوسی کا خیال رکھا جائے اس پر احسان کیا جائے بھائی چارہ کی فضا قائم کی جائے اگر اس کے پاس کھانا ہے تو پڑوسی کو محروم نہ رکھا جائے اور پڑوسی کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ.

۱۵۴ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۲۷۴۱)	المعجم الكبير للطبرانی
۵۳ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۲۴۹۰۴)	کنز العمال
۲۷۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۴۹)	سلسلة الاحادیث الصحیحة
۳۳۲ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۷۷۳)	الترغیب والترہیب
		حسن	قال المحقق:
۶۸۳ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۵۶۲)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۵۶۲)
		صحیح لغیرہ	قال الالبانی:
۹۲ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی
		اسنادہ حسن	قال حسین سلیم اسد:
۵۲ صفحہ		رقم الحدیث (۱۱۲)	الادب المفرد

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مومن نہیں جو خود تو سیر ہو اور اسکا پڑوسی بھوکا ہو۔

-☆-

صفحہ ۶۷	رقم الحدیث (۱۱۲)	صحیح الادب المفرد
	صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۶۰۹	رقم الحدیث (۷۳۰۷)	المستدرک للحاکم
جلد ۷	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه	قال الحاکم:
	صحیح	قال الذہبی:
صفحہ ۳۹۲	جلد ۱۰	تاریخ بغداد



إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ ! إِذَا أَطْبَخْتَ مَرَقَةً ،
فَاكْثِرْ مَاءَ هَا وَتَعَاهِدْ جِيرَانَكَ .

صفحة ٣٩		رقم الحديث (١١٢)	الادب المفرد
صفحة ٦٨		رقم الحديث (١١٢)	صحيح الادب المفرد
صفحة ١٨٤	جلد ٥	رقم الحديث (٢٦٢٥)	صحيح مسلم
صفحة ١٢	جلد ٥	رقم الحديث (٤٨٨١)	مجمع الزوائد منبع الفوائد / رقم الحديث (٤٨٨١)
		رجالہ رجال الصحیح	قال البيهقي:
صفحة ٣٥٥	جلد ٣	رقم الحديث (١٣٦٨)	سلسلة الاحاديث الصحيحه / رقم الحديث (١٣٦٨)
صفحة ٢٦٨	جلد ٢	رقم الحديث (٥١٣)	صحيح ابن حبان
		اسناده صحيح على شرط مسلم	قال المحقق:
صفحة ٤٦	جلد ١	رقم الحديث (١٣٩)	المسند الحميدي
صفحة ٢٩٢	جلد ١٥	رقم الحديث (٢١٢٢٣)	مسند الامام احمد
		اسناده صحيح	قال حمزه احمد الزين:
صفحة ٥٠٩	جلد ١٥	رقم الحديث (٢١٢٤٤)	مسند الامام احمد
		اسناده صحيح	قال حمزه احمد الزين:
صفحة ٦٠	جلد ٥	رقم الحديث (٣٣٦٢)	سنن ابن ماجه (١)
		صحيح	قال محمود محمد محمود:

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! جب تم شور با پکانے لگو تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کرو پھر اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔

-☆-

اس حدیث پاک میں پڑوسیوں کا کس درجہ خیال رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے یعنی اگر سالن پکانے لگو تو پانی زیادہ ڈال لو تا کہ شور با زیادہ ہو جائے پھر اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو ہو سکتا ہے کوئی ایسا گھر ہو جس کے چولہے میں آگ نہ جلی ہو تو ایسے گھر میں شور با پہنچاؤ تا کہ وہ بھی کھانا تناول کر سکیں۔

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۳۶۲)	جلد ۵	صفحہ ۶۹
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۳۲۵)		جلد ۳	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۹۵۱)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۴
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۲۳۱۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۵۱
شرح سنن البغوی	رقم الحدیث (۱۶۸۹)	جلد ۶	صفحہ ۱۹۷
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کس قدر پڑوسیوں کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے ملاحظہ ہو:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

۳۷ صفحہ		رقم الحدیث (۱۰۵)	الادب المفرد
۶۶ صفحہ		رقم الحدیث (۱۰۵)	صحیح الادب المفرد
۳۷ صفحہ		رقم الحدیث (۱۰۴)	الادب المفرد
۶۵ صفحہ		رقم الحدیث (۱۰۴)	صحیح الادب المفرد
۲۵۲ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۸۰۷)	مسند البزار
		هذا السناد حسن	قال البزار:
۵۱۱ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۱۳۳۲)	الکامل لابن عدی
۲۱۷ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۲۷۸۵)	شرح مشکل الآثار
		اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	قال المحقق:
۷۶۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۵۱۵۱)	سنن ابی داؤد
۲۶۳ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۵۱۵۲)	صحیح سنن ابی داؤد
		صحیح	قال الالبانی:
۲۱۹ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۳۶۷۳)	سنن ابن ماجہ (۱)
		الحدیث متفق علیہ	قال محمود محمد محمود:
۲۵۸ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۳۶۷۳)	سنن ابن ماجہ (۲)
		اسنادہ صحیح	قال بشار عوار معروف:
۲۱۶ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۷۴۱)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۴۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۴۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۷
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ حسن وهو حدیث صحیح		
شرح السنۃ البغوی	رقم الحدیث (۳۴۸۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۷۱
شرح السنۃ البغوی	رقم الحدیث (۳۴۸۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۷۱
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علیہ صحیح		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۶۰۹)	جلد ۶	صفحہ ۴۵۰
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۲۲۴)	جلد ۷	صفحہ ۴۴
قال البیہقی:	اخرجه البخاری ومسلم فی الصحیح		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۲۲۵)	جلد ۷	صفحہ ۴۴
قال البیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۱۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰۲
مسند الزوار	رقم الحدیث (۱۸۹۷)		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۵۳۱)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۲
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۲۵۹۰)	جلد ۸	صفحہ ۶۵
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۴۸۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۸۲۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۶۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۴۱۶)	جلد ۱۷	صفحہ ۶۲۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۹۵۲۷)	جلد ۸	صفحہ ۷۳
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۹۵۲۹)	جلد ۸	صفحہ ۷۳
قال للبیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۹۵۶۲)	جلد ۸	صفحہ ۸۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۷۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۵۷۰)		جلد ۲	صفحہ ۶۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۳۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۳۵

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل امین مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے کہ مجھے گمان ہونے

لگا کہ اللہ تعالیٰ پڑوسی کو پڑوسی کا وارث بنا دے گا۔

أَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ وَابْنِ

السَّبِيلِ وَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَلًا فَخُورًا.

اکرام الضیف:

عَنْ أَبِي شَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُهُ أُذْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ

وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۱۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۰۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸
مسند الامام احمد		جلد ۶	صفحہ ۳۸۵
مسند الامام مالک		جلد ۲	صفحہ ۲۲-۹۲۹
شعب الایمان للبیہقی			

ترجمة الحديث:

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری دونوں آنکھوں نے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے سنا جب حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - گفتگو فرما رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا:

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۹ (عن ابوسعید خدری)
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۵۹۴)		جلد ۲	صفحہ ۶۹۲
قال الالبانی:	صحیح لغيره		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۵۸۹)		جلد ۲	صفحہ ۶۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۶۷۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)			
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۴۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۶۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۳۳۰
قال البيهقي:	رواه البخاری فی الصحیح		

جو اللہ اور یوم آخر (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اس کے جائزہ تک اکرام کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! اسکا جائزہ کیا ہے؟ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسکا جائزہ ایک دن اور ایک رات ہے۔

فرمایا: ضیافت تین دن ہے اور اسکے بعد (تین دن کے بعد) وہ صدقہ ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَى عِنْدَهُ حَتَّى يُؤْتِمَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يُؤْتِمُهُ؟ قَالَ: يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يُقْرِيهِ بِهِ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

ضیافت تین دن ہے

اور اسکا جائزہ ایک دن اور ایک رات ہے

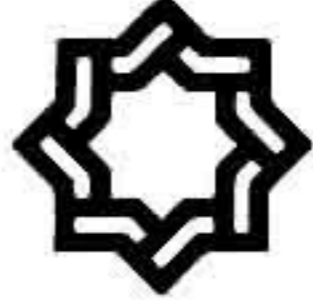
اور اسکے بعد جو اس میزبان نے مہمان پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے

مہمان کیلئے روا نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے گنہگار کر دے۔

صحابہ نے عرض کی

مہمان اپنے میزبان کو کیسے گنہگار کرے گا۔ تو حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا اس کے پاس اتنا قیام کرے کہ اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس سے اسکی ضیافت کرے۔

-☆-



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۶۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۲۹)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۹
قال المحقق:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۲۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۰
قال المحقق:	رواہ البخاری فی صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۲۰۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۶
قال الالبانی:	صحیح		
شعب الایمان	رقم الحدیث (۸۲۷۷)	جلد ۶	صفحہ ۳۰۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی
 (یا رسول اللہ!) مجھے نصیحت کیجئے۔
 آپ نے فرمایا: غصہ مت کیا کرو۔
 تو اس نے اپنا سوال کئی مرتبہ دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا
 غصہ نہ کیا کرو۔

-☆-

غضب کتنی قبیح چیز ہے انسان کو جب غصہ آتا ہے وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے اس کی
 عقل و حواس اس کے قابو میں نہیں رہتے۔ انسان دیگر لوازمات سے جن خصوصیات کی بنا پر ممتاز
 ہے ان میں ایک اہم خصوصیت عقل ہے۔ عقل ہی کے بل بوتے پر تمام امور سرانجام دیتا ہے۔
 اگر انسان میں عقل نہ رہے غور و فکر کی قوت سلب ہو جائے تو اس میں اور ایک حیوان میں کیا فرق
 رہ جاتا ہے۔

جو چیز انسان سے اسکا حسن، عقل چھین لے انسان سے اسکی قیمتی متاع غصب کر لے
 اس جیسی قبیح چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس لیے حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
 اقدس میں جب ایک آدمی وصیت و نصیحت کی درخواست کرتا ہے تو آپ اسے یہی فرماتے
 ہیں لا تَغْضَبْ غَصَبًا كَرًا۔ وہ بار بار اپنا سوال دہراتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار اسے
 یہی جواب مرحمت فرماتا ہے کہ لا تَغْضَبْ غَصَبًا كَرًا۔

شرکاجامع:

عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَوْصِنِي قَالَ : لَا تَغْضَبُ قَالَ الرَّجُلُ تَفَكَّرْتُ حِينَ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ .

ترجمة الحديث:

حمید بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے بیان فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا تغضب غضب سے دور رہو۔ اس صحابی کا بیان ہے میں نے غور و فکر کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا (توبات بالکل واضح ہوئی) کہ غضب تمام شرکاجامع ہے۔

۲۳۹ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۰۲۷)	الترغیب والترہیب
		حسن	قال المحقق:
۲۵ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۷۲۶)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۷۲۶)
		صحیح	قال الالبانی:
۵۲۵ صفحہ	جلد ۱۶	رقم الحدیث (۲۳۰۶۲)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۱۸۰ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۲۰۲۷۸)	اسنن الکبریٰ للبیہقی

”شُر“ ایک سلیم الفطرت انسان سے اس کا سکون چھین لیتی ہے۔ شر کے ہوتے ہوئے بندگی کے کیف میں فتور آ جاتا ہے بندہ مومن سے اس کا ذوق و سکون رخصت ہو جاتا ہے تو غور کیجئے جو ایک شر نہیں بلکہ جامع الشر ہے کہ وہ مجسم شر ہے جس کے اندر تمام شر جمع ہو جاتے ہیں اس کے ہوتے ہوئے انسان کا کتنا نقصان ہوتا ہوگا۔

اس مجسم شرکی موجودگی میں اس کے ذوق و سکون اور حلاوت عبادت پر کتنی ضربیں لگتی ہونگی۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مجسم شرکی نشان دہی فرما کر اپنی امت کو بے پناہ نقصانات سے بچانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اب اگر کوئی سعید و نیک بخت اس حدیث پاک پر عمل کر کے اپنی بقیہ زندگی غضب سے کنارہ کش ہو کر گزارتا ہے تو یقین رکھے وہ آدمی اپنے دامن میں بے پناہ سعادات کو سمیٹے ہوئے ہے اور اس کا وجود خیرات برکات سے معمور ہے۔

حالتِ غضب میں نبوی ہدایت:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ : إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ ، فَلْيَجْلِسْ ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَالْأَفْلِيضُ طَجِعَ .

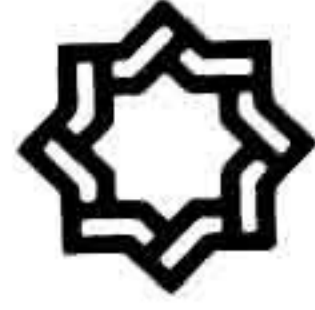
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۶۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۵
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۳۵)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۹۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی غصہ میں آجائے اس حال میں کہ وہ کھڑا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے اسکا غصہ جاتا رہے (تو فبھا) ورنہ لیٹ جائے۔

-☆-

۳۰۹ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۸۲۸۴)	شعب الایمان
۴۴۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۴۰۶۰)	الترغیب والترہیب
		حسن	قال المحقق:
			صحیح الترغیب والترہیب
			قال الالبانی:
۵۰۱ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۵۶۸۸)	صحیح ابن حبان
			قال شعيب الارنؤوط: حدیث صحیح
۱۶۲ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۳۵۸۴)	شرح السنۃ البغوی
۱۳۶ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۱۲۹۹۵)	مجمع الزوائد
		رجالہ رجال الصحیح	قال السیثمی:



عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۵۸۸۳)	جلد ۱۳	صفحة ۱۹۹
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرط البخاری		
صحیح مسلم	رقم الحديث (۱۹۵۵)	جلد ۴	صفحة ۲۰۱
مسند ابی داؤد الطالسی	رقم الحديث (۱۱۱۹)		صفحة ۱۵۲
المصنف عبدالرزاق	رقم الحديث (۸۶۰۴)	جلد ۴	صفحة ۴۹۲
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۲۷۱۵)	جلد ۳	صفحة ۱۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۲۸۱۵)	جلد ۲	صفحة ۱۸۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۷۰۴۹)	جلد ۱۳	صفحة ۲۶۸
قال حمزه احمد الزین:	اسناده صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (۱۴۱۴)	جلد ۳	صفحة ۱۰۵
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو عمدہ طریقے سے برتاؤ کا حکم دیا ہے۔ پس جب تم (جہاد میں اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر) کسی کو قتل کرو تو اس عمل قتل کو بھی عمدگی سے نبھاؤ (یعنی اس کی شکل و صورت مت بگاڑو وغیرہ)

اور جب تم کوئی جانور ذبح کرنے لگو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تم میں سے (ذبح

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۲۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۴۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۵۵۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۸۱۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۰
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲۳۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۹۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۲

کرنے والا) کوئی بھی آدمی ہو اسے چاہئے کہ اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو راحت دے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات مبارکہ کس درجہ نکھری اور صاف ہیں ان تعلیمات میں انسانیت کا حسن و ابلا ہوتا ہے یہ دین حق ہر حال میں حسن و خوبی کا مرقع ہے یہ اپنے ماننے والوں کو تھذیب و شائستگی کا درس دیتا ہے۔

اس تعلیمات میں کس قدر اہم تعلیم ہے کہ اگر کسی کو جان سے بھی مارنا ہے یعنی اس نے ایسا جرم کیا ہے کہ اب شریعت اس کی جان لینے کی اجازت دیتی ہے تو اس حالت میں بھی شائستگی اور عمدگی کو نہ چھوڑو۔

میدان جہاد میں جب مسلم اعلیٰ کلمۃ اللہ کے خاطر اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن سے نبرد آزما ہوتا ہے اگر اس وقت اس کے مقابل کوئی کافر و مشرک آئے گا تو وہ مسلم اس پر حملہ کرے گا اور اس ناسور کو ختم کرنے کی سعی کرے گا لیکن اس کیلئے بھی واضح ہدایات موجود ہیں کہ اس کا مثلہ نہ کیا جائے یعنی اس کی شکل نہ بگاڑی جائے اس کے کان ناک کاٹنے کی اجازت نہیں اس کی آنکھیں نکالنے کی اجازت نہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ
قَالَ لَهُمْ لَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

صفحہ ۳۳ جلد ۱۲

رقم الحدیث (۱۷۳۱)

صحیح مسلم

صفحہ ۳۹۳ جلد ۳

رقم الحدیث (۲۸۵۸)

سنن ابن ماجہ (۱)

الحدیث حسن صحیح اسنادہ حسن

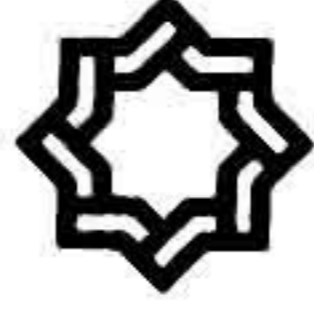
قال محمود محمد محمود:

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۸۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴
قال بشار عواد معروف: اسنادہ صحیح			
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۸
قال الالبانی: حسن صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۲۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۰۳
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۰۱۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۷۰
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۰۱۲)	جلد ۱۴	صفحہ ۶۹
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۴
صحیح سنن ابی داؤد			
قال الالبانی:			
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۴۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۴
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۴۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۶
المسند الجامع	رقم الحدیث (۵۳۹۵)	جلد ۷	صفحہ ۵۰۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۳۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۲
قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
شرح السنہ (للبنی)	رقم الحدیث (۲۶۶۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱
قال البغوی: هذا حدیث صحیح اگرچہ مسلم			
السنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۱۷۹۴۹)		جلد ۹	صفحہ ۸۴
قال البيهقي: رواه مسلم في الصحيح			

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی لشکر فی سبیل اللہ جہاد کیلئے روانہ کرتے تو انہیں حکم ارشاد فرماتے کہ کسی کا مثلہ نہ بنایا اور کسی ولید کو قتل نہ کرنا۔

یہ کتنی پیاری تعلیم ہے اور شرف انسانیت کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہے۔ جنگ و جدل میں دشمن ہر طرح کا نقصان پہنچاتا ہے بلکہ جب انسان دشمن کو قابو میں لیتا ہے تو جذبہ انتقام میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے پھر بسا اوقات اس سے وہ حرکات سرزد ہوتی ہیں جو انسانیت کے ماتھے پر بد نما داغ بن جاتی ہیں لیکن محسن انسانیت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کے موقع پر آپے سے باہر ہونے پر کاری ضرب لگائی ہے۔ جذبہ جہاد اپنی انا کی تسکین کیلئے نہیں بلکہ یہ جہاد صرف اور صرف اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ہے اور جب اللہ کی رضا کیلئے کام ہوگا تو پھر اس کی شریعت اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر بھی عمل ہوگا۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے مجاہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوران جہاد بھی شرف انسانیت کا خیال رکھا اور انسانی عزت و تکریم کو ہر جگہ مقدم جانا۔



عَنْ أَبِي ذَرِّ جُنْدَبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللَّهَ
حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمُحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسِ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢١٢٥١)	جلد ١٥	صفحة ٥٠١
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (١٩٩٣)	جلد ٣	صفحة ٣٩٤
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحيح سنن الترمذی	رقم الحديث (١٩٨٤)	جلد ٢	صفحة ٣٤٣
قال الالبانی:	حسن		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٥٠٨٣)	جلد ٣	صفحة ١٣٠٩
سنن الدارمی	رقم الحديث (٢٤٩١)	جلد ٢	صفحة ٢١٥
المعجم الاوسط	رقم الحديث (٣٤٤٩)	جلد ٣	صفحة ٣١
حلیة الاولیاء		جلد ٢	صفحة ٣٤٦
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (٣٦٢٣)	جلد ٢	صفحة ٢٠
قال المحقق:	حسن		
جامع الاصول	رقم الحديث (٩٣٣٣)	جلد ١١	صفحة ٦٩٢
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١١٣٦٦)	جلد ٨	صفحة ٢١٤

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور (اگر خدا نخواستہ برائی ہو جائے تو فوراً) برائی کے بعد نیکی کرو یہ نیکی اس برائی (کے اثراتِ بد) کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسنِ خلق سے برتاؤ کرو۔

-☆-

اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ:

تقویٰ کی تعریف حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی سنئے۔
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :
 اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ قَالَ أَنْ يُطَاعَ فَلَا يُعْصَى وَيُذَكَّرَ فَلَا يُنْسَى.

ترجمة الحديث:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۲۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۲
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۸۹۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۵۰۱)	جلد ۹	صفحہ ۹۳
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۵۰۲)	جلد ۹	صفحہ ۹۳
الدر المنثور		جلد ۲	صفحہ ۱۰۵

کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس طرح کی جائے کہ اس کی نافرمانی نہ ہو اور اس کو یاد کیا رکھا جائے کہ اس کوئی یاد کو فراموش نہ کیا جائے۔

جو انسان جو بندہ مومن ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگا رہے اس کی نافرمانی کا تصور بھی نہ آنے پائے اور وہ اللہ تعالیٰ کو یوں یاد کرے کہ نسیان کا گزرتک نہ ہو وہ حقیقی تقویٰ کی دولت سے آراستہ ہے اور وہی شرعی اصطلاح میں متقی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی کتنا اہم ہے

اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ.

جہاں بھی اللہ ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اس کی فرمانبرداری کرو اطاعت کو لازم پکڑو اور اس کی یاد کے دیپ روشن کرو۔

بندہ مومن اگر مسجد میں ہے تو تقویٰ سے آراستہ ہو کیونکہ وہ مسجد میں بھی اس کی اطاعت کیلئے آیا ہے سر بندگی جھکانے کیلئے آیا ہے اس کا رکوع و سجود اسکی مناجاتیں یہ سب کچھ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اس کی عبادت میں ریاکاری کا دخل نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ریاکاری اور دکھلاوے سے علیم و خبیر اللہ نے منع فرمایا ہے۔

وہ بازار ہے پھر بھی تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہے وہ سامان بیچتے یا خریدتے کسی کو دواؤں نہیں لگاتا کسی سے دعا و فریب نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے سارے امور یوں سرانجام دیتا ہے کہ اللہ ذوالجلال اسے دیکھ رہا ہے وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ سے سرشار ہو کر تجارت کرتا ہے پھر وہ ہر لمحہ ہر گھڑی ذکر الہی کے مزے لیتا ہے اسکے ذکر کی تار کسی لمحہ بھی ٹوٹنے نہیں پاتی۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ارادتمند

کو ان الفاظ سے وصیت فرمائی:

ہتھ کارول دل یارول

ہاتھ تو کام کریں لیکن دل یاد مولیٰ سے سرشار رہنا چاہیے۔ یہی وہ عظیم لوگ ہیں جو تقویٰ سے آراستہ ہیں بلکہ ان کی زندگی کا حاصل رضائے پروردگار ہے اور ان کے شب و روز اللہ الواحد کی اطاعت و اسکی یاد میں بسر ہوتے ہیں۔ بندہ اعزہ و اقارب کی محفل میں ہو یا دوست و احباب کی محفل میں اپنے بچوں میں بیٹھا ہو یا اپنے اہل خانہ کے پاس کسی بھی حالت میں وہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے باہر نہیں نکلتا بلکہ وہ ہر لمحہ یاد خدا میں مگن رہتا ہے اور اسکے دل سے یاد الہی کے انوار پھوٹتے ہیں۔

اتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اقِمِ الصَّلَاةَ طَرْفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّئَاتِ وَذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ.

صلاة قائم کرو دن کے اطراف میں اور رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے۔

گناہ تاریکی اور ظلمت ہے نیکی نور اور روشنی ہے۔ گناہ کرنے سے خالق و مالک ناراض ہوتا ہے اور نیکی کرنے سے اعمال صالحہ کے بجالانے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ وَثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ: الَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٣٩٥)	جلد ٢	صفحة ١٤٨
قال المحقق:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٣١٥)	جلد ١	صفحة ٢١٦
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داود	رقم الحديث (١٥٢١)	جلد ٢	صفحة ٣٦١
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (١٥٢١)	جلد ١	صفحة ٢١٦
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٠٦)	جلد ١	صفحة ٣٠٢
قال الترمذی:	حديث على حديث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٠٦)	جلد ١	صفحة ٢٣٢
قال الالبانی:	حسن		
عمل اليوم والليله	رقم الحديث (٣٦١)		صفحة ٣٢٠
شرح النزه للبغوی	رقم الحديث (١٠١٥)	جلد ٢	صفحة ١٥١
قال البغوی:	هذا حديث حسن		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٣٢٢)	جلد ١	صفحة ٣٨٠
موراد الظمان	رقم الحديث (٢٣٥٢)	جلد ٨	صفحة ١٠٣
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٦٦١٠)	جلد ٥	صفحة ٣٠٠
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٦٢٣)	جلد ٢	صفحة ٣٩٠
قال المحقق:	حسن		
مسند ابی يعلى الموصلى	رقم الحديث (١١)	جلد ١	صفحة ٢٣
قال المحقق:	اسناده صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوبکر الصديق رضى الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی گناہ کرے پھر وضو کرے پھر صلاۃ ادا کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ

تعالیٰ اس آدمی کی مغفرت فرمادے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

الَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا

لذُنُوبِهِمْ.

صفحہ ۱۱	جلد ۱	رقم الحدیث (۱)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی
صفحہ ۲۰۶	جلد ۴	رقم الحدیث (۱۰۱۶۸)	کنز العمال
صفحہ ۴	جلد ۱	رقم الحدیث (۴)	المسند حمیدی
صفحہ ۳۸۷	جلد ۲		المصنف ابن ابی شیبہ
صفحہ ۱۶۵	جلد ۱	رقم الحدیث (۲)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۱۸۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۸)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۱۸۹	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۶)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۶۴۳	جلد ۹	رقم الحدیث (۷۱۳۳)	المسند الجامع

وہ لوگ جو کسی فاحشہ کا ارتکاب کر لیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اللہ کو یاد کریں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔

نیکی گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ نیکی کا نور گناہوں کی ظلمت کو ختم کر دیتا ہے۔

عَنْ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا پھر فرمایا:

میں نے دیکھا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرح (وضو فرمایا) پھر فرمایا جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں کہ ان دو رکعتوں میں اپنے نفس سے باتیں نہ کیں تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

-☆-

سبحان اللہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنے سے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہ وضو یہ دو رکعت نیکی ہے جس نے گناہ کو مٹا دیا ہے۔ نیکی کا نور گناہ کی ظلمت پر غالب آ جاتا ہے۔ بہر حال اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۴

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۴
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۴
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۲۷۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۱۹)		صفحہ ۳۳۸
قال المحقق:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۸۲)		جلد ۱	صفحہ ۱۸۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اسْبَاغُ الْوُضُوءِ
 عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَالِكُمْ
 الرِّبَاطُ، فَذَالِكُمْ الرِّبَاطُ، فَذَالِكُمْ الرِّبَاطُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۰۳۸)	جلد ۳	صفحة ۳۱۳
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرط مسلم		
الموطا امام مالك	رقم الحديث (۵۵)	جلد ۱	صفحة ۱۳۹
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحة ۲۸۷
صحیح ابن خزيمه	رقم الحديث (۵)	جلد ۱	صفحة ۶
شرح السنة للبخاری	رقم الحديث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحة ۳۲۰
قال المحقق:	هذا الحديث صحیح اخرجہ مسلم		
سنن النسائی	رقم الحديث (۱۳۳)	جلد ۱	صفحة ۱۱۲
صحیح سنن انسائی	رقم الحديث (۱۳۳)	جلد ۱	صفحة ۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (۵۱، ۵۲)	جلد ۱	صفحة ۱۱۸
قال الترمذی:	حديث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۵۱)	جلد ۱	صفحة ۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۰۰۸)	جلد ۸	صفحة ۱۲۶
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۲۲۸)	جلد ۱	صفحة ۲۳۹
قال محمود محمود:	الحديث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اسی کے ذریعے درجات کو بلند فرماتا ہے؟

وہ ہے

جو لمحات نفس پر شاق گزریں ان میں مکمل اور خوشدلی سے وضو کرنا
مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا
صلوات کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا
سن لیجئے! یہی رباط ہے، یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ :

نفس انسانی آرام طلب ہے۔ کوئی بھی نیک کام کیا جائے تو نفس اس کے لئے آسانی سے مائل نہیں ہوتا۔ لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس پر بہت شاق گزرتا ہے۔

۱۔ موسم سرما میں گرم بستر چھوڑ کر عبادت الہی کے لئے اٹھنا نفس کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۴۷) جلد ۱ صفحہ ۱۳۳

قال الالبانی: حسن صحیح

سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۳۸۶) جلد ۱ صفحہ ۱۳۳

تحفة الاشراف رقم الحدیث (۱۴۰۸۷) جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۷

اگر ان اوقات میں انسان بستر سے اٹھے ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو یقیناً یہ پانی جہنم کے شعلوں کو سرد کر دے گا اور یہی وضو جنت میں بلند درجات کا زینہ بنے گا۔

۲۔ کسی بندہ مومن کو جسمانی تکلیف ہے اور یہ تکلیف اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن مومن کے ایمان کی حلاوت اسے مجبور کرتی ہے کہ وضو کیا جائے اور اللہ کے حضور سر بندگی جھکایا جائے۔

۳۔ بندہ مومن کسی کاروباری مصروفیات میں ہے یا کہیں معاملات سلجھا رہا ہے یا تکرار علم کی بنا پر فرصت نہیں، نفس کو ان لمحات میں بڑا گراں گزرتا ہے کہ وضو کیا جائے اور صلاۃ ادا کی جائے بلکہ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ایسے امور میں وقت صرف کر کے اپنا نقصان نہ کیا جائے لیکن جذبہ ایمانی ان سب چیزوں کو نظر انداز کرتا ہے جس اللہ نے لاکھوں انعامات و اکرامات سے نوازا اس کی بارگاہ میں با وضو ہو کر سجدہ ریز نہ ہونا انتہائی ناشکری ہے۔ یہی جذبہ ان مصروفیات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ کی رضا کی طلب میں وضو کرنے پر مجبور کر کے علیم و خبیر جل جلالہ کی بارگاہ اقدس میں کھڑا کر دیتا ہے۔

اگر

ایسے افراد کے گناہ اللہ تعالیٰ مٹا دے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کر دے تو اس میں حیرانگی کی کونسی بات ہے۔

اس حدیث پاک کے آخر میں

فَذَالِكُمْ الرَّبَّاطُ، فَذَالِكُمْ الرَّبَّاطُ، فَذَالِكُمْ الرَّبَّاطُ.

آیا ہے اس کے دو مفہوم ذکر کئے گئے ہیں۔

۱۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اسی غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔ ان امور کو رباط قرار دے کر گویا یہ فرمایا گیا کہ ان امور کو سرانجام دینا جہاد کا ثواب پانا ہے۔

۲۔ رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو باندھا جائے۔

ان معنی کو مد نظر رکھیں تو مفہوم ہوگا

یہی امور ہیں جو انسان کو باندھے رکھتے ہیں تاکہ وہ گناہوں کی طرف نہ جائے اور اللہ کی نافرمانی سے باز رہے۔

جو بندہ مومن ان احکامات الہیہ پر عمل پیرا ہو تو کوئی بعید نہیں کہ رحیم و کریم اللہ انہیں جہاد کا ثواب بھی عطا فرمائے اور انہیں گناہوں سے بھی محفوظ رکھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ
إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۱
صحیح ابن حبان (مختصر) / رقم الحدیث (۳۴۳۲)	رقم الحدیث (۳۴۳۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۸
قال المحقق:	إسناده صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۸۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۹۸
قال حمزه احمد الزین:	إسناده صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۰۷۳)	جلد ۹	صفحہ ۳۹۶
قال حمزه احمد الزین:	إسناده صحیح		

۱۶۳ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۹۲۵۹)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۱۱۴ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۸۱۷)	مسند الداری
		اسنادہ صحیح	قال المحقق:
۵۰۱ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۸۵۰۶)	سنن الکبریٰ للبیہقی (مختصر) / رقم الحدیث (۸۵۰۶)
		راوہ البخاری فی الصحیح	قال البيهقي:
۱۸ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۴۵۱)	الترغیب والترہیب
		صحیح	قال المحقق:
۵۸۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۹۹۲)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹۹۲)
		صحیح	قال الالبانی:
۱۵۶ صفحہ	جلد ۴		سنن النسائی
۱۱۸ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
۴۳۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۷۲)	سنن ابی داود
۳۷۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۷۲)	صحیح سنن ابی داود
		صحیح	قال الالبانی:
۱۵۵ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۶۸۳)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
۳۶۹ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۸۳)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان و احتساب سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے ایمان و احتساب سے رمضان کی راتوں میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے ایمان و احتساب سے لیلة القدر میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

سنن ابن ماجہ (۱) (مختصراً) / رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۷
قال المحقق:	الحدیث صحیح	
سنن ابن ماجہ (۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح	
صحیح سنن ابن ماجہ	جلد ۲	صفحہ ۵۸
قال الالبانی:	صحیح	
ارواء الغلیل (مختصراً)	جلد ۳	صفحہ ۱۴
قال الالبانی:	صحیح	
مشكاة المصابیح	جلد ۱	صفحہ ۶۱۰
قال المحقق:	متفق علیہ	



عَنْ حَبْرِ الْأُمَّةِ أَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ
 كَلِمَاتٍ: أَحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ
 اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ
 بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ لَكَ وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ
 يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْكَ رُفِعَتْ
 الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ "صَحِيحٌ" - وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ
 أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ تَعَرَّفْ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفَكَ فِي الشَّدَةِ
 وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبِكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاعْلَمْ
 أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ الْفَرْجَ مَعَ الْكُرْبِ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

المعجم الاوسط	رقم الحديث (٥٣١٤)	جلد ٣	صفحة ١١٩
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٥٢٣)	جلد ٣	صفحة ٢٣١
قال الترمذی:	حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٥١٦)	جلد ٢	صفحة ٢٠٩
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حَبْرُ الْأُمَّتِ ابوالعباس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:

میں حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اے لڑکے! میں تجھے چند باتوں کی تعلیم دیتا ہوں (انہیں یاد رکھنا): اللہ کا دھیان رکھ وہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا اور جب تو کچھ مانگنا چاہے تو اللہ سے مانگ اور جب تجھے مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ۔

اس بات کو پیش نظر رکھ اگر ساری قوم اس مقصد کیلئے اکٹھی ہو جائے کہ تجھے کچھ نفع پہنچائیں تو جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا اس کے سوا نفع نہیں پہنچا سکتے۔

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۵۳۰۲)	جلد ۳	صفحة ۱۲۵۹
قال الالباني:	حديث صحيح		
المستدرک للحاکم	رقم الحديث (۶۳۵۷)	جلد ۴	صفحة ۶۹۸
تاریخ بغداد	رقم الحديث (۸۲۵۷)	جلد ۱۲	صفحة ۱۲۵
حلیة الاولیاء		جلد ۱	صفحة ۳۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۶۶۹)	جلد ۳	صفحة ۱۹۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۵۳۱۵)	جلد ۴	صفحة ۳۸۲
شعیب الایمان للبیہقی	رقم الحديث (۱۹۵)	جلد ۱	صفحة ۲۱۶

اگر ساری قوم اس مقصد کیلئے اکٹھی ہو جائے کہ تجھے کچھ (جانی یا مالی) نقصان پہنچائیں تو اس کے سوا تجھے کچھ ضرور نہیں پہنچا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔
(فیصلہ کرنے والے) قلم اٹھا لیئے گئے اور صحیفوں کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔
اور غیر ترمذی کی روایت میں ہے: اللہ کی طرف دھیان کر تو اسے اپنے آگے پائے گا۔
خوشحالی کے زمانہ میں اللہ کی طرف میلان رکھو وہ تنگدستی میں تیری طرف (خصوصی) توجہ فرمائے گا۔

اور اس بات کو بھی پیش نظر رکھ جو مصیبت تجھ سے ٹل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہ تھی اور جو مصیبت تجھ پر آ کر رہی وہ تجھ سے ٹلنے والی نہ تھی۔
یہ بھی جان لے (اللہ کی طرف سے) مدد صبر کے ساتھ اور کشائش تنگی کے ساتھ ہے اور یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

-☆-

إِحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ:

اللہ کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔

اللہ کی حفاظت کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حفاظت کرو۔ اس کے اوامر کو بجا لاؤ، اس کے نواہی سے مجتنب رہو۔ بندہ جب اوائل عمری میں اللہ کے اوامر کو بجالاتا ہے اس کے نواہی سے اجتناب برتا ہے تو قادر و قیوم اللہ اس پر یہ کرم کرتا ہے کہ جب اسکی عمر ڈھلنے لگتی ہے اللہ اسے اپنی یاد کی مزید توفیق عطا فرماتا ہے اور جیسے جیسے عمر ناپائیدار اختتام کی طرف بڑھتی ہے اسکا ذوق عبادت ترقی کرتا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عالم

جوانی میں پیکر شرم و حیا تھے اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی ترجیحات و خواہشات قربان کرتے تھے جب کریم اللہ نے جواباً ان پر کرم کیا تو وہ روزانہ ایک قرآن کریم تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

عارف باللہ قدوة الاولیاء حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد میں حضرت خواجہ محمد اکبر علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے اوامر کی پاسداری کی، اسکے نواہی سے مجتنب رہے تو اللہ تعالیٰ نے یوں کرم کیا کہ روزانہ قرآن کریم ختم کر لیا کرتے تھے۔ انکے تلاوت قرآن کا بیان بڑا انوکھا ہے۔ ملاحظہ ہو:

یہ پیکر صدق و صفا صبح اپنے معمولات سے فارغ ہو کر کھیتوں کی طرف روانہ ہو جاتے بیلوں کی جوڑی کے پیچھے ہل پر ہاتھ رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے جو نہی تلاوت قرآن کے لئے بسم اللہ کرتے بیل خود بخود حرکت میں آ جاتے پھر نہ اللہ والے کی زبان تھمتی اور نہ ہی بیل رکتے۔ یہ سلسلہ دو پہر تک جاری رہتا اور جب آپ قرآن کی آخری سورت کے آخری لفظ والناس تک پہنچتے بیل خود بخود ٹھہر جاتے۔

عشقِ الہی کی آگ میں جلا ہوا یہ وجود جب کلام الہی کی تلاوت شروع کرتا تو ہر طرف سناٹا چھا جاتا جس کی آنکھوں میں جمالِ الہی کا خمار ہو اور زبان و قلب میں انوار الہیہ کی چاشنی ہو اس کی تلاوت کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

جیسے ہی چشمہ تسلیم و رضا سے دھلی ہوئی یہ زبان کھلتی کھیت کے چاروں طرف لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو جاتے اور وہ کھڑے کھڑے پورا قرآن کریم سن لیتے کھڑے کھڑے نہ کسی کو اکتاہٹ محسوس ہوتی اور نہ تھکاوٹ انہیں اس بات کا شعور ہی نہ رہتا کہ ہم کھڑے ہیں یا بیٹھے۔

تلاوتِ قرآن کریم کے تین مدارج ہیں:

- ۱۔ عالم ملک و ملکوت کی ہر چیز عیاں ہو جاتی ہے۔ وہ تلاوت کرتا ہے اور عالم ملک و ملکوت کے سربستہ رازوں کا مشاہدہ کرتا جاتا ہے۔
- ۲۔ قاری ذاتِ خدا میں اس درجہ فنا ہوتا ہے کہ زبان تو قاری کی ہوتی ہے لیکن کلام متکلم کا۔ جیسے شجر موسیٰ علیہ السلام سے متکلم کلام کرتا ہے اسی طرح قاری کی زبان سے متکلم کلام فرما رہا ہوتا ہے۔

زنانِ مصر نے چہرہ یوسف میں تجلیاتِ الہیہ کا مشاہدہ کیا انہیں اپنے اپنے وجود کا احساس تک نہ رہا انہوں نے چھریوں سے پھلوں کی بجائے اپنے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ ان کے ہاتھوں سے خون رس رہا ہے لیکن ان کی نگاہیں جمالِ یوسفی پر مرکوز ہیں۔

یوں ہی عمدۃ الازکیاء عارف باللہ حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے لوگ اللہ کے کلام کو سنتے انہیں ہوش ہی نہ رہتا کہ وہ کھڑے ہیں انہیں اپنا کئی گھنٹے کھڑا رہنا بھول جاتا اور وہ کلام الہی کی حلاوت میں ہی مست ہوتے رہتے۔ حالانکہ کھڑا ہونا تو درکنار انسانی فطرت میں کئی گھنٹے جم کر بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

گلستانِ صدیقی کے گل سرسبد حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی ذاتِ خدا میں اس درجہ فنائیت ہی کا ثمر ہے کہ اللہ نے آپ کی اولادِ امجاد میں حضرت قبلہ عالم سلطان الاولیاء خواجہ قاضی محمد سلطان عالم صدیقی چچوی رحمہ اللہ کو پیدا کیا جن کے اخلاص و للہیت اور قدسی صفات اولادِ امجاد کی خوشبو وادی جنت نظیر کشمیر کے ہزاروں گھروں میں محسوس کی جاسکتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کشمیر و پاکستان کی سرحدوں سے تجاوز کر کے دیارِ غیر میں بھی بے شمار لوگوں

کے ایمانوں کو تازگی و فرحت بخش رہی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ حَمْدًا كَثِيرًا.

آپ کے بارے میں یہ بات بھی پایہ ثبوت تک ہے کہ تلاوت قرآن کے دوران اگر قضاے حاجت کی ضرورت پیش آتی تو اپنی زبان بڑی مضبوطی سے دانتوں میں دبالیے ورنہ ان کی زبان قابو سے باہر ہوتی اور تلاوت میں مگن رہتی۔



عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ
 الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۸۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۷۸۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۴
قال المحقق:	رواه البخاری فی الصحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۱۳)	جلد ۸	صفحہ ۵۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۱
قال شعيب الارنؤوط:	اساده صحیح علی شرط الشيخین		
المعجم الکبریٰ للطبرانی	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۳۵
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث (۳۵۹۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۷۳
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۱۳۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۳۳
حلیۃ الاولیاء		جلد ۸	صفحہ ۱۲۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے انبیاء کرام کے کلام سے جو لوگوں نے ابھی تک محفوظ رکھا یہ بات (بھی) ہے جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کہے جا۔

-☆-

حیاء کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

الْحَيَاءُ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلَى تَرْكِ الْقَبِيحِ وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيرِ فِي حَقِّ ذِي الْحَقِّ. (جامع العلوم والحکم)

حیاء اس عادت کو کہتے ہیں جو انسان کو قبیح اور فحش کام کرنے سے روکتی ہے اور حقہر کے

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۶۸۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۹۷۲)	جلد ۷	صفحہ ۳۲۸
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۳۱۶)		صفحہ ۴۴۵
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۶۲۱)		صفحہ ۸۶

حق میں کوتاہی سے منع کرتی ہے۔

حیاء ہی وہ اعلیٰ صفت ہے جو انسان کو انسانیت کے دائرے میں رکھتی ہے اگر یہ صفت حیاء نہ رہے تو ایک انسان اور حیوان میں کیا فرق رہ جاتا ہے اگر کوئی بے حیائی پر اتر آئے تو وہ سب کچھ کر گزرتا ہے کیونکہ اس کا ضمیر ہی مردہ ہو چکا ہوتا ہے اور اس سے وصف انسانیت ناپید ہو چکا ہوتا ہے۔

إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کرتا جا۔

فارسی زبان میں اسکا ترجمہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے

بے حیاباش و ہرچہ می خواہی کن

بے حیا ہو جا اور جو جی چاہے کرتا جا۔

یہی وہ حیاء ہے جسے ایمان کا شعبہ قرار دیا گیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ : الْإِيمَانُ بَضْعٌ "وَسَبْعُونَ أَوْ بَضْعٌ" وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَامَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ "مِنَ الْإِيمَانِ".

صحیح مسلم رقم الحدیث (۳۵) جلد ۱ صفحہ ۵۹۳

سنن ابن ماجہ (۱) رقم الحدیث (۵۷) جلد ۱ صفحہ ۵۶

قال محمود محمد محمود: متفق عليه

سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۵۷) جلد ۱ صفحہ ۸۲

قال بشار عوار معروف: اسنادہ صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۷۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۹۸)		صفحہ ۱۵۶
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۹۸)		صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
سنن النسائی		جلد ۸	صفحہ ۱۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ۸	صفحہ ۱۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر اور کچھ یا ساٹھ اور کچھ شاخیں ہیں ان میں افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ اذیت دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دینا ہے اور حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں الگ ذکر کیا گیا ہے کہ حیاء ایمان کا شعبہ ہے یہ اس کی اہمیت کے پیش نظر ذکر کیا گیا ہے تاکہ اہل ایمان اسے نظر انداز نہ کریں جس میں حیاء ہے۔ گویا اس میں کچھ نہ کچھ ایمان ہے لیکن درج ذیل حدیث پاک میں غور کیجئے تو حیاء کی قدر و منزلت مزید نکھر کر سامنے آتی ہے۔

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۸۱۶)	جلد ۹	صفحہ ۲۲۹
المسند الجامع		جلد ۱۶	صفحہ ۲۷۸
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۰
قال الخطيب التبريزي: متفق عليه			
مصباح السنة	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۳



إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرْنَا
جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ.

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حیا اور ایمان دونوں جڑواں ہیں
اگر ان میں سے ایک اٹھ جائے ختم ہو جائے تو دوسرا خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔



حیا میں وہ وصف جمیل ہے جس سے ایک بندہ انسان کہلاتا ہے اور اس کی موجودگی

شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۷۷۲۷)	جلد ۶	صفحہ ۱۳۰
قال البيهقي:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرطہما		
تخصیص بذیل مستدرک	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
قال الذہبی:	علی شرطہما		
کنز العمال	رقم الحدیث (۵۷۵۶)		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۰۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱

ایمان کی موجودگی پر دلالت کرتی ہے۔

حیاء کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَسْتَحْيُونَ؟ قَالُوا: إِنَّا لَنَسْتَحْيِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ، مَنْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ
الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَالْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ
زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم حیاء نہیں کرتے ہو تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! یقیناً ہم شرم و حیاء کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہے جیسے حیاء کرنے کا حق ہے تو اسے چاہئے

المستدرک للحاکم	جلد ۴	صفحہ ۳۲۳
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه	
تلخیص بذیل مستدرک	جلد ۴	صفحہ ۳۲۳
قال الذہبی:	صحيح	
سنن الترمذی	جلد ۴	صفحہ ۲۰۷
قال الترمذی:	هذا حديث غريب	
صحيح سنن الترمذی	جلد ۲	صفحہ ۵۹۰
قال الالبانی:	حسن	
مشكاة المصابيح	جلد ۱	صفحہ ۵۰۴
مصابيح السنة	جلد ۱	صفحہ ۵۳۳
		رقم الحديث (۲۳۶۶)
		رقم الحديث (۲۳۵۸)
		رقم الحديث (۱۶۰۷)
		رقم الحديث (۱۱۳۲)

کہ وہ سر اور جو چیزیں سر میں موجود ہیں ان کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور جس چیز کو پیٹ شامل ہے اس کی حفاظت کرے اور اسے چاہے کہ وہ موت کو یاد رکھے اور مرنے کے بعد جسم کی بوسیدگی کو یاد کرے اور جو آخرت کا ارادہ رکھتا ہے وہ دنیاوی زندگی کی زینت کو ترک کرتا ہے پس جس نے ایسا کیا تو اس نے اللہ سے ایسی حیا کی جیسے حیا کرنے کا حق ہے۔

غور کیجئے! ایک صفت حیا میں کتنی چیزیں آجاتی ہیں۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرتا ہے وہ اپنے پورے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے کسی عضو کو نافرمانی کی جانب نہیں لے جاتا کیونکہ اسے شرم آتی ہے کہ اس کا خالق و مالک اسے دیکھ رہا ہو اور پھر وہ اس کی نافرمانی کرے۔

فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى:

سر اور سر کے مشتملات کی حفاظت کرے

سر میں آنکھیں آتی ہیں ایک شرم و حیا کا پیکر اپنی آنکھوں کی حفاظت کیا کرتا ہے اپنے کانوں کی حفاظت کرتا ہے اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے بلکہ اپنی سوچ و فکر کی حفاظت کرتا ہے پیکر شرم و حیا کی آنکھیں نا جائز جگہ نہیں اٹھتیں نہ اسکے کان بے ہودہ اور فحش کلام سنتے ہیں اور نہ اسکی زبان سے تہذیب سے گری ہوئی باتیں نکلتی ہیں بلکہ اس کی سوچ اور اسکی فکر بھی طیب و طاہر ہوتی ہے ایسا پاکیزہ انسان اس قابل ہے کہ قدسی بھی اسے سلامی کریں اس کی نگاہوں کے سامنے یہ ارشاد ربانی رہتا ہے۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا.

بیشک سماع و بصر اور دل ہر ایک کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

فَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى:

ایک حیا دار انسان اپنے پیٹ اور اسکے مشتملات ستر وغیرہ کی حفاظت کرتا ہے اس میں ایسا لقمہ نہیں جانے دیتا جو مشتبہ ہو کیونکہ وہ وحدہ لا شریک سے حیا کرتا ہے اگر کسی ایسی جگہ ہو جہاں اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو پھر بھی وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ میرا خالق و مالک اور میرا رازق مجھے ہر آن اور ہر لمحہ دیکھ رہا ہے۔ حیا دار آدمی کا ستر کبھی بھی غیر کیلئے نہیں کھلتا وہ ایمان کی دولت سے لبریز ہوتا ہے تو ایمان عطا کرنے والا اللہ اور ایمان تقسیم فرمانے والا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے راضی ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَى:

حیا دار آدمی کی نگاہوں کے سامنے ہر وقت موت رقص کرتی ہے وہ موت کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہوتا وہ ہر لمحہ دار آخرت کی تیاری میں رہتا ہے دنیا اور اسکے فریب میں نہیں آتا بلکہ علیم وخبیر اللہ کی حاضری کیلئے بے قرار و بے چین رہتا ہے اور اس کی تیاری میں لگن اپنے اوقات کو معمور رکھتا ہے۔



عَنْ أَبِي عَمْرٍو (وَقِيلَ أَبِي عَمْرَةَ) سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ قُلْ
أَمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَّ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۹۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۱
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرط الشيخین		
صحیح مسلم	رقم الحديث (۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۵
سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۴۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۴
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۴۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۹۷۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۲
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۲۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۴۴۷۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۰
مسند ابی داؤد الطيالسی	رقم الحديث (۱۲۳۱)		صفحہ ۱۷۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابو عمرو یا ابو عمرۃ سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتا دیجئے کہ اس بارے میں آپ کے سوا کسی سے سوال نہ کروں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (دل و جان سے) کہہ دیجئے میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہیے۔

-☆-

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

الإِسْتِقَامَةُ: هِيَ سُلُوكُ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَهُوَ الدِّينُ الْقَيِّمُ مِنْ غَيْرِ
تَعْرِيجٍ عَنْهُ يُمَنَّةٌ وَيُسْرَةٌ وَيَشْمَلُ ذَلِكَ فَعَلَ الطَّاعَاتِ كُلِّهَا، الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ
وَتَرَكَ الْمُنْهَيَّاتِ كُلِّهَا كَذَلِكَ.

۶۹ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۶۳۹۷-۶۳۹۶)	المعجم الكبير للطبرانی
۱۶۶ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۵۳۵۳)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزين:
۳۸۶ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۷۱۱)	سنن الدارمی

(۱) جامع العلوم والحکم ۱/۵۱۰

استقامت:

یہ صراطِ مستقیم پر چلنا ہے اور وہ دینِ قیم ہے جس میں دائیں بائیں جھکاؤ نہیں اور یہ شامل ہے تمام فعلِ طاعات پر ظاہراً و باطناً اور شامل ہے تمام ظاہری و باطنی منہیات کے ترک

پر۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ایک آدمی عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں ایک ایسی بات کی وصیت فرمادیتے جو حرفِ آخر ہو اور اس کے بعد میں کسی سے اس سلسلہ میں استفسار نہ کروں۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی جملہ ارشاد فرمایا جو تمام تعلیماتِ اسلام کا نچوڑ ہے اور اس میں سب کچھ سمو کر رکھ دیا گیا ہے۔

قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ:

کہہ دیجئے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس کے بعد اس پر ثابت قدم رہو۔

علامہ لکھتے ہیں: گویا استقامت صراطِ مستقیم پر چلنے کا نام ہے اور یہ وہ دینِ حق ہے جس میں کسی قسم کی کوئی کجی و کمی نہیں اس دین پر کار بند افراد دائیں بائیں جھکا نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ سیدھی راہ پر چلا کرتے ہیں۔

استقامت صرف زبان سے اللہ پر ایمان لا کر اس پر قائم و دائم رہنا نہیں بلکہ اس میں تمام اوامرِ ظاہریہ و باطنیہ آجاتے ہیں جن پر کار بند رہا جاتا ہے اور یہ تمام منہیاتِ ظاہریہ و باطنیہ کو بھی شامل ہے جن سے اجتناب کیا جاتا ہے۔

یہی وہ استقامت ہے جسے فوق الکرامت کہا گیا ہے یعنی جس آدمی میں استقامت علی الدین موجود ہے اگرچہ ظاہری طور پر اس سے کسی کرامت کا صدور نہ بھی ہو پھر وہ کرامتوں والے سے بلند بہت بلند ہے۔

مسند الامام احمد کی روایت میں بھی اس طرح موجود ہے:

إِنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مُرِّنِي فِي الْإِسْلَامِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ قَالَ قُلْ أَمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ : فَمَا اتَّقِي ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى لِسَانِهِ .

ایک آدمی بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! اسلام میں مجھے ایسی چیز کا حکم دیجئے کہ میں اس سلسلہ میں آپ کے بعد کسی سے استفسار نہ کروں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہہ دیجئے میں اللہ پر ایمان لایا اور اس پر استقامت اختیار کیجئے۔ راوی کہتا ہے:

میں نے عرض کی مجھے کس چیز سے بچنا چاہیئے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہاں بھی اس سوال کے جواب میں استقامت کا حکم ارشاد فرمایا استقامت وہ عظیم دولت ہے جس کی نظیر نہیں پیش کی جاسکتی۔ ہزار آندھیاں آئیں لیکن صاحب استقامت کے پاؤں میں لغزش نہیں آیا کرتی۔ مصائب و آلام کے طوفان اٹھیں بندہ مومن کے وصف استقامت میں فرق نہیں آیا کرتا۔ اگر کسی بندہ مومن صاحب استقامت کو ہزار لالچ بھی دی جائے دولت کے انبار اس کے قدموں میں رکھ دیے جائیں وہ انہیں پائے حقارت سے بھی نہیں ٹھکراتا۔ اس مرد حق آگاہ صاحب استقامت کو نہ ڈرا کر دھکما کر مرعوب کیا جاسکتا ہے اور نہ لالچ

سے اس کے نعمت ایمان کو داغدار کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أُنْ لَا تَخَافُوا
وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ.

بے شک وہ لوگ جو کہہ دیتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں تو ان پر فرشتے نازل ہوا کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں تم خوف نہ کھانا تم غمگین نہ ہونا اور تمہیں مبارک ہو اس جنت کی جس جنت کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

صاحب استقامت جہاں بھی بیٹھا ہو اسے تنہا نہ سمجھا جائے اگر وہ کہیں نکل جائے تو بھی اسے اکیلا تصور نہ کیا جائے اس کے بارے میں کبھی بھی یہ ذہن میں نہ آئے کہ وہ بے یار و مددگار ہے بلکہ اللہ کا فرمان ”تتنزل علیہم الملائکة“ ان خوش قسمت افراد پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں تو جس مرد مومن پر فرشتے نازل ہوں وہ خداداد قوتوں کا مالک ہوا کرتا ہے جس کی چاکری کیلئے نوری مخلوق ہو وہ عام انسانوں میں ہوتے ہوئے بھی عام انسان نہیں ہوا کرتا۔

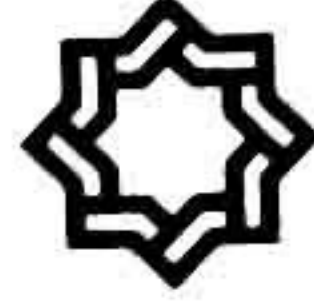
یہ فرشتے اللہ کی طرف سے حکم پہنچاتے ہیں۔

اے سراپا استقامت! اے کلمہ طیبہ پڑھ کر اس پر ڈٹ جانے والے! اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا قلابہ گلے میں ڈال کر اس کی حفاظت کرنے والے! تمہیں اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرنا اللہ تیرا مدد و معان ہے تم کسی بات سے غمگین نہ ہونا قادر و قیوم اللہ تجھ سے راضی ہے پھر وہی فرشتے جنت کی بشارتیں دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ،
 أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۗ

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہہ دیا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی تو
 انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں یہی وہ اصحاب جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ
 رہیں گے یہ جزاء ان کے ان اعمال کی جو وہ کیا کرتے تھے۔



عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوباتِ
وَصُومْتُ رَمَضَانَ وَأَحَلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا
أَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں:
جب میں صلواتِ مکتوبات (فرض نمازیں) ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں،
حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام جانوں اور ان امور پر کچھ بھی اضافہ نہ کروں کیا میں جنت
میں جاؤں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں (تو جنت میں ضرور جائے گا)۔



صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲۸۷)	جلد ۹	صفحہ ۵۴۴
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۹۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۴۶

مکتب سیدالوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلباء اور بارگاہ خیرالوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردہ کس درجہ پاک باطن تھے ان کی سوچ و فکر کس درجہ طیب و طاہر تھی انہیں اس دنیا کا فکر نہیں نہ یہاں کی دولت جمع کرنے کی لگن ہے ان کے ذہنوں میں فکر ہے تو فکر آخرت اور ان کی سوچ کا محور آخرت کی نجات ہے۔

زیر نظر حدیث میں ملاحظہ کیجئے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والا کس اعلیٰ ذوق کا ہے اور وہ اپنی نجات کے بارے میں سول کرتا ہے۔

إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ

جب میں فرض نمازیں ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں۔

یہاں صرف دو چیزوں کا ذکر ہے حالانکہ اسلام کا قصر رفیع جن ستونوں پر استادہ ہے ان کی تعداد پانچ ہے۔ جنہیں ارکان اسلام بھی کہا جاتا ہے۔

پہلا رکن تو اقرار الشہادتین ہے یعنی اللہ الواحد کی الوہیت کی گواہی دینا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور رسالت کی گواہی دینا یعنی **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ**۔ کہنا یہ وہ بنیادی رکن ہے جس کے بغیر کوئی مسلم ہو ہی نہیں سکتا۔ صحابی نے جب یہ استفسار کیا تو اس وقت وہ کلمہ پڑھ چکے تھے۔ باقی دو ارکان کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

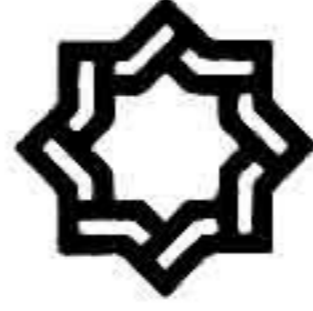
اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہوگی یعنی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ سوال کیا اس وقت صرف صلاۃ اور رمضان کے روزے فرض ہو گئے اور باقی زکاۃ اور حج کی فرضیت کا حکم نازل نہ ہوا ہوگا۔

دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ

صلاۃ اور صوم یہ عبادت بدنہ کہلاتے ہیں لیکن زکوٰۃ عبادت خالص مالیہ ہے اور حج بھی بغیر استطاعت کے فرض نہیں تو ہو سکتا ہے وہ صحابی مالی حیثیت نہ رکھتے ہوں ان پر یہ دو رکن فرض نہ ہوں جب فرض ہی نہیں تو انہوں نے ان کے بارے میں استفسار بھی نہ کیا۔

أَحَلَّتْ الْحَلَالَ وَحَرَّمَتْ الْحَرَامَ :

حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام جانوں یعنی جو امور شریعت مطہرہ میں حلال ہیں میں انہیں صدق دل سے حلال سمجھوں اور جو امور شریعت اسلامیہ میں حرام ہیں میں انہیں حرام جانوں۔ جو آدمی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہے اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جانتا ہے تو یہ اس کے مومن ہونے کی علامت ہے جو آدمی اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں میں سے کسی ایک کی حلت کا انکار کر دے یا اس کی حرام کی ہوئی چیزوں میں سے کسی ایک کی حرمت کا انکار کر دے تو وہ آدمی مومن نہیں رہ سکتا۔



عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُنِ (أَوْ تَمْلَأُ) مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حِجَّةٌ لَكَ أَوْ حُجَّةٌ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٢٨٠٠)	جلد ١٦	صفحة ٢٦١
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٢٣)	جلد ١	صفحة ٢٥٩
سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٥٢٨)	جلد ٥	صفحة ٣٠٤
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٥١٤)	جلد ٣	صفحة ٢٢٦
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٨٠)	جلد ١	صفحة ١٢٦
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٢٩)	جلد ١	صفحة ١٠٦
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طہارت نصف ایمان ہے۔

الحمد للہ کہنا (عمل کے) ترازو کو بھرتا ہے۔

سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا بھردیتے ہیں آسمانوں اور زمین کے درمیان ساری جگہ کو۔

نماز نور ہے۔ صدقہ برہان ہے۔ صبر روشنی ہے۔

قرآن حجت ہے تیرے حق میں یا تیرے خلاف

سنن النسائی	رقم الحديث (۲۴۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۲۴۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۲۱۶۳)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۲
سنن الدارمی	رقم الحديث (۶۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۴
مسند ابی عوانہ	رقم الحديث (۶۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۹
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۱۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۹
قال المحقق:	اخرجه مسلم فی الصحیح		
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحديث (۱۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۷
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح اخرجه مسلم		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۶

جو شخص صبح کو (گھر سے) نکلتا ہے پس کوئی تو اپنے نفس کا سودا کر کے اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کروا لیتا ہے اور کوئی اسے شیطان کے ہاتھوں بیچ کر (جہنم کا سزاوار قرار دیکر) ہلاک کر دیتا ہے۔

-☆-

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ:

علامہ زحشری شطر کا معنی نصف کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ان کی تالیف الفائق فی غریب

الحدیث:

الشَّطْرُ : النِّصْفُ ۱

علامہ ابن الاثیر نے بھی یہی لکھا ہے:

الشَّطْرُ : النِّصْفُ ۲

المحیط فی اللغة میں بھی اس کا معنی نصف ہی لکھا ہے:

شَطْرُ كُلِّ شَيْءٍ نِصْفُهُ (۱۲) ۳

لیکن المعجم الوسیط میں مرقوم ہے:

الشَّطْرُ : نِصْفُ الشَّيْءِ وَيُسْتَعْمَلُ فِي الْجُزْءِ مِنْهُ ۴

شطر کسی چیز کے نصف کو کہتے ہیں اور شطر کی چیز کے جز کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۱) الفائق فی غریب الحدیث ۲/۲۰۱

(۲) النہایہ لابن الاثیر ۲/۴۷۳

(۳) المحیط فی اللغة ۷/۲۹۰

(۴) المعجم الوسیط ۱/۴۸۲

”الطهور شرط الايمان“ میں اگر شرط کا معنی جزو کریں تو مفہوم بالکل واضح ہے کہ وضو ایمان کا جزء ہے لیکن اگر اس کا معنی نصف کریں تو پھر سوال یہ ہے کہ وضو کو نصف ایمان کس وجہ سے کہا گیا۔

۱۔ ایمان کا انحصار صلاۃ پر ہے۔

”الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ“

صلاۃ دین کا ستون ہے۔ اس پر واضح دلالت کرتا ہے۔

اب دو چیزیں نظر آتی ہیں:

۱۔ صلاۃ - اصل مقصد

ب۔ وضو - اسکے بغیر صلاۃ نہیں

اس وجہ سے وضو کو شرط ایمان نصف ایمان کہا گیا ہے۔

۲۔ ایمان کامل اس شخص کا ایمان ہے جو ہر قسم کی معصیت و نافرمانی سے محفوظ ہو۔

۱۔ معصیت صغیرہ

ب۔ معصیت کبیرہ

وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لئے وضو کو نصف ایمان قرار دیا

گیا۔

۳۔ کامل الايمان وہ ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور وہ نیکیوں سے آراستہ ہو وضو گناہوں

سے پاک کرتا ہے اور صلاۃ نیکیوں سے آراستہ کرتی ہے اس لئے وضو کو شرط الايمان ﴿﴾ نصف

ایمان ﴿﴾ کہا گیا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جب اجر و ثواب سے نوازتا ہے تو اس کی عطا کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ عطاء عام

ب۔ عطاء خاص

اللہ کی وہ عطا جو ہر ایک کو بلا تخصیص ملے اسے عطاء عام کہتے ہیں۔ لیکن اللہ کا وہ کرم جو خاص بندوں کو ان کے اخلاص و للہیت کی بنا پر دیتا ہے اسے عطاء خاص کہتے ہیں۔

اللہ ہر وضو کرنے والے کو بھی اجر دیتا ہے۔ یہ اس کا کرم بلا تخصیص ہے لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو اس خلوص و للہیت سے وضو کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اجر و ثواب اس درجہ بڑھا دیتا ہے کہ اس اجر و ثواب کو دیکھ کر بجا طور پر عام آدمی کا نصف ایمان کہا جاسکتا ہے۔ یہ اللہ کا کرم ہے اور اس کے کرم کو کوئی روک نہیں سکتا جیسے اللہ تعالیٰ

کسی کو ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں اور

کسی کو ایک کے بدلے ستر اور

کسی کو ایک کے بدلے سات سو دیتا ہے اور اپنے خاص بندوں کے بارے میں فرمایا:

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ

اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اجر و ثواب سات سو گنا سے بڑھا دیتا ہے اور اسکی کوئی حد

مقرر نہیں۔

تَمَلُّ الْمِيزَانَ :

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا ایک مومن کا امتیاز ہے اس کا شکر کرنا ایمان کی حلاوت ہے تو یہ الحمد للہ بظاہر تو ایک مختصر جملہ ہے لیکن کریم اللہ جب اس پر اجر و ثواب عطا فرماتا ہے تو اس سے

اعمال تو لے والا میزان بھر جاتا ہے جس کا اعمال نامہ نیکیوں سے بھر پور ہو وہ بڑا سعید ہے اس لیے اہل ایمان کی زبانیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مگن رہتی ہیں اور جب تک وہ اس خالق و مالک کی تعریف و توصیف نہ کر لیں انہیں چین نصیب نہیں ہوتا وجہ واضح ہے کہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ .

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ تَمْلَأَنِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ :

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمانوں اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات وحدہ لا شریک ہر کجی سے منزہ ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں جب ایک مومن سبحان اللہ کہتا ہے تو دل و جان سے خدائے بزرگ و برتر کو ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مبرا سمجھتا ہے یہ سمجھنا ہی انسان کو شرک جیسے فتنیج و صف سے بچائے رکھتا ہے اور

اللہ اکبر، اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار ہے دنیا میں بڑے بڑے صاحبان اقتدار ہوئے اور بڑے بڑے صاحبان علم و عقل ہوئے لیکن وہ سب اللہ کی عطا و کرم سے ہوئے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس کی عظمت و کبریائی کے سامنے کل جہاں سرنگوں ہیں بندۂ مومن جب اللہ تعالیٰ کو اکبر تسلیم کرتا ہے اور اس کا برملا اظہار کرتا ہے تو اس کی اپنی ذات ریاکاری و دکھلاوے کے عیوب سے پاک ہو جاتی ہے اس لیے یہ دو کلمات اتنے خیرات و برکات سے معمور ہیں کہ ان کے ادا کرنے والے کیلئے اتنا اجر و ثواب ہوتا ہے جس سے آسمان و زمین بھر جاتے ہیں۔



عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 فِيمَا يَرُوهُ عَنْ رَبِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي
 وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ
 فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي
 أَطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اكْسُكُمْ يَا عِبَادِي
 إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ
 يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ
 أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجِنَّتُمْ كَانُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ
 مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجِنَّتُمْ
 كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا
 يَا عِبَادِي لَوْ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجِنَّتُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي
 فَأَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْئَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ
 دَخَلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفِيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ

وَجَدَ خَيْرًا فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کلام کی

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۵
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۷۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۵۵
حلیۃ الاولیاء		جلد ۵	صفحہ ۱۲۶-۱۲۵
الادب المفرد	رقم الحدیث (۴۹۰)		صفحہ ۱۷۲
المستدرک	رقم الحدیث (۷۶۸۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۳
قال الحاكم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشيخین		
مسند ابی داؤد الطیالیسی	رقم الحدیث (۴۶۳)		صفحہ ۶۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۲۷۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۶۳)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۰۵
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ حسن		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۵۰۳)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۴
قال المحقق:	رواه مسلم فی الصحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۴۶۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۹۳۶)	جلد ۹	صفحہ ۱۶۹

روایت کرتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ یہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنی ذات پر ظلم کرنا حرام ٹھہرایا ہے اور میں اس ظلم کو تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں نے ہدایت سے نوازا۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت سے سرفراز کر دوں گا۔

اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اسکے جسے میں کھانا کھلاؤں تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو! تم تمام عریاں (بے لباس) ہو مگر جسے میں لباس پہنادوں تم مجھ سے لباس کا سوال کرو میں تمہیں پہننے کیلئے لباس عطا کروں گا۔

اے میرے بندو! تم دن اور رات خطائیں کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشنے والا ہوں تم مجھ سے گناہوں کی بخشش مانگوں میں تمہیں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتے کہ مجھے تکلیف پہنچا سکو اور تم مجھے نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اولین و آخرین تمہارے انسان اور جن سب ایسے ہوں جیسے تم میں سے متقی ترین دل والا آدمی ہے (یہ بات) میری سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہ کر سکے گی۔

اے میرے بندو! اگر تم میں سے اول و آخر اور انسان و جن سب ایسے ہوں جیسے تم میں سے کوئی فاجر ترین دل والا ہے تو یہ بات میری سلطنت سے کچھ بھی نہ کم کر سکے گی۔

اے میرے بندو! اگر تم میں سے اول و آخر اور انسان و جن سب ایک کھلے میدان میں اکٹھے ہو جائیں پس وہ مجھ سے مانگیں (جو وہ چاہیں) اور میں ہر ایک کو جو اس نے مانگا ہے عطا کر دوں (تو یہ عطا کرنا) جو کچھ میرے پاس ہے اس سے کچھ بھی کم نہ کر سکے گا سوائے ایسے جیسے سوئی سمندر میں داخل ہو کر اس کا پانی کم کر دیتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے سنبھال کر رکھتا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو خیر بات پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے سوا کچھ اور پائے اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔

-☆-

يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي .

اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اپنی ذات کو ظلم و ستم سے بری قرار دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا .

بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ .

بیشک اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

وَمَا اَنَا بِظَلّٰمٍ لِّلْعَبِيدِ .

(۱) یونس-۴۴

(۲) النساء-۴۰

(۳) ق-۲۹

اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ . ۱

اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کا ارادہ نہیں رکھتا۔

وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ . ۲

اور اللہ تعالیٰ عالمین پر ظلم کا ارادہ نہیں رکھتا۔

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا . ۳

اور جو آدمی نیکیاں کرے اس حال میں کہ وہ مومن ہو تو اسے نہیں ڈرنا چاہئے کہ اس پر

ظلم ہوگا اور اس کی نیکیوں کی اسے جزا کم ملے گی۔

ظلم کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

الظُّلْمُ : وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ

کسی چیز کو اس کی غیر جگہ میں رکھنا ظلم کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قیامت کو یہ نہیں کرے گا کہ گناہ کوئی کرے اور اس کی سزا کسی اور کو دی جائے

وَلَا تَنزِرُوا زُرَّةً ۚ وَرَزَاخُرَى .

کوئی کسی دوسرے کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات ظلم و زیادتی سے پاک ہے وہ خالق و مالک کسی پر ظلم نہیں فرماتا۔

(۱) غافر-۳۱

(۲) آل عمران-۱۰۸

(۳) طہ-۱۱۲

انسان کوتاہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں پھنسا ہوا ہے اگر ساری زندگی سرسجدہ میں رکھ کر اس کے احسانات کا شکر ادا کرنا چاہے تو پھر بھی حق ادا نہیں کر سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کو بنی نوع انسان کو عذاب میں مبتلا کر دے تو پھر بھی اس کی طرف سے ظلم نہ ہوگا۔

عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ يَقُولُ :

لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ
وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرَ أَلْفِ أَعْمَالِهِمْ.

وَأَنَّهُ أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَهُ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اگر اللہ تعالیٰ تمام اہل سماوات کو اور تمام اہل ارض کو عذاب دے تو اللہ تعالیٰ کا انہیں

عذاب دینا ان پر ظلم نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اگر ان پر رحم کرے تو اللہ کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر

ہے۔



عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوْلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٍ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَعْضِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ.

سنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (٤٨٢٣)	جلد ٣	صفحہ ٣١٦
قال المحقق:	رواه مسلم في صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٤٢٢٢)	جلد ٤	صفحہ ٨٢
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١١٩٣٢)	جلد ٩	صفحہ ١٦٨
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٠٠٦)	جلد ٢	صفحہ ٣٩٣

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! اہل ثروت بہت زیادہ اجر لے گئے وہ نمازیں پڑھتے ہیں جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اس کے علاوہ اپنے فاضل (اضافی) مال سے صدقہ کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہ چیزیں نہیں بنائیں جس سے تم صدقہ کرتے ہو یقیناً

ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔

ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔

نیکی کی ہدایت کرنا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے۔

اور اپنی اہلیہ کے پاس جانا صدقہ ہے۔

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ!

ہم سے کوئی اپنی طلب پوری کرے کیا اس کیلئے اس میں اجر ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر کوئی بدکاری کرے اسے گناہ نہیں؟ ایسے ہی اگر کوئی حلال

میں طلب پوری کرے تو اس کیلئے اجر ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نیکیاں جمع کرنے میں کس درجہ حریص تھے

اور انکی خواہش و کوشش ہوتی کہ کسی طرح زیادہ سے زیادہ نیکیاں اکٹھی کی جائیں کیونکہ انہیں علم تھا کہ نیکی سے خالق و مالک راضی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے پھر جو نیکی وہ نہ کر سکیں جو نیکی ان کے بس میں نہ ہو اس کے فوت ہو جانے اس نیکی کے رہ جانے کا انہیں بڑا غم ہوا کرتا تھا۔ اس غم کے مداوا کیلئے وہ بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر اپنی عرض داشت پیش کرتے ہیں:

ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ.

اہل ثروت اجر و ثواب لے گئے۔ وہ صلوات (نمازیں) ادا کرتے ہیں جیسے ہم ادا کرتے ہیں وہ روزے بھی رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن وہ اپنے اضافی مال سے صدقہ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ مال و دولت نہیں اس پر امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب کے خیر خواہ ہیں اور آپ کے دامن سے کوئی بھی محروم نہیں رہتا آپ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی ایسی نعمت مرحمت فرمائی ہے کہ تم بھی صدقہ کر سکتے ہو۔

ہر تکبیر صدقہ ہر تسبیح صدقہ ہر تحمید صدقہ ہر تہلیل صدقہ امر بالمعروف صدقہ اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔

اگر اغنیاء مال و دولت صرف کر کے نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں تو فقراء کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ الکریم نے اپنے کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان پر بھی کرم کیا کہ وہ زبان سے سبحان اللہ کہیں صدقہ کا اجر و ثواب الحمد للہ کہیں صدقہ کا اجر و ثواب اللہ اکبر کہیں صدقہ کا اجر و ثواب لا الہ الا اللہ کا ورد کریں صدقہ کا اجر و ثواب کسی کو نیکی کی راہ بتائیں صدقہ کا اجر و ثواب کسی کو بدی سے روکنے کی کوشش کریں اس سے بھی صدقہ کا اجر و ثواب۔ سبحان اللہ! اس امت

مصطفویہ پر اللہ جل جلالہ کا کتنا احسان عظیم ہے اور اسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا لطف و کرم ہے۔

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتَّوَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدرَجَاتِ الْعُلَى
وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ مَا ذَالِكَ؟ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ
وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتَقُونَ وَلَا نُعْتَقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعْلِمُكُمْ شَيْئًا تَدْرِكُونَ بِهِ مَنْ قَدْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ،
وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
! قَالَ تَسْبِحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحْمَدُونَ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ
أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا: سَمِعَ أَخْوَانَنَا أَهْلَ الدُّثُورِ عَمَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۲۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۴
صحیح البخاری (مختصر)	رقم الحدیث (۶۳۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۹۱
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۰۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۴
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۶۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۰
قال المحقق:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

جناب ابوصالح روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فقراء المهاجرین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی مالدار اصحاب ثروت بلند و بالا درجات اور دائمی انعامات لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ کیسے؟ تو انہوں نے عرض کی وہ صلوات (نمازیں) ادا کرتے ہیں جیسے ہم ادا کرتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ مال راہ حق میں صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے وہ اللہ کی رضا کیلئے غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزاد نہیں کرتے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں

فتح الباری	جلد ۲	صفحہ ۳۲۷
الترغیب والترہیب	جلد ۲	صفحہ ۴۴۳
قال المحقق:		صحیح
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۵۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۵
قال الالبانی:		صحیح
سنن ابی داؤد	جلد ۱	صفحہ ۴۷۲
صحیح سنن ابی داؤد	جلد ۱	صفحہ ۴۱۲
قال الالبانی:		صحیح

کہ جس کے ذریعہ تم ان تک پہنچ جاؤ جو تم سے سبقت لے جا چکے ہیں اور جو تمہارے پیچھے رہ جانے والے ہیں ان سے تم سبقت لے جاؤ اور کوئی بھی تم سے افضل و برتر نہ ہوگا مگر وہی جو تم کرتے ہو وہ کرے۔

ان صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ضرور خبر دیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہر نماز کے بعد سبحان اللہ کہو، اللہ اکبر کہو، الحمد للہ کہو تینتیس تینتیس (۳۳، ۳۳) مرتبہ

جناب ابوصالح بیان فرماتے ہیں کہ فقراء المهاجرین دوبارہ بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی (یا رسول اللہ!) ہمارے اہل ثروت بھائیوں نے سن لیا جو ہم کرتے ہیں تو انہوں نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

-☆-

غور کیجئے! ان کلمات طیبات کا کتنا اجر و ثواب ہے یہ تسبیحات جو آدمی ادا کرتا ہے اسے صدقہ سے زیادہ اجر ملتا ہے۔ عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ صدقہ صرف راہِ حق میں مال خرچ کرنے کا نام ہے لیکن احادیث مبارکہ میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر قسم کی نیکی بھی صدقہ ہے لہذا اللہ کوئی کام کیا جائے وہ بھی صدقہ ہے۔

امر بالمعروف صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہے اہل اسلام کو اللہ کی اطاعت و بندگی

کی طرف بلا نا صدقہ ہے انہیں اللہ کی نافرمانی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم دینا صدقہ ہے احادیث مقدسہ کا درس دینا صدقہ ہے۔ جملہ علوم اسلامیہ کی تعلیم و ترویج صدقہ ہے غرضیکہ اہل اسلام کیلئے دعا کرنا اور انکے لیے استغفار کرنا بھی صدقہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۵)	جلد ۷	صفحہ ۷۹
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۹۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۹۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۸۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۶
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
السنن الکبریٰ للبیہقی (جابر)	رقم الحدیث (۲۱۱۳۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۰۹
مجمع الزوائد (عن عبد اللہ بن یزید)	رقم الحدیث (۴۷۴۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۰
مجمع الزوائد (عن نبط بن شریط)	رقم الحدیث (۴۷۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۱
مجمع الزوائد (عن ابی مسعود)	رقم الحدیث (۴۷۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۱
التحصید		جلد ۳	صفحہ ۹۳
فتح الباری (جابر بن عبد اللہ)	رقم الحدیث (۶۰۲۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۴۷
شرح السنۃ البغوی	رقم الحدیث (۱۶۴۲)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۲
قال البغوی:	هذا حديث متفق على صحته		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۵۴۸۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۶۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۷۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۰۹
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

۵۶۹ صفحہ	جلد ۱۶	رقم الحدیث (۲۳۱۳۵)	مسند الامام احمد
			قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
۶۰۷ صفحہ	جلد ۱۶	رقم الحدیث (۲۳۲۶۳)	مسند الامام احمد
			قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
۳۶۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۱۲۶)	المعجم الکبیر للطبرانی (عن عثمان بن عفان)
۱۸۸ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۰۳۱۲)	المعجم الکبیر للطبرانی (عن عبد اللہ)
۳۲۰ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۸۲۰۰)	المعجم الکبیر للطبرانی (عن ابیہ)
۳۸۷ صفحہ	جلد ۲۲	رقم الحدیث (۹۶۴)	المعجم الکبیر للطبرانی (عن ابیہ جدہ)
۴۱۳ صفحہ	جلد ۶		اتحاف السادة المتقين
۶۶ صفحہ		رقم الحدیث (۲۲۴)	الادب المفرد
۱۰۱ صفحہ		رقم الحدیث (۲۲۴)	صحیح الادب المفرد
			قال الالبانی: صحیح
۱۹۰۴ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۶۰۲۱)	صحیح البخاری
۲۹۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۷)	تاریخ بغداد
۶۲ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۴۱۳۸)	تاریخ بغداد
۲۴۵ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۷۲۰۶)	تاریخ بغداد
۱۷۲ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۳۳۷۸)	صحیح ابن حبان
			قال المحقق: اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح
۱۷۲ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۳۳۷۹)	صحیح ابن حبان
			قال المحقق: اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات
۴۵ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۳۳۷)	مصائب النبی
			قال المحقق: متفق علیہ

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ - أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ - وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ - وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ - وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دُلُوكَ فِي دُلُوِّ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۴
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۲
الادب المفرد	رقم الحدیث (۸۹۱)		صفحہ ۲۲۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۸۹۱)		صفحہ ۳۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان (المختصر)	رقم الحدیث (۴۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۶
قال المحقق:	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا اپنے بھائی کے روبرو مسکرا دیا ان صدقہ ہے تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے کسی آدمی کو گمشدہ جگہ میں صحیح راستہ بتا دینا تیرے لیے صدقہ ہے راستہ میں پتھر، کانٹا یا ہڈی کا دور کر دینا تیرے لیے صدقہ ہے اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا تیرے لیے صدقہ ہے۔

-☆-

الحمد للہ! اہل ایمان کیلئے کتنی بڑی نوید ہے اس کا کوئی کام بھی بے کار نہیں اس کا کوئی عمل بھی رائیگاں نہیں جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا گیا ہر کام اگرچہ وہ بادی النظر میں معمولی ہی کیوں نہ ہو اس کیلئے صدقہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ایک مومن کس درجہ نصیبوں والا ہے کہ اس کا ہر عمل بلکہ اس کا جو قدم بھی دائرہ شریعت میں ہے اس کیلئے صدقہ ہے۔

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٩١١)	جلد ١	صفحہ ٥٩٦
مصباح السنن	رقم الحديث (١٣٥٥)	جلد ٢	صفحہ ٥٠
موارد النظم	رقم الحديث (٨٦٣)		صفحہ ٢٢٠
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٣٩٤٠)	جلد ٣	صفحہ ٣٠٨
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغيب والترهيب / رقم الحديث (٢٣٢١)		جلد ٢	صفحہ ٥٨١
قال الالباني:	الحديث حسن		

اے اللہ! اے ارحم الراحمین! تیرا کس کس زبان سے شکر ادا کیا جائے۔ ہم پر تیری رحمت بے پایاں ہے تیرے لطف و کرم کا کوئی حساب نہیں تو کریم تو رحیم ہمیں لذت شکر سے مالا مال فرما۔

یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ! آپ کی عنایات کریمانہ ہم جیسے تہی دامنوں پر ان گنت ہیں آپ کے سحاب لطف و کرم کی موسلا دھار بارش ہر لمحہ برس رہی ہے اور آپ کی شفقتیں اور آپ کی رحمتیں ان روسیاء ہوں پر بے حساب ہیں۔

یا نبی اللہ! آپ کا یہ فرمان مبارک ہر امتی کیلئے باعث اطمینان و سکون ہے اور اسکے اعمال نامہ میں نیکیوں کے انبار لگاتا ہے:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟
 قَالَ الْإِيمَانُ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَ
 أَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ
 تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۷۵۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۷۰۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۵۹۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۵۹۵)	جلد ۶	صفحہ ۴۴۶
قال البيهقي:	رواه البخاری فی الصحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۰۸۱)	جلد ۹	صفحہ ۴۵۶
قال البيهقي:	رواه البخاری فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا: میں نے عرض کی:
یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کونسا ہے تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد
فرمایا: ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ۔

میں نے عرض کی کونسا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے۔؟
حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:
قیمت کے اعتبار سے سب سے مہنگا اور اپنے مالکوں کے ہاں سے سب سے نفیس۔ میں
نے عرض کی اگر میں ایسا نہ کر سکوں تو؟
حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ کیونکہ یہ
وہ صدقہ ہے جو تو اپنے نفس پر صدقہ کرتا ہے۔

سنن الکبریٰ لبیہقی	رقم الحدیث (۲۱۳۱۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۶۱
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
سنن ابن ماجہ (مختصراً)	رقم الحدیث (۲۵۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۵
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی:	صحیح		



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ
الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ
صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ
وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (۲۸۲۷)	جلد ۳	صفحة ۱۰۹۰
صحیح مسلم	رقم الحديث (۱۰۰۹)	جلد ۲	صفحة ۳۹۴
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحة ۲۸۷
جامع الاصول	رقم الحديث (۲۳۰)	جلد ۱	صفحة ۴۲۴
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۱۶۸)	جلد ۸	صفحة ۲۲۵
قال احمد محمد شاكر:	وهذا حديث صحيح		
سنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (۷۸۲۰)	جلد ۴	صفحة ۳۱۵
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۳۸۱)	جلد ۸	صفحة ۱۷۴
قال شعيب الارنؤوط:	صحیح		
شرح السنة للبغوی	رقم الحديث (۱۶۳۵)	جلد ۶	صفحة ۱۳۵
قال البغوی:	هذا حديث متفق على صحته		
شعب الایمان للبيهقي	رقم الحديث (۱۱۰۸۷)	جلد ۷	صفحة ۴۸۸

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔

ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے تو دو آدمیوں کے درمیان عدل و انصاف کرے (تیرا یہ عدل کرنا) صدقہ ہے۔

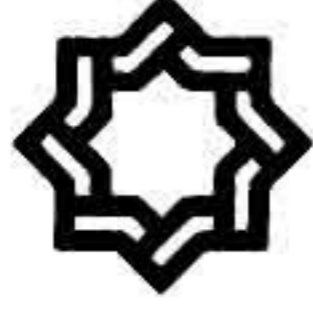
تو مسافر آدمی کو اس کی سواری میں مدد کرے اور تو اسے اس پر سوار کر دے یا اسے سامان اٹھا کر دے دے (تیرا یہ عمل) صدقہ ہے۔

کلمہ طیبہ صدقہ ہے۔

اور ہر قدم جس سے تو نماز کی طرف چلتا ہے (تیرا ہر قدم چلنا) صدقہ ہے۔ اور تو اذیت دینے والی چیز راستہ سے ہٹا دے (یہ بھی) صدقہ ہے۔

-☆-

انسان اللہ تعالیٰ کے احسانات میں ازسرتا بقدم غرق ہے۔ رحیم و کریم اللہ نے انسان کو کس احسن صورت میں تخلیق فرمایا۔ اس کے اعضاء نہایت مناسب اور ان میں آپس میں مکمل ہم آہنگی ہے۔ یہ رحیم و کریم اللہ کا احسان عظیم ہے اب انسان پر لازم ہے کہ اس خالق و مالک کا شکر ادا کرے اپنے ہر عضو کیلئے بارگاہ الہی میں صدقہ پیش کرے۔ اس کا یہ صدقہ پیش کرنا خود اس کی اپنی بھلائی کیلئے اور جو فرزند آدم صدقہ کرنے کا خوگر ہوتا ہے وہ ہر منزل پر کامیاب ہوا کرتا ہے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: الْإِنْسَانُ ثَلَاثٌ مِئَةٌ وَسِتُّونَ عَظْمًا أَوْ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ سُلَامِي، عَلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ، قَالُوا فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَرْفَعُ عَظْمًا مِنَ الطَّرِيقِ قَالُوا: فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ: فَلْيَعْنُ ضَعِيفًا قَالُوا فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَلْيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان تین سو ساٹھ ہڈیوں کا مجموعہ ہے۔ اس پر ہر روز صدقہ کرنا لازم ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی جو صدقہ نہ مگر پائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ انہوں نے عرض کی جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ راستہ سے ہڈی کو اٹھا دے۔ انہوں نے عرض کی جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ کسی ضعیف کی مدد

(۹۲۸)

مسند ابراہیم

صفحہ ۷۱

جلد ۲

جامع العلوم والحکم

رجال اسنادہ ثقات رجال الشیخین۔

قال المحقق:

کرے انہوں نے عرض کی وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

انسان پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم کو مختلف انواع کے جوڑوں سے بنایا ہے۔ انسان بڑی آسانی سے اٹھ بیٹھ سکتا ہے، چلتا پھرتا ہے اور دیگر امور سرانجام دیتا ہے۔ اب اس پر لازم ہے کہ روزانہ صدقہ و خیرات کرے کیونکہ یہ صدقہ اس کی طرف سے شکرانہ ہوگا اور باری تعالیٰ جل جلالہ کا فرمان ہے وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اِذَا شَكَرْتُمْ لَأُكْفِرَنَّكُمْ وَتُنزَلَنَّ السَّيْفُ عَلٰى اُولٰٓئِكَ اِنَّهُمْ كَانُوْا غٰفِلِيْنَ۔ ان میں تمہیں مزید عطا کروں گا۔ انسان جب شکر کرتا ہے تو رحیم و کریم اللہ اس کے اعضاء کو مزید قوت بخشتا ہے ان اعضاء کو نیک کاموں کی طرف لگا دیتا ہے۔ انسانی اعضاء کا نیکی کی طرف مائل ہونا اور نیکیاں کرتے جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید احسان و کرم کی دلیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: خُلِقَ ابْنُ آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِئَةِ مَفْصَلٍ، فَمَنْ ذَكَرَ اللَّهَ، وَحَمِدَ اللَّهَ، وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجْرًا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ عَزَلَ شَوْكَةً أَوْ عَزَلَ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِئَةِ السَّلَامِي أَمْسَى مِنْ يَوْمِهِ وَقَدْ زُحِرَ نَفْسُهُ عَنِ النَّارِ.

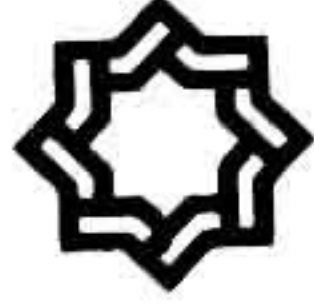
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۸۰)	جلد ۸	صفحہ ۱۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۸۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۵
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		

ترجمة الحديث:

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابن آدم (انسان) کو تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن جب نے اللہ کا ذکر کیا، اللہ کی حمد کی، تھلیل کی اور اللہ کی تسبیح کی (الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا) مسلمین کی راہ سے پتھر کو ہٹا دیا یا مسلمین کی راہ سے کانٹے کو ہٹا دیا یا مسلمین کی راہ سے ہڈی کو دور کر دیا یا نیکی کا حکم دیا، برائی سے روکا ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد میں تو اس نے اس دن اپنے نفس کو آگ سے دور کر دیا۔

۲۱۳ صفحہ	جلد ۲	الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۳۰۴) قال المحقق: صحیح
۲۳۶ صفحہ	جلد ۲	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۵۶۰) قال الالبانی: صحیح
۱۴۰ صفحہ	جلد ۳	الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۹۷۵) قال الالبانی: صحیح
۲۸۳ صفحہ		عمل الیوم الیلۃ (للنسائی) / رقم الحدیث (۸۳۷)



عَنْ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامِي مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ فَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيَجْزِي عَنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى.

صحیح مسلم	رقم الحديث (٤٢٠)	جلد ٢	صفحة ١٦٢
سنن الكبرى (للبيهقي) / رقم الحديث (٢٨٩٨)	رواه مسلم في الصحيحه	جلد ٣	صفحة ٦٤
قال البيهقي:	سنن ابى داود	جلد ٢	صفحة ٣٢
رقم الحديث (١٢٨٥٠)	صحیح سنن ابى داود	جلد ١	صفحة ٣٥٢
قال الالبانى:	سلسلة الاحاديث الصحيحه / رقم الحديث (٥٤٤)	جلد ٢	صفحة ١٢٠
المسند الامام احمد	رقم الحديث (٢١٣٤٣)	جلد ١٥	صفحة ٥٣١
قال حمزه احمد الزين: اساده صحیح	رقم الحديث (٢١٣٦٥)	جلد ١٥	صفحة ٥٣٩
المسند الامام احمد	رقم الحديث (٢١٣٦٥)	جلد ١٥	صفحة ٥٣٩
قال حمزه احمد الزين: اساده صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر روزانہ صبح کو صدقہ واجب ہوتا ہے پس ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے ان سے دور کعتیں کافی ہونگی جو انہیں ادا کرتا ہے صلاۃ لضعفی (چاشت کی صلاۃ) کی صورت میں۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۱۶۳۱۲)	جلد ۶	صفحہ ۴۱۲
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۶۳۱۳)	جلد ۶	صفحہ ۴۱۲
الدر المنثور		جلد ۱	صفحہ ۴۸۸
الدر المنثور		جلد ۱	صفحہ ۶۲۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۶۶۵)		جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
جامع العلوم والحکم			صفحہ ۳۲۴



عَنْ أَبِي مُوسَى - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ - قَالَ:

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ " قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ
وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ فَيُصَيِّنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفِ
قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوفِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ
فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ "

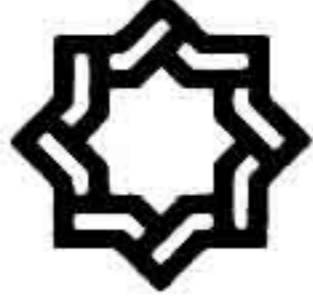
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٠٠٨)	جلد ٢	صفحة ٣٩٢
صحیح البخاری	رقم الحديث (١٣٢٥)	جلد ١	صفحة ٢٣٠
صحیح البخاری	رقم الحديث (٦٠٢٢)	جلد ٢	صفحة ١٩٠٢
السنن الكبرى (للبيهقي)	رقم الحديث (٤٨٢١)	جلد ٢	صفحة ٣١٥
قال البيهقي:	رواه البخاري في الصحيح		
المسند الامام احمد	رقم الحديث (١٩٢٢٣)	جلد ١٣	صفحة ٥٠٢
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
سلسلة الاحاديث الصحيحه	رقم الحديث (٥٤٣)	جلد ٢	صفحة ١١٤
الادب المفرد	رقم الحديث (٢٢٥)		صفحة ٨٨

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: ہر مسلم پر صدقہ لازم ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اگر وہ نہ دے پائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پس وہ اپنے ہاتھ سے کمائی کرے تو اپنے نفس کو ہی فائدہ دے اور صدقہ کر دے۔ انہوں نے عرض کی اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے

صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۶۶)	صفحہ ۱۰۱
قال الالبانی:	صحیح	
الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۰۶)	صفحہ ۱۱۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۷۳)	جلد ۳ صفحہ ۳۷۴
قال المحقق:	صحیح	
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۶۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۸
قال الالبانی:	صحیح	
فتح الباری	رقم الحدیث (۱۳۳۵)	جلد ۴ صفحہ ۳۹۲
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۰۲۲)	جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۹
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۶۳۰۷)	جلد ۶ صفحہ ۴۱۱
جامع العلوم والحکم		صفحہ ۳۲۵
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۶۳۳)	جلد ۶ صفحہ ۱۴۳
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ	
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۶۷۰۰)	جلد ۹ صفحہ ۱۰۸

یا اگر وہ ایسا نہ کرے تو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مفلوک الحال ضرورت مند کی مدد کرے۔ انہوں نے عرض کی اگر وہ ایسا نہ کرے تو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پس وہ بھلائی کا حکم دے۔ انہوں نے عرض کی اگر وہ یہ نہ کرے تو؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شتر سے رک جائے۔ اسکا شتر سے رک جانا اس کیلئے صدقہ ہے۔



عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ الْبِرُّ مَا أَطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَأَطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْطَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوَكَ حَدِيثٌ "صَحِيحٌ" رَوَيْنَاهُ فِي مُسْنَدِي الْإِمَامَيْنِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَالِدَّارِمِيَّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۵۵۳)	جلد ۵	صفحو ۱۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۹۷)	جلد ۲	صفحو ۱۲۳
قال شعيب الارنؤوط: اساده صحیح علی شرط الصحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۷۵۶۳)	جلد ۱۳	صفحو ۴۴۴
قال حمزه احمد الزين: اساده صحیح			
سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۳۹۶)	جلد ۴	صفحو ۱۷۳
قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی حُسنِ خُلُق ہے

اور گناہ وہ ہے جو (تیرے) نفس میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار گزرے۔

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (میرے دل کی بات بتاتے ہوئے) فرمایا:

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح النیۃ للبغوی	رقم الحدیث (۳۳۹۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۷۶
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۷۸۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۳
قال البیہقی:	اخرجہ مسلم فی الصحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۲	صفحہ ۳۰
الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۹۵)		صفحہ ۱۱۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۲۹)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۷۱۲)	جلد ۹	صفحہ ۶۰

تو نیکی کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے۔

میں عرض کی ہاں (یا رسول اللہ!)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے دل سے پوچھ! نیکی وہ ہے جس کے کرنے سے نفس مطمئن ہو اور دل کو قرار ہو اور

گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینے میں تردد پیدا کرے۔

اگرچہ لوگوں نے تجھے (اس کے خلاف) بتایا ہو اور (بار بار) بتایا ہو (لیکن حقیقت وہی

ہے جو میں نے بیان کر دی ہے)

حُسْنُ الْخُلُقِ:

ایک مومن اخلاقِ حسنہ کا پیکر ہوا کرتا ہے اور وہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ارشاداتِ عالیہ کے مطابق اپنے باطن کی اصلاح کر لیتا ہے پھر وہ شریعتِ مطہرہ کے مطابق

عمل کرتا ہے وہ کسی مقام پر بھی فتیح اخلاق کا مظاہرہ نہیں کیا کرتا۔ ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ : اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِ

حَسَنٍ .

سنن الترمذی رقم الحدیث (۱۹۹۴) جلد ۳ صفحہ ۳۹۷

قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۱۹۸۷) جلد ۲ صفحہ ۳۷۳

قال الالبانی: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو تقویٰ اللہ اختیار کرو، بدی کے بعد نیکی کرو۔ یہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خلق حسن سے برتاؤ کرو۔

اہل ایمان اخلاق کریمانہ سے متصف ہوتے ہیں وہ لوگوں کی ترشی و تنگی کا خندہ پیشانی سے جواب دیتے ہیں۔ کسی کی گالی و گلوچ پر وہ زیادہ دل برداشتہ نہیں ہوا کرتے کسی کے تنگ کرنے پر وہ آپے سے باہر نہیں ہو جاتے بلکہ وہ گالی کا جواب دعا سے دیا کرتے ہیں پتھر برسانے والے کو پھول پیش کیا کرتے ہیں وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس لئے کہ یہ ان کے نبی

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٥٠٨٣)	جلد ٣	صفحہ ٨٨
المسند الامام احمد	رقم الحديث (٢١٢٥١)	جلد ١٥	صفحہ ٥٠١
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحديث (٢١٢٩٤)	جلد ١٥	صفحہ ٥١٥
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحديث (١٤٨)	جلد ١	صفحہ ٤٩
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه		
وقال الذهبي:	على شرطهما		
کنز العمال	رقم الحديث (٥٦٢٩)	جلد ٣	صفحہ ٨٩
کنز العمال	رقم الحديث (٢٢٢٩٦)	جلد ١٥	صفحہ ٨٢٩

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک پر عمل مومن کی سب سے بڑی سعادت ہوا کرتی ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ذیشان بھی ہم جیسوں کو غفلت سے بیدار کرنے کیلئے کاری ہے۔

صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَأَحْسِنُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ.
جو تم سے قطعی تعلق کرے اس سے صلہ رچی کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہارے ساتھ برے طریقے سے پیش آئے اس پر احسان کرو۔
یہ دین حق درگزر اور عفو کا درس دیتا ہے اس دین میں اپنے مسلم بھائی کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کا سبق ہے۔ آج جو دوسروں کے عیب چھپاتا ہے تو یقینی بات ہے وہ حسن خلاق کے وصف سے متصف ہے اور حسن خلق کے وصف سے متصف اللہ کے ہاں بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔
اس کے صلہ میں رحیم و کریم اللہ قیامت کو اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو کسی مسلم کی ستر پوشی کرتا ہے اللہ اس کی ستر پوشی فرمائے گا قیامت کے دن۔

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۸۰) جلد ۲ صفحہ ۲۲۸

قال المحقق: حدیث صحیح

المسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۴۷۶) جلد ۱ صفحہ ۳۷۸

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہا - نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ارشاد فرما رہے تھے: بے شک مومن اپنے حسن خلق کے سبب صائم

۳۰۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۴۲۳۶)	المسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزين:
۹۷ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۴۷۹۸)	سنن ابی داؤد
۱۰۷ صفحہ		رقم الحدیث (۲۸۴)	الادب المفرد
۱۲۲ صفحہ		رقم الحدیث (۲۱۷)	صحیح الادب المفرد
		صحیح	قال الالبانی:
۴۲۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۷۹۵)	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۷۹۵)
۸۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۹۹)	المستدرک للحاکم
		هذا حدیث علی شرط الشيخین ولم یخرجاه	قال الحاکم:
		علی شرطہما	وقال الذہبی:
۱۳ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۷۴۵)	المطالب العالیہ
۱۳۳ صفحہ	جلد ۲		الدر المنثور
۳۸۶ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۹۰۴)	الترغیب والترہیب
		حسن	قال المحقق:
۸ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۶۴۳)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۶۴۳)
		صحیح	قال الالبانی:
۸۲ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۳۵۰۱)	شرح السنۃ للبخاری

وقائم کے درجہ کو پالیتا ہے۔

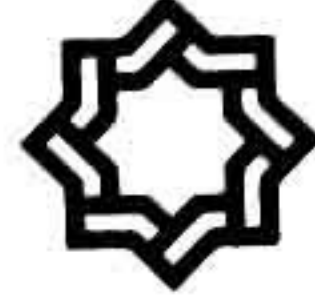
دن کو روزہ رکھنا بہت بڑی نیکی ہے۔ روزہ رکھنے سے پروردگار راضی ہوتا ہے اور وہ بے حساب اجر و ثواب عطا فرماتا ہے بلکہ وہ یہاں تک فرماتا ہے کہ

الصَّوْمُ لِيْ وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهٖ

روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزاء بھی میں دوں گا۔

یعنی دیگر عبادات کا اجر و ثواب گنتی و شمار میں ہے لیکن روزہ کا اجر و ثواب گنتی سے وراہ ہے جس کو اللہ الکریم اپنے خصوصی کرم سے عطا فرمائے اسے کون شمار کر سکتا ہے۔ اب اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حسن خلق کا پیکر مسلم روزہ دار اور شب زندہ دار کے مرتبہ و مقام کو پالیتا ہے۔



عَنْ أَبِي نَجِيحِ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَتْهَا مَوْعِظَةٌ مُودِعَ فَأَوْصِنَا قَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۵)	جلد ۱	صفحة ۱۷۸
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح			
سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۶۸۵)	جلد ۳	صفحة ۳۰۸
قال الترمذی: هذا حديث حسن صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۶۷۶)	جلد ۲	صفحة ۶۹
قال الالبانی: صحیح			
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۴۲)	جلد ۱	صفحة ۴۷
قال محمود محمد محمود: الحديث صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت ابو نوح عرباض سارہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا کہ اس سے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! (ہمیں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ) گویا یہ (دنیا کو) الوداع کہنے والے کا وعظ ہے۔ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۸
قال الالبانی:	سندہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۹۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۹
شرح السنۃ للبعغوی	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
قال البغوی:	هذا حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۷۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۴
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		

اختیار کرو اور (امیر کا حکم) سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی غلام تم پر امیر مقرر کر دیا جائے بے شک تم میں سے جو آدمی میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تو (اس وقت) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تم بچو (خلاف شرع) نئی باتوں سے یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

تقوی اللہ:

تقوی کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ وَلَا يَفْقِدُكَ حَيْثُ أَمَرَكَ.

اللہ تعالیٰ تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے منع فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے وہاں غیر حاضر نہ پائے جہاں جانے کا اس نے حکم دیا ہے۔

یہ تقوی کی تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو بجالانا اور اس کے نواہی سے اجتناب کرنا حقیقی تقویٰ ہے۔ صلاۃ و صیام کا حکم دیا، زکوٰۃ و حج کو فرض قرار دیا، صدقہ و خیرات سخاوت و دریا دلی شجاعت و بہادری، عفت و عصمت، نرمی و خندہ پیشانی وغیرہ یہ سب کچھ بجالانا تقویٰ ہے۔ چوری و بدکاری، قتل و جادو، طعنہ زنی و عیب جوئی، چغلی و غیبت، جھوٹ اور اتہام بازی وغیرہ ان سب سے بچ جانا تقویٰ ہے تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی جملہ ارشاد فرما کر بہت کچھ ارشاد فرما دیا۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں:

الْمُتَّقِي : مَنْ سَلَكَ سَبِيلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ

الدُّنْيَا وَرَاءَ الْقَفَاوِ كَلَّفَ النَّفْسَ الْإِخْلَاصَ وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا.

متقی وہ ہے جو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مرضیہ پر

چلے دنیا کو پس پشت پھینکے اور نفس کو اخلاص و وفا کا خوگر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب

کرے۔

وَأَيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

اور بچو تم (خلاف شرع) باتوں سے یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔

بدعت: ہر اس نئی بات کو کہیں گے جو رافع سنت ہو۔ یعنی جس کے کرنے سے سنت اٹھ

جائے وہ بدعت ہے ایسی بدعت گمراہی ہے اور جو عمل سنت کو ختم کرنے والا ہو اس کی گمراہی میں

کسی کو شک و شبہ نہیں۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

الْمُرَادُ بِالْبَدْعَةِ : مَا حَدَّثَ مِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ فِي الشَّرِيعَةِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَأَمَّا

مَا كَانَ لَهُ أَصْلٌ " مِنَ الشَّرْعِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَلَيْسَ بِبَدْعَةٍ شَرْعاً. ۲

بدعت سے مراد وہ کام ہے جو نیا پیدا شدہ ہو جس کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل نہ ہو جو

اس پر دال ہو۔ بہر حال وہ امر جس کی شریعت میں اصل ہو تو اس نئے کام کو شرعاً بدعت ہرگز نہ

کہیں گے۔

(۱) تفسیر کبیر للرازی

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/۱۲۷

فَكُلُّ مَنْ أَحَدَثَ شَيْئًا وَنَسَبَهُ إِلَى الدِّينِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَصْلٌ مِنَ الدِّينِ
يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ وَالِدِّينُ بَرِيٌّ مِنْهُ ۱

پس جس نے بھی کوئی ایسی نئی بات نکالی اور اسکی نسبت دین کی طرف کر دی حالانکہ اس
کی دین سے کوئی اصل نہ ہو جس کی طرح اس کا رجوع کیا جاسکے تو وہ نئی بات گمراہی اور دین اس
سے بری ہے۔

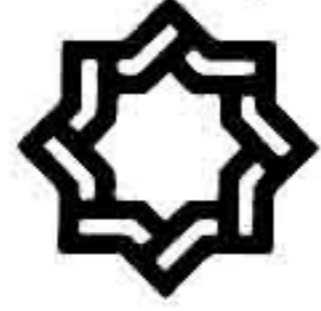
حرملة بن يحيى قال سمعت الشافعي رحمه الله عليه يقول:

الْبِدْعَةُ بِدْعَتَانِ بِدْعَةٌ مَحْمُودَةٌ وَبِدْعَةٌ مَزْمُومَةٌ فَمَا وَافَقَ السُّنَّةَ
فَهُوَ مَحْمُودٌ وَمَا خَالَفَ السُّنَّةَ فَهُوَ مَذْمُومٌ ۲

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعت محمودہ بدعت
مذمومہ پس جو نیا کام سنت کے موافق ہو وہ محمود ہے اور جو سنت کے مخالف ہو وہ مذموم ہے۔

(۱) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۲۸

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۳۱ - قال الارنوط: وهو صحيح عن الامام الشافعي رحمه الله عليه



عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ
يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَى
مَنْ سَهَّلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي
الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِلَّا أَذُوكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ
الصَّوْمِ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ
فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يِعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ
إِلَّا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرُورِهِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرُورُهُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَخْبِرُكَ
بِمَلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآخَذَ بِلِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ
هَذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ تَكَلَّمْ أُمَّكَ وَهَلْ
يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ قَالَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

الترغيب والترهيب رقم الحديث (١٠٩٦) جلد ١ صفحہ ٥٨٠

قال المحقق: صحيح

سنن الترمذی رقم الحديث (٢٦٢٥) جلد ٣ صفحہ ٢٨٠

قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے آگ سے دور کر دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے بہت بڑے عمل کے بارے میں سوال کیا ہے اور یقیناً وہ (عمل) آسان ہے اس آدمی پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔
تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے
اور تو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۳۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۹۱۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۶۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

اور رمضان کے روزے رکھے

اور بیت اللہ کا حج کرے۔

پھر آپ نے ان (حضرت معاذ بن جبل) سے فرمایا:

کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازوں کی طرف راہنمائی نہ کروں؟

روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے۔

اور صدقہ گناہ (کی آگ) کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

اور آدمی کا نماز پڑھنا رات کے وسط میں (یعنی نماز تہجد ادا کرنا)

پھر آپ نے قرآن کی تلاوت

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مِنْ شَرُوعٍ كِي اَوْر يَعْلَمُونَ تک پہنچے پھر ارشاد

فرمایا

کیا میں تمہیں رَأْسِ الامر اور اس (دین) کے ستوں اور اسکی کہان کی چوٹی کی خبر نہ

دوں؟

میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور خبر دیجئے)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَأْسِ الامر اسلام ہے

اور اس کا ستون نماز ہے

اور اسکے کہان کی چوٹی جہاد ہے

پھر ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں اس سب کے مجموعے کی خبر نہ دوں؟
میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور خبر دیجئے)
پس آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی پھر فرمایا اس کو اپنے تک رو کے رکھو۔
میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کیا ہم پکڑے جائیں گے ان باتوں سے جو ہم
بولتے ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تیری ماں تجھے کھوئے

لوگوں کو (قیامت کے دن) آگ میں ان کے چہروں کے بل یا نتھنوں کے بل نہیں
گرائے گی مگر ان کی زبانوں کی کاشت

-☆-

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری
دیتے ہیں اور اپنا مدعا عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم مجھے ایسا عمل بتا دیجئے
جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام جنت
نصیب ہو پروردگار عالم جل جلالہ اپنی رضا و خوشنودی کی سند عطا فرمادے اور جو مقام غضب الہی
ہے جہنم سے چھٹکارا مل جائے اللہ تعالیٰ کی غضب و ناراضگی سے نجات مل جائے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ تم نے ایک بہت بڑی
بات کے بارے میں استفسار کیا ہے واقعی بات بہت بڑی ہے جس عمل سے نجات ابدی مل
جائے عذاب الہی سے چھٹکارا مل جائے اللہ کی خوشنودی نصیب ہو اور پروردگار کی ناراضگی سے

بچ جائے یقیناً وہ عمل بہت اہم ہے لیکن جس خوش نصیب کیلئے اللہ الکریم یہ آسان کر دے اس کیلئے واقعی یہ آسان ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق یاوری کرے تو کوئی کام صعب و مشکل نہیں۔ پروردگار عالم جل جلالہ کی رحمت شامل حال ہو تو بڑی سے بڑی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کام ہو جاتے ہیں بظاہر جس کے وقوع سے ناامیدی ہو وہ بھی ہو جایا کرتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند امور کا ذکر کیا ان میں سے کچھ فرائض ہیں کچھ نوافل اور ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا :

عبادت:

عبادت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کیلئے پیدا فرمایا اور بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ عبادت کسے کہتے ہیں۔

علامہ محمد طاہر عبادت کا معنی لکھتے ہیں

العبادة : الطاعة او المعرفة۔

عبادت اطاعت یا معرفت کو کہتے ہیں۔

کیا ہر اطاعت یا معرفت کو عبادت کہیں گے؟

ہمیں امیر کی اطاعت کا حکم ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے۔

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ.

اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔

بدیہی بات ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔

ابو اسحاق الزجاج لکھتے ہیں

مَعْنَى الْعِبَادَةِ فِي اللُّغَةِ الطَّاعَةِ مَعَ الْخُضُوعِ ۱.

لغت میں عبادت کا معنی ایسی اطاعت ہے جس میں عاجزی ہو۔

علامہ بیضاوی اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں

الْعِبَادَةُ : أَقْصَى غَايَةِ الْخُضُوعِ وَالتَّذَلُّلِ ۲.

عبادت انتہا درجہ کی عجز و انکساری کو کہتے ہیں۔

انتہا درجہ کی عجز و انکساری کیا ہے؟

فرمانبردار بیٹا اپنے باپ سے انکساری سے پیش آتا ہے۔ ایک لائق شاگرد اپنے استاد

کے سامنے عاجزی سے بیٹھتا ہے۔ تو کیا اسے عبادت کہیں گے؟ ہرگز نہیں۔

ایک مخلوق دوسری مخلوق سے انکساری تو کر سکتی ہے لیکن حد درجہ کی انکساری نہیں ہو سکتی

کیونکہ شعور میں یہ بات موجود ہے کہ یہ بھی تو مخلوق ہی ہے۔ اسکا وجود بھی کسی ذات کا محتاج

ہے۔ ہاں وہ ذات جو غیر محتاج ہو واجب الوجود ہو اسکی بارگاہ میں انکساری عبادت کہلائے گی

(۱) معانی القرآن و اعرابہ ۱/۲۸ دار الحدیث القاہرہ ۱۹۹۳ء

(۲) تفسیر البیضاوی ۱/۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۵ء تفسیر المنظر ی ۱/۹ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

بلکہ اسکی اطاعت، اسکی تعظیم اور اسکی حمد بھی عبادت کہلاتی ہے۔ وہ بد بخت آدمی جو کسی محتاج کو غیر محتاج سمجھ لے اور کسی ممکن الوجود کو واجب الوجود جانے تو اس بد بخت کا اس نظریہ سے انکساری کرنا یا اطاعت کرنا عبادت کہلائے گا۔ مفسر قرآن علامہ ابن جریر طبری اسی مفہوم کو واضح کرنے کیلئے لکھتے ہیں:

وَتَاوِيلُ قَوْلِهِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ : لَكَ اللَّهُمَّ نَحْشَعُ وَنَذِلُّ وَنَسْتَكِينُ إِقْرَاراً
لَكَ يَا رَبَّنَا بِالرُّبُوبِيَّةِ لَا لِغَيْرِكَ ۱

ایاک نعبد کا معنی ہے: اے اللہ! آپ کیلئے ہم عجز کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کیلئے ہی فروتنی اور انکساری کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! یہ سب کچھ آپ کیلئے ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے کرتے ہیں آپ کے غیر کیلئے نہیں۔

ان ساری باتوں کا ما حاصل یہ ہے کہ

کسی ذات کو واجب الوجود، مستقل بالذات اور غیر محتاج ماننا اسکی اطاعت کرنا یا اسکی تعریف و تعظیم کرنا عبادت کہلاتا ہے۔

نعمتِ ایمان سے معمور شخص جب بھی اللہ کا حکم مانتا ہے تو اسے واجب الوجود جان کر مانتا ہے۔ جب بھی اسکی حمد بیان کرتا ہے تو مستقل بالذات مان کر اور جب بھی اسکی تعظیم کرتا ہے تو غیر محتاج یقین رکھ کر۔ اس مرد مومن کا یہ سب کچھ کرنا عبادت کہلاتا ہے۔

(۱) جامع البیان ۱/۱۰۳ ادار فکر بیروت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء

شُرک:

اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کسی کو واجب الوجود، مستقل بالذات، غیر محتاج جان کر اسکی تعظیم کرنا اسکا حکم ماننا شرک کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ.

بیشک اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ جسکی چاہے مغفرت فرمادے۔

اس جگہ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا سے مراد افرال الشہادتین ہے یعنی زبان

قلب وقلب کہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

کلمہ طیبہ جب تک زبان سے ادا نہ کیا جائے کسی کو مسلم نہیں کہہ سکتے کسی کے مسلم و مومن ہونے کیلئے شرط ہے کہ وہ دل سے اللہ کی واحدیت کا قائل ہو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہو اور زبان سے بھی اس کا اقرار کرے۔

ایک مرتبہ تو اس کلمہ طیبہ پڑھنا فرض ہے بلکہ ایمان کی شرط ہے پھر اس کے بعد زندگی

بھر اس کا تکرار ہوتا رہے تاکہ تجدید ایمان ہوتی رہے اور اس کلمہ طیبہ کے ثمرات سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔

تُقِيمُ الصَّلَاةَ:

صلاة (نماز) مومن کی پہچان ہے۔ صلاة کے بغیر مومن کو سکون و قرار نہیں جب تک یہ

بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ ریز نہ ہو جائے اس وقت تک اسکی روح کو سکون نہیں ملتا۔ پس صلاۃ قرب الہی کا ذریعہ ہے۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ أَعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ إِنَّهَا سَتَكُونُ أَمْرَاءَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرُ عَلَى الْحَوْضِ .

يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتَقٌ رَقْبَتَهُ وَمُؤَبَّقُهَا .

يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْتٍ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۳)	جلد ۵ - صفحہ ۹
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۸۱۹)	جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۵
المستدرک	رقم الحدیث (۶۰۸۴)	جلد ۴ صفحہ ۶۰۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۳۷۸)	جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۹
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۲۲۱)	جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۸
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے کعب بن عجرہ!

میں تجھے سفہاء کی حکومت کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہاں عنقریب سفیہ حکمران ہوں گے جس شخص نے ان سے راہ و رسم رکھا ان کے ظلم و عدوان پر ان کی اعانت کی اور ان کے جھوٹ کو سچ کہا تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میری بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکے گا اور جس شخص نے نہ ان ظالم و سفیہ حکمرانوں سے راہ و رسم رکھا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد و اعانت اور نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہا وہ خوش قسمت مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حوض کوثر پر میری خدمت میں حاضر ہوگا۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۹۲۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۴۵
قال المحقق:	رواهما رجال اصح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۹۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۷۶
قال المحقق:	اسنادہ قوی		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۶۲
قال المنذری:	رواه ابو یعلیٰ باسنادہ صحیح		
وقال المحقق:	صحیح		
شرح مشکل الاثار	رقم الحدیث (۱۳۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

اے کعب بن عُجرہ!

صلاة قرب الہی کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ دو طرح کے لوگ صبح اپنے نفسوں کا سودا کرتے ہیں۔ ایک اطاعت الہی کر کے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے دوسرا اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

اے کعب بن عُجرہ!

جو گوشت حرام سے پرورش شدہ ہے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں صلاة کو قرب الہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس فرزند آدم کے بخت قابل رشک ہیں جو ہر روز قرب الہی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔ ادھر وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اللہ اکبر کہتا ہے اور ادھر اللہ کی شان رحیمی اسے قرب کی مزید منزلوں سے سرفراز کرتی جاتی ہے اور جو صلاة کی لذت سے مالا مال ہے وہ یقیناً قرب الہی کی چاشنی سے بہرور ہے۔

تَوْتِي الزَّكَاةَ:

زکاة بنائے اسلام ہے۔ اسلام کی حسین جمیل عمارت جن ستونوں پر استادہ ہے ان میں ایک زکاة ہے زکاة ادا کرنے والا اپنے دین و ایمان کا محافظ ہوا کرتا ہے اور زکاة کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ عَلَى أَنْ يُوحَّدَ اللَّهُ وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَآيْتَاءَ الزَّكَاةَ

وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۵
قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۷
قال الالبانی: صحیح			
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی: صحیح			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
سنن النسائی		جلد ۸	صفحہ ۱۰۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال الالبانی: صحیح			
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۶
شرح سنن للبغوی	رقم الحدیث (۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷
قال البغوی: هذا حدیث صحیح متفق علی صحته			
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۷۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۸
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۴
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۸
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۸

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر اللہ کی واحد نیت، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا، صلاۃ قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا ہے۔

زکاۃ کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بھی قابل

حلیۃ الاولیاء	جلد ۳	صفحہ ۶۲
تحفۃ الاشراف	جلد ۵	صفحہ ۳۳۰
تحفۃ الاشراف	جلد ۵	صفحہ ۴۲۰
تحفۃ الاشراف	جلد ۶	صفحہ ۴۱
الکامل (لابن عدی)	جلد ۳	صفحہ ۱۷
الکامل (لابن عدی)	جلد ۵	صفحہ ۱۵۹
صحیح ابن خزیمہ	جلد ۱	صفحہ ۱۵۹
مسند الامام احمد	جلد ۴	صفحہ ۴۰۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ متقطع	
مسند الامام احمد	جلد ۱	صفحہ ۳۳۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح	
مسند الامام احمد	جلد ۱	صفحہ ۴۹۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح	

غور ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا آدَيْتَ زَكَامَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دے تو تو نے جو تجھ پر لازم تھا اس کو پورا کر دیا۔

زکاۃ اپنے مال سے سال کے بعد ۴۰ واں حصہ نکالنا ہے سال کے بعد یہ معمولی چیز ہے لیکن اس کیلئے جس کیلئے اللہ تعالیٰ آسان کر دے اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت کے بغیر زکاۃ بھی مشکل نکلتی ہے ہاں جو مرد مومن خوشدلی سے زکاۃ ادا کرتا ہے گویا اس پر جو حقوق مالیہ تھے وہ ان کی ادائیگی سے فارغ ہو چکا ہے۔ اللہ رب العزت ہر مسلم کو دین حق کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۴۱ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۷۲۴۰)	السنن الکبریٰ للبیہقی
۵۵۴ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۴۴۰)	المستدرک للحاکم
		صحیح	وقال الذہبی:
۵۳۷ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۵۷۳)	الترغیب والترہیب
		حسن	قال المحقق:
۳۱۸ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۷۱۹)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۷۱۹)
		حسن	قال الالبانی:
۲۱۲ صفحہ	جلد ۲		التمہید
۱۰۵ صفحہ	جلد ۴		اتحاد السادة المتقين

وَتَصُومَ رَمَضَانَ:

اہل ایمان بڑی خوشدلی سے رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں وہ پورا سال اس سعادتوں سے لبریز ماہ کا انتظار کرتے ہیں اہل ایمان کی سحری و افطاری کا اہتمام ان کی اندورنی خوشی و جذبہ ایمانی کو اجاگر کرتا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روزہ کی اہمیت کو کیسے بیان کرتا ہے

ملاحظہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض ہے اور میں نے تم پر اس کی راتوں کا قیام سنت قرار دیا پس جس نے رمضان المبارک میں دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا حصول ثواب کیلئے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک و صاف ہوگا جس دن وہ اپنی ماں سے پیٹ سے باہر آیا تھا۔

المسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۶۶۰) جلد ۲ صفحہ ۳۰۶

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

سنن النسائی رقم الحدیث (۲۶۰۶) جلد ۴ صفحہ ۱۶۲

سبحان اللہ! حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امت پر کس درجہ مہربانی ہے یہ آپ ہی کی نظر کرم کا فیض ہے کہ بندہ رمضان کے روزے رکھے اور اسکی راتوں کو قیام کرے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ انسان خود سوچے وہ روزانہ کتنے گناہ کرتا ہے اس سے کس قدر معصیتیں سرزد ہوتی ہیں اور وہ نافرمانیوں پر نافرمانیاں کیے جاتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اس درجہ شفقت فرمائی کہ اگر وہ رمضان کے روزے رکھے اور حصول ثواب کیلئے اس کی راتوں کو صلاۃ التراويح ادا کرے تو وہ گناہوں سے اپنی پیدائش کے دن کی طرح پاک و صاف ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ "وَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرَفْتُ وَلَا يَصْحَبُ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ" أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُءٌ "وَصَائِمٌ" وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرِحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۶
سنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۸۳۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۴۴۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۱۳۴)	جلد ۷	صفحہ ۶۰۱
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۶
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۰
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۰۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۵
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۶۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۳
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۳۴۰۲)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۲۹
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۹۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۵۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۷۹)	جلد ۷	صفحہ ۴۱۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۶
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ (للبيهقي)	رقم الحدیث (۸۵۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۱
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۲۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرطہما		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

فرزند آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزے کے یہ روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزاء میں دو ننگا۔ روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ بے ہودہ بات نہ کرے اور نہ کسی کو درشت طریقے سے پیش آئے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے لڑنا چاہے تو اسے چاہے کہ وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

قسم ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزاہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو روزہ کی افطاری سے خوش ہوتا ہے اور دوسرا جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے اس ملاقات سے خوش ہوگا۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۰
قال الالبانی:	صحیح الاسناد		

سبحان اللہ! ایک روزہ دار کیلئے کتنی بڑی بڑی نویدیں ہیں اللہ الکریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت کو جس انداز سے نوازتا ہے اگر یہ امت ساری زندگی اس کے شکرانے میں سر بسجود ہو کر گزار دے تو حق شکر ادا نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا روزہ میرے لیئے ہے اور اسکی جزا میں دوں گا کتنا پر کیف ارشاد ہے جو روزہ رکھتا ہے اس ارشاد کو سن کر اس کی اندرونی کیفیت کا عالم کیا ہوگا جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے اور پھر یوں راضی ہو کہ فرمائے اس کے اس عمل کی جزا میں دوں گا اب اس روزہ دار کو کس چیز کی ضرورت رہ جاتی ہے۔ ویسے ہر عمل کی جزا اللہ ہی عطا فرماتا ہے لیکن روزہ کے بارے میں یہ فرمانا کہ اس کی جزا میں دوں گا بہت بڑی نوید ہے یعنی روزہ دار پر جب روزہ کی وجہ سے کرم ہوگا تو درمیان میں کوئی فرشتہ واسطہ نہیں ہوگا دینے والا اللہ ہوگا اور اپنے دست کرم سے دیگا۔

روزہ ڈھال ہے۔ ڈھال سے انسان دشمن کے وار سے بچ جاتا ہے جنگ کے دوران ڈھال انسان کو بچاتی ہے تو اللہ الواحد روزہ کو اہل ایمان کی ڈھال قرار دیا کہ تمہارے دشمن بے شمار ہیں دیکھے بھی اور ان دیکھے بھی ان سب سے بچاؤ کیلئے ان کے حملوں اور ان کے مکر و فریب سے بچنے کیلئے روزہ ڈھال ہے روزہ کی موجودگی میں ان کا کوئی وار کارگر ثابت نہ ہوگا بلکہ یہ اپنا سامنہ لیکرنا کام و نامراد واپس پلٹیں گے۔

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے یہ اہل ایمان پر روزانہ مختلف انواع حملے کیا کرتا ہے اس کے حملے بڑے اچانک اور اتنے گہرے ہوا کرتے ہیں کہ اگر اسکا حملہ ہو جائے تو بندہ کیلئے سنبھلنا مشکل ہوتا ہے لیکن اللہ الکریم نے روزہ دار پر کرم کیا کہ روزہ کو اس کی ڈھال بنا دیا جس کے

ہوتے ہوئے اس ازلی دشمن کے حملے ناکام جاتے ہیں وہ پورا زور لگا کر بھی آئے لیکن اخلاص و للہیت سے روزہ رکھنے والے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ دنیا کی ڈھال یہ انسان کی بنائی ہوئی ڈھال یہ بندے کا بنا ہوا مدافعتی نظام خراب ہو سکتا ہے ناکارہ ہو سکتا ہے لیکن اللہ القادر کا دفاعی نظام اس کی عطا کردہ ڈھال کو کوئی نہیں توڑ سکتا روزہ کو پروردگار عالم جل جلالہ نے ڈھال بنایا ہے آئیے روزے رکھ کر اپنے آپ کو حفاظتی قلعہ میں لے آئیں اور جو اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے پھر وہ محفوظ ہی رہا کرتا ہے۔

قیامت کے دن جب پل صراط سے گزر رہوگا آتش جہنم خوب جوش میں ہوگی اس وقت اللہ الکریم کا کرم ہی بچائے تو بچا جاسکتا ہے ورنہ اس جہنم سے کون بچنے والا ہے۔ روزہ دار کو یہ نوید ہے کہ تیرے پاس ڈھال ہے اور جب تو پل صراط سے گزرے گا جہنم ہزار جوش میں آئے تیرے پاس اللہ کا حفاظتی نظام ہے تجھے جہنم کچھ نہیں کہہ سکتی بلکہ تو جہنم سے خیر و عافیت سے گزر جائے گا۔

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول اور آپ کا ہر فرمان سچا ہے بلکہ صداقت در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیرات لیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں سادا انداز میں روزہ دار کے شرف کو ذکر نہیں کیا بلکہ قسم سے ذکر کیا ہے پھر قسم کا انداز بھی جدا گانہ ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اس سے بڑھ کر اس کی اور کیا اہمیت ہو سکتی ہے اس قسم کے بعد جو بات بیان کی اس پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے بلکہ اگر زمین و آسمان اس

پر قربان کر دیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

لَخَلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطِيبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

بو سے انسان کو نفرت ہے کسی کے منہ سے بو نکلے اور دوسرا اس کو محسوس کرے تو اسے ناگواری ہوتی ہے لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی پر اللہ الکریم کا کتنا کرم ہے اور اللہ کو اس سے کتنا پیا ہے کہ اس کے منہ سے روزہ کی حالت میں نکلنے والی بو اللہ الطیب کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ:

روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت۔ اہل ایمان جانتے ہیں کہ روزہ دار پورا دن افطاری کے وقت کا انتظار کرتا ہے وہ لمحہ لمحہ گنا کرتا ہے تلخ دنوں میں تو افطاری کا انتظار بڑی شدت سے ہوتا ہے پھر افطاری کے وقت حسب استطاعت اہتمام اہل ایمان کی اندرونی خوشی کا اظہار کرتا ہے یہ خوشی یہ مسرت ایمان کی نشانی ہے اس خوشی سے ہر اہل ایمان واقف ہے۔

دوسری خوشی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔ جب تک بندہ مومن اس دنیا میں ہے اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہے جب وہ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا پھر اس کی ملاقات وحدہ لا شریک سے ہوگی جیسے روزہ دار افطاری کا انتظار کرتا ہے اسی طرح وہ دنیا سے رخصتی کے دن کا بھی انتظار کرتا ہے اسے اس دن جو مسرت و شادمانی نصیب ہوگی اس کو اس ناپائیدار دنیا کے ناپائیدار الفاظ میں کیسے بیان کیا جاسکتا ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ.

جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔ یہ محبت طرفین سے ہے اے روزہ رکھنے والے سعید و فیروز بخت! اپنے مقدر پر ناز کر کہ اگر تجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی چاہت ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بھی ملاقات کا مشتاق ہے۔ اس ملاقات پر جو خوشی ہوگی اسکا اندازہ وہی کر سکتے ہیں جو ملاقات سے بہرور ہو چکے ہیں۔

اللَّهُمَّ شَرِّفْنَا بِهَذِهِ السَّعَادَةِ الْعُظْمَى اللَّهُمَّ حَبِّبِ الْيُنَالَقَاكَ وَارْحَمْنَا
وَإِنَّ خَيْرَ الرَّاحِمِينَ.

تَحَجُّجُ الْبَيْتِ:

بیت اللہ کا حج کرنا اسلام کا پانچواں رکن ہے یہ جامع عبادت ہے اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو حج بیت اللہ نصیب فرمائے۔ حج بیت اللہ کی فضیلت و شرف کو سمجھنے کیلئے درج ذیل فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش نظر رہے۔

عَنْ مَاعِزِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَحُدَّةٌ ثُمَّ حَجَّةٌ" مَبْرُورَةٌ
تَفْضُلُ سَائِرِ الْأَعْمَالِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ إِلَى مَغْرِبِهَا.

حضرت ماعز تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ وحدہ لا شریک

(۱) مسند الامام احمد ۲/۳۴۲ - المعجم الرابع صفحہ ۱۲۱۸ سنادہ جید

پرایمان لانا پھر مقبول حج یہ حج باقی اعمال پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جتنی مطلع الشمس (مشرق) کو اس کے مغرب پر ہے۔

حج بیت اللہ میں جو کہ تمام اعمال کا جامع ہے اس میں مال خرچ کرنا ہے حالت سفر ہے پھر ان سلے کپڑے (مردوں کا لباس) پہن کر زبان حال سے عرض کی جاتی ہے جسے مردہ کی کوئی خواہش نہیں ایسے ہی میری بھی کوئی خواہش نہیں اے اللہ! آج کے بعد اپنی رضا پر چلنے کی سعادت بخش دے مجھ سے اپنے نفس کی اتباع کرنے کی قوت چھین لے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نصیحتیں فرمائیں ان میں یہ پانچ فرائض تھے ان کے بعد مزید ارشاد فرمایا:

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَبْوَابِ الْخَيْرِ:

کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ دروازے چیزوں کو داخل و خارج کیا جاتا ہے جس کے پاس دروازہ آجائے وہ سہولت اندر جاسکتا ہے اور اندر کے انعامات سے شاد کام ہو سکتا ہے۔ جس خوش نصیب کو خیر و بھلائی کے دروازوں کی خبر ہو جائے وہ جب چاہے خیر و برکت سے اپنا دامن بھر سکتا ہے۔

الصَّوْمُ جُنَّةٌ:

روزہ ڈھال ہے۔ یہ وہ مضبوط ڈھال ہے جسے شیطان قوتیں توڑ نہیں سکتیں جس کے پاس روزہ کی ڈھال ہے یعنی جو روزے رکھنے کا عادی ہے اس پر اللہ کا لطف و کرم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہے جس کے سبب وہ روزے رکھتا ہے ایسا خوش نصیب

اس رزم گاہ حیاة میں اپنی نعمت ایمان سلامت لے جاتا ہے اور شیطان کے دست برد کے محفوظ رہ کر تیاری آخرت میں وقت گزارتا ہے۔

الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ:

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ گناہ کرنے سے اللہ الواحد ناراض ہوتا ہے جس سے اس گناہ کرنے والے کے حصہ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے گناہ جیسے جیسے بڑھتے جائیں گے اس کے حصہ کی آگ میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ صدقہ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا غضب کو ٹھنڈا کرتی ہے اللہ کی خوشنودی نار جہنم کو بجھا دیتی ہے جیسے آگ کے الاؤ پر پانی ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے بشرطیکہ پانی آگ سے زائد مقدار میں ہو اسی طرح صدقہ گناہ سے زائد مقدار میں ہو تو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اخلاص و للہیت سے کیا گیا کوئی بھی عمل رائگاں نہیں جاتا اس عمل کی بدولت اللہ الکریم اس کے حصہ کی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ جب آگ بالکل سرد ہو جائے تو پھر اس کے لیے تعمیر جنت شروع ہو جاتی ہے جیسے جیسے نیکیاں کرتا جائے گا جنت کی تعمیر بڑھتی جائے گی۔

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ :

نرم و گرم بستر چھوڑ کر اللہ القدیر کی بارگاہ میں صلاۃ التہجد کیلئے اٹھنا بہت بڑی سعادت ہے یہ سعادت توفیق الہی کے بغیر ناممکن ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہوتا ہے وہ رات کو اٹھ اٹھ کر اس کی بارگاہ میں سجدے کیا کرتا ہے اسے کبھی قیام میں لطف آتا ہے تو کبھی رکوع میں کبھی سجدہ سے پر بہار ہوتا ہے تو کبھی استغفار سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

وَالَّذِينَ يَبْتُؤْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا.

وہ بڑے خوش نصیب ہیں جو رات اپنے رب کی بارگاہ میں سجدے کرتے اور قیام کرتے گزارتے ہیں انہیں رات کی گھڑیوں میں سجدوں کا یوں کیف آتا ہے کہ دنیا کی ساری نعمتیں اس کیف کے سامنے ہچھوٹی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن الداری	رقم الحدیث (۱۴۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۹
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۹۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۶۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۱)	جلد ۲۵	صفحہ ۱۸۸ (کتاب التوحید)
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۷)	جلد ۵	صفحہ ۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۱۲۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت خاصہ نزول فرماتی ہے تو ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوالی ہو میں اس کی مغفرت فرمادوں؟

-☆-

اس حدیث پاک میں رات کے آخری تیسرے حصہ کا ذکر ہے۔ رات کا نصف برکات الہیہ سے معمور ہے لیکن رات کے آخری تیسرے حصہ میں اللہ کی عنایات کا جو بن نرالا ہوا کرتا ہے اور اس گھڑی بارگاہ ذوالجلال میں دست سوال دراز کرنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
الموطا امام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸

یہ وہ مبارک لمحات ہیں جن میں اللہ والے سر بندگی جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْأَعْلَىٰ کا کیف لیا کرتے ہیں۔ استغفار سے اپنی زبانیں معطر کیا کرتے ہیں، دستِ سوال دراز
کر کے اپنی ارواح کو مزید قرب الہی کی دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں
آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں جو خالق
و مالک کو بڑے پیارے ہیں ان لمحات کی قدر کرنے والا اللہ کی عنایات سے محروم نہیں رہا کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی - رضی اللہ عنہ - کے وصال کے بعد کسی سے ملے تو اس
نے سوال کیا حضور! قبر کے احوال سنائیے اور سنائیے کیسی ہوتی؟

آپ نے ارشاد فرمایا ہم جو دنیا میں بڑے بڑے القابات سے مشہور تھے ان القابات نے کوئی
فائدہ نہ دیا ہاں سحری کے وقت جو چند رکعات پڑھتا تھا ان کے ذریعے سرمدی انعامات سے نوازا گیا۔
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بیان فرمایا تو قرآن کریم یہ آیت
تلاوت فرمائی: تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا خَفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ. ۱

ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں وہ اپنے رب کو (اسکے عذاب کے) خوف
سے اور (اسکے انعامات کی) امید سے پکارتے رہتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس
سے وہ اس کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ جو نعمتیں ان کیلئے چھپا کر رکھی گئی
ہیں جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ جزا وصلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔



عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ جُرْثُومِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا. حَدِيثٌ "حَسَنٌ" رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے (اولاد آدم پر) کچھ فرائض فرض کیے ہیں پس تم انہیں ضائع مت کرو اور اس نے کچھ حدود مقرر کی ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو اور کچھ چیزوں کو (تم پر) حرام قرار دیا ہے پس تم ان کی حرمت کو نہ توڑو۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۷
قال المصنف:	رجالہ رجال الصحیح		
سنن الدارقطني	رقم الحدیث (۳۳۵۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۰۹
قال مجدی بن منصور:	اسنادہ حسن		
المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحدیث (۵۸۹)	جلد ۲۲	صفحہ ۲۲۱
سنن الكبرى للبيهقي	رقم الحدیث (۱۹۷۲۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱

اور کچھ چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا ہے تم پر رحمت کرتے ہوئے نہ کہ بھول کر تم
ان کو مت کریدو۔

-☆-



عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمَلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ أَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَأَزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ حَدِيثٌ "حَسَنٌ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ بِإِسَانٍ حَسَنَةٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی

۱۹۳ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۵۹۷۲)	المعجم الكبير للطبرانی
۱۳۶ صفحہ	جلد ۷		حلیۃ الاولیاء
۲۵۲-۲۵۳ صفحہ	جلد ۳		حلیۃ الاولیاء
۶۲۲ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۹۴۴)	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۹۴۴)
		صحیح الاسناد	قال الالبانی:
۳۳۲ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۳۲۶)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۳۲۲ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۱۰۵۲۳)	شعب الایمان للبیہقی
۲۲۵ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۷۹۴۳)	المستدرک للحاکم
		هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ	قال الحاکم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اس نے عرص کی یا رسول اللہ! میری راہنمائی ایسے عمل کی طرف کیجئے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ (بھی) مجھ سے محبت کریں۔

پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو دنیا میں زہد اختیار کر (یعنی دنیا میں بے رغبت ہو جا) اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا۔

اور بے رغبت ہو جا اس (مال و مرتبہ) میں جو لوگوں کے پاس ہے تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

-☆-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار اقدس میں مختلف قسم کے لوگ آتے اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق مسائل پوچھتے زیر نظر حدیث پاک میں ایک آدمی آیا اس کی یہ خواہش تھی کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرے اور مخلوق خدا بھی محبت کرے اس چیز کے حصول کیلئے وہ بارگاہ خیر الوریٰ میں عرض کناں ہوا۔

حضور سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَازْهَدْ عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۷۸۷۳) جلد ۸ صفحہ ۲۸۰۶

قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه

وقال الذہبی: خالد بن عمرو القرشی وضاع

فیض القدر رقم الحدیث (۹۶۰) جلد ۱ صفحہ ۲۸۱

ترجمة الحديث:

دنیا میں زہد اختیار کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے زہد اختیار کرو تو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

-☆-

زَهْدِيهِ وَعَنْهُ - زُهْدًا: أَعْرَضَ عَنْهُ وَتَرَكَهُ لاحتقارِهِ - زَهْدِي الدُّنْيَا
تَرَكَ حَلَالَهَا مَخَافَةَ حِسَابِهِ تَرَكَ حَرَامَهَا فَخَافَهُ عَذَابَهُ. - تقديم على الزهد لابن
الوكيع -

صفحہ ۶۶۱	جلد ۲	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۹۳۳)
صفحہ ۳۰۹	جلد ۸	اتحاف السادة المتقين
صفحہ ۳۲۶	جلد ۹	اتحاف السادة المتقين
صفحہ ۲۰۱	جلد ۹	التمهيد (عبدالبر)
صفحہ ۱۳۳۳	جلد ۳	رقم الحدیث (۵۱۸۷)
صفحہ ۴۲۴	جلد ۳	رقم الحدیث (۴۰۲۹)
صفحہ ۱۹۳	جلد ۶	رقم الحدیث (۵۹۷۲)
صفحہ ۳۷۳	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۴۳)
صفحہ ۱۷۴	جلد ۲	جامع العلوم والحکم

زَهْدْفِيهِ وَعَنْهُ زُهْدًا كَمَا مَعْنَى هِيَ كَسَى شَيْءٌ كَسَى كَرْنَا أَوْ اسْكُو حَقِيرَ سَمِجْهِ كَرْنَا
کو ترک کرنا زہد فی الدنیا اسکے لیے بولا جاتا ہے جو دنیا کے حلال کو ترک کرے اس کے حساب
سے ڈرتے ہوئے اور اسکے حرام کو ترک کر دے اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔

جو کچھ دنیا میں اس سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت فرمائے گا اور جو کچھ
لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

متاع دنیا دنیا کا ساز و سامان اس قابل نہیں کہ ایک بندہ مومن اس سے رغبت کرے
بندہ مومن باقی کا طلبگار ہوا کرتا ہے متاع دنیا تو فانی ہے وہ فانی پر فریفتہ نہیں ہوتا اور نہ اس کے
حصول میں اپنی قیمتی عمر ضائع کرتا ہے۔

الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ " مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا .

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۱۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۴۶۹
قال المحقق:	حسن		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۱۱۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۵۸
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۸
قال الالبانی:	حسن		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۴۴
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۳
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۵۷۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۳۷

ترجمة الحديث:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے
وما والاہ یا عالم او و متعلم۔

اس سے بڑھ کر دنیا کی مذمت کیا ہوگی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
دنیا کو ملعون قرار دے رہے ہیں جس چیز پر لعنت برس رہی ہو ایک مومن صادق الایمان اس کا
خواہش مند اور اس کے محبت کرنے والا کیسے ہو سکتا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذمت دنیا کو یوں بھی واضح فرمایا:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ - قَالَ: مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ
وَجَعَلَ غِنَاهُ وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۴۱۰۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۶۵
قال المحقق:	الحدیث صحیح، اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۴۱۰۵)	جلد ۵	صفحہ ۵۵۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۸۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۹۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۷۱	
قال الالبانی:	وهذا اسناد صحیح رجالہ ثقات کما قال فی (الزوائد)		

ترجمة الحديث:

حضرت زید بن ثابت - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

تمام امور میں جس کی نیت حصول دنیا ہوگی اللہ اس کے امور اس پر منتشر کر دے گا اور اسکے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور اسے اتنی ہی دنیا ملے گی جو اس کیلئے لکھ دی گئی ہے اور

جس (خوش نصیب) کے تمام امور میں آخرت نیت ہوگی اللہ اسکے تمام امور اس پر جمع کر دے گا اور اسکی غنا کو اسکی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور دنیا اسکے پاس آئے گی اس حال میں کہ وہ اس کی مطیع و فرمانبردار ہوگی۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۹۱)	جلد ۵	صفحہ ۱۴۳
موارد النظمین للبیہقی	رقم الحدیث (۷۲)		صفحہ ۴۷
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۳۶۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ایک مومن صادق الایمان کو فکر ہے تو فکر آخرت ہے وہ دنیا نہیں سنوارتا بلکہ اس دنیا میں رہ کر وہ آخرت سنوارتا ہے وہ متاع دنیا کی طرف توجہ نہیں کرتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ دنیا کے ساز و سامان سے بے رغبتی اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لیتی ہے اور خالق و مالک ایسے آدمی سے محبت کرتا ہے جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے محبت نہیں کرتا وہ دنیا کو جمع نہیں کرتا بلکہ وہ اسے بے دریغ راہ حق میں لٹا دیتا ہے۔

صحیح مسلم کے یہ الفاظ ہر مومن کے دل میں اترے ہوئے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَلَدُّنِيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۹۵۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۷۱
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۱۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۰
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۱۱۳)	جلد ۵	صفحہ ۵۵۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
جامع العلوم والحکم		جلد ۲	صفحہ ۱۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۶۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۳۲)	جلد ۹	صفحہ ۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۲۳۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

-☆-

دنیا مومن کا جہنم و قید خانہ ہے۔ قید خانہ سے کوئی بھی دل نہیں لگایا کرتا جو آدمی جیل میں

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۳۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۶۳۶۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۵۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۶۲
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۶	صفحہ ۳۵۰
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۳۱۰۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۹۶
هذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم			
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۵۲۵)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۲
قال الحاکم:	هذا حدیث غریب صحیح الا سناد ولم یخرجاه		
وقال الذہبی:	الوراق شركة الدار قطنی		
المعجم الكبير	رقم الحدیث (۶۱۸۳)	جلد ۶	صفحہ ۲۶۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۰۸۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۱۶
قال البيهقي:	رواه الطبرانی، وفيه		

دل لگالے اور وہاں سے رہائی کے بارے نہ سوچے تو سمجھیے اس سے عقل رخصت ہو چکی ہے۔ یہ دنیا اہل ایمان کے لیے قید خانہ ہے یہاں کی اشیاء میں اگر چمک دمک ہے تو وہ سراسر فریب ہے جو اس فریب میں مبتلا ہوگا وہ اپنا بہت بڑا نقصان کر گیا۔

اللہ تعالیٰ خود ایسے اسباب پیدا فرماتا ہے جس سے ایک مومن صادق الایمان دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے وہ فانی کو باقی پر ترجیح نہیں دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کو حاصل کیا کرتا ہے۔

ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

إِنَّ اللَّهَ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرْضَاكُمْ الطَّعَامَ
وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ.

شرح النبی للبغوی رقم الحدیث (۴۰۶۵) جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۶
قال المحقق: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۵۱۳) جلد ۱۷ صفحہ ۵۷
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۵۱۸) جلد ۱۷ صفحہ ۵۸
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

اتحاف السادة المتقين جلد ۸ صفحہ ۴۳۷

المستدرک للحاکم (الفاظ مختلف) / رقم الحدیث (۷۸۵۷) جلد ۸ صفحہ ۲۸۰
قال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط الشيخین ولم یخرجاه

وقال الذہبی: علی شرط البخاری ومسلم

موارد اظمان (الفاظ مختلف) / رقم الحدیث (۲۳۷۴) صفحہ ۶۱۲

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو دنیا سے بچاتا ہے حالانکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے جیسے تم اپنے مریض کو کھانے اور پینے سے بچاتے ہو تم اس پر ڈرتے ہو کہ کہیں مرض بڑھ نہ جائے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو دنیا سے بچاتا ہے اور اس کیلئے ایسے اسباب پیدا فرمادیتا ہے جس سے بندہ دنیا اور تمام دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے اس سے بے رغبتی میں بندہ کا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۴۴)	جلد ۴	صفحہ ۴
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۲۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۴۵
مصباح السنہ	رقم الحدیث (۴۰۶۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۶۴۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۳
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۱۷۹)		جلد ۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۳
اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۰۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۰۸
قال البیہقی:	رواہ الطبرانی واسنادہ حسن		

فائدہ ہے اور اس کیلئے بھلائی ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس خود ایسی کہ سب کچھ ہونے کے باوجود متاع دنیا سے بے رغبت رہے آپ کے پاس ظاہری مال و دولت کی ریل پیل نہیں بلکہ حالانکہ خود ارشاد فرمایا:

يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ.

اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔

لیکن فوراً ہی ارشاد فرمایا:

مَالِي وَلِلدُّنْيَا، إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَرَائِبِ قَالٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ ثُمَّ

رَاحَ وَتَرَكَهَا.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۰۲
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری، ولم یخرجاه		
وقال الذہبی:	علی شرط البخاری ومسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۰۲
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۴۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۷۲۳
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۷۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۵۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۷۷)		صفحہ ۳۶
حلیۃ الاولیاء		جلد ۲	صفحہ ۱۰۲
حلیۃ الاولیاء		جلد ۲	صفحہ ۲۳۲

ترجمة الحديث:

میرا دنیا سے کیا سروکار میری اور دنیا کی مثال تو ایسے ہے جیسے کسی سوار نے کسی درخت کے نیچے دو پہر کو آرام کیا پھر چلا گیا اور اس درخت کے سایہ کو چھوڑ آیا۔



سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۴
قال الالبانی:	صحیح		



عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَنَانَ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالِدَارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُمَا مُسْنَدًا وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ مُرْسَلًا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاسْقَطَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَهُ طُرُقٌ يُقَوَّى بِبَعْضِهَا بِبَعْضٍ.

سنن الدارقطني	رقم الحديث (٣٠٦٠)	جلد ٣	صفحة ٦٢
قال مجدي بن منصور:	اسناده حسن		
المستدرک للحاكم	رقم الحديث (٢٣٩٢)	جلد ٢	صفحة ٣٦٩
قال الحاكم:	حديث صحيح الاسناد على شرط مسلم ولم يخرجاه		
سنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (٢٠٣٣٣)	جلد ١٠	صفحة ٢٢٥
مجمع الزوائد	رقم الحديث (٦٥٣٤)	جلد ٣	صفحة ١٩٩
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٦٠١٦)	جلد ٥	صفحة ١١٩
جامع الاصول	رقم الحديث (٣٩٢٩)	جلد ٦	صفحة ٦٣٣
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٣٣١)	جلد ٣	صفحة ١١٤
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح بما قبله		
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٩١٠)	جلد ٢	صفحة ٢٥٨
قال الالباني:	صحيح بما قبله		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان الخدري رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ (پہل کر کے) ضرر دینا (روا) ہے اور نہ (جواباً) ضرر دینا (جائز) ہے۔

-☆-

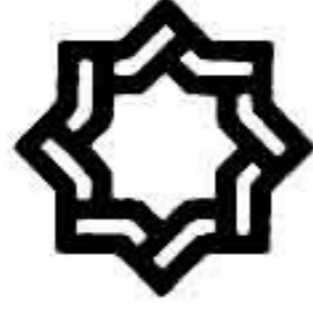
اسلام دین رحمت ہے اسکا دامن رحمتوں سے لبریز ہے ایسا کیوں نہ ہو جبکہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانور پر رحمۃ للعالمین کا تاج سجا ہوا ہے۔ حضور سراپا رحمت و شفقت ہیں آپ کے دین میں ہر جگہ اور ہر مقام پر شفقت و رافت نظر آتی ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں فرمایا اسلام میں ضرر و تکلیف کی گنجائش نہیں کوئی کسی کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ امن و سکون سے رہیں اس دین کا طرہ امتیاز ہے کہ اس کے رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹا دیا اور تمام ماننے والوں کو بھائی چارہ کی لڑی میں پرودیا سب کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ یہ دین اسلام بھائیوں کا دین ہے اس میں کسی کو گزند پہنچانا تکلیف دینا روا نہیں بلکہ یہ دین اس درجہ اخوت کا دین ہے کہ اس نے تمام مسلمین کو جسد واحد قرار دیا ہے۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِهِمْ وَتَرَاحِمِهِمْ كَمَثَلِ جَسَدٍ إِذَا اشْتَكَى عَضُوهُ
اشْتَكَى سَائِرُ جَسَدِهِ بِالْحُمَى وَالسَّهَرِ.

مسلمانوں کے آپس میں مروت و محبت کی مثال ایسے ہے جیسے یہ ایک جسم ہو اگر جسم کے کسی حصہ میں تکلیف ہو تو باقی جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

جسم میں کہیں درد کسی جگہ تکلیف ہو سارا جسم بے آرام ہو جاتا ہے اسی طرح مسلمان کہیں بھی بستے ہوں ان کا مسکن کہیں بھی ہو اگر انہیں کوئی تکلیف آتی ہے تو سب مسلمان بے قرار و بے چین ہو جاتے ہیں یہ انکی باہمی محبت و الفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اہل اسلام کو عطا فرمائی ہے۔



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى رِجَالٌ "أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيِّ وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ حَدِيثٌ" حَسَنٌ "رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ هَكَذَا وَبَعْضُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۸۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۷۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۱۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۲۵۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۶۴
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۲۳۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۱۱۹۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۲۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۶۸۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو (محض) دعویٰ پر (جو وہ چاہیں) دیا جائے تو کچھ اشخاص لوگوں کے اموال اور ان کے خون کا دعویٰ کریں لیکن گواہی مدعی پر لازم ہے اور قسم اس پر جو انکار کرے۔

-☆-



عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٢٤٥)	جلد ٢	صفحہ ١١٨
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٠٦٠)	جلد ١	صفحہ ٣٨٣
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٩)	جلد ١	صفحہ ١٠٠
سنن النسائی	رقم الحديث (٥٠١٩)	جلد ٨	صفحہ ١١٦
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (٥٠٢٣)	جلد ٣	صفحہ ٣٣٦
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (١١٣٠)	جلد ١	صفحہ ٢٢٣
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (١١٣٠)	جلد ١	صفحہ ٣١٢
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ٤	صفحہ ٢٥٨-٢٥٩
اسنن الکبری للبیہقی	رقم الحديث (١٣٥٢٨)	جلد ٤	صفحہ ٢٣٣
قال البيهقي:	اخرجه مسلم في الصحيح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے:

تم میں سے جو بھی کوئی برائی دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے زائل کر دے پس اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے زائل کر دے اور اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو وہ اپنے دل سے زائل کر دے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

-☆-

یہ امت خیر الامم ہے یہ امت نیکیوں سے محبت کرتی ہے اعمال صالحہ کیلئے کوشاں رہتی ہے اسے ہر اس کام سے رغبت ہے جس کے کرنے کا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ یہ امت برائی سے نفرت کرتی ہے یہ ہر اس کام کو ناپسند کرتی ہے جو معصیت کے داغ سے داغدار ہے اور اس امر سے کراہت محسوس کرتی ہے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۳۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۹۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۵۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

بات یہیں تک نہیں بلکہ یہ امت نیکی کی اشاعت و ترویج میں کوشاں رہتی ہے اور برائی کو پھلنے پھولنے سے روکتی ہے اس امت کے صلحاء امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وصف سے متصف ہوتے ہیں۔

زیر نظر حدیث پاک میں برائی کو روکنے کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا ہے: بندہ مومن جب برائی دیکھتا ہے تو اس کو روکنے کی سعی بھی کرتا ہے اگر اس کے بازو میں قوت و طاقت ہے تو وہ برائی کو قوت بازو سے روکتا ہے اور اگر اس کے پاس زبان کی قوت ہے اس کے کلام میں اثر ہے تو وہ برائی کو زبان سے روکنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر اس کے پاس دل کی قوت ہے تو وہ برائی کو دل سے روکنے کی سعی کرتا ہے۔

افضل و اعلیٰ وصف بدی کو بزور بازو روکنا ہے۔ پھر بدی کو زبان سے روکنا ہے اور سب سے کم درجہ دل سے برائی کو ختم کرنا ہے اور دل سے بدی کو ختم کرنا اضعف الایمان ہے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٤٤١٣)	جلد ٤	صفحة ٢٢٣
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٣٩٣١)	جلد ١٠	صفحة ٢٥٦
جامع الاصول	رقم الحديث (٢٤٣١)	جلد ٦	صفحة ٥٢٣
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٥٦٣)	جلد ٥	صفحة ١٣٥
الموطا امام مالك	رقم الحديث (١٥)	جلد ٢	صفحة ٦٩٢
سنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (١١٣٩٦)	جلد ٦	صفحة ١٥٣
قال البيهقي:	رواه مسلم في صحيح		

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور محض قیمت بڑھانے کیلئے بولی نہ دو، ایک دوسرے سے بغض نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے۔ اور سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔

انسان کے برا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

مسلمان کا سب کچھ (دوسرے) مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بہانا حرام ہے اور اس کا مال چھیننا حرام ہے اور اس کی عزت و آبرو سے کھیلنا حرام ہے۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس درجہ شفیق و رحیم ہیں آپ کے سرانور پر رحمۃ للعالمین کا تاج ضیا بار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن کرم ہر ایک کیلئے کشادہ ہے اور آپ ہر ایک کو اپنی عنایات کریمانہ سے سرفراز فرماتے ہیں۔

زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو کتنی پیاری پیاری نصیحتیں فرما رہے ہیں جن کو دیکھ کر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

اے آسمان! سنا ہے تیری عمر بڑی لمبی ہے ذرا یہ تو بتا کیا تو نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کسی رحیم و شفیق کو دیکھا؟

اے روزانہ طلوع ہونے والے سورج! تو روئے زمین کے ہر گوشے کو منور کرتا ہے کیا تو نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر امت کا خیر خواہ دیکھا جو اتنی پیاری نصیحتیں فرماتا ہو جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں یہ شفیق و رحیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس محبت بھرے انداز میں تعلیم دیتے ہیں سبحان اللہ!

لا تحاسدوا:

اے میری امت! ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی عنایات کریمانہ سے سرفراز فرماتا ہے یہ اس کی عطا و بخشش ہے اس میں کسی کے ذاتی کمال کو کوئی دخل نہیں جب وہ کسی کو کوئی انعام دے تو اسے دیکھ کر خواہ مخواہ نہ جلا کرو یہ اندر ہی اندر سے کڑھنا انسانیت کے حسن کو داغدار کر دیتا ہے۔

حسد وہ آگ ہے انسان اسے خود جلاتا ہے اور خود ہی اس میں جلتا ہے۔

حضور سیدی و ابی زید مجدہ نے ایک دن فرمایا:

حسد محسود کی دنیا برباد کر دیتا ہے اور حاسد کی آخرت تباہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کیا حکیمانہ انداز تعلیم ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ

النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.

اے حبیب! عرض کیجئے میں رب الفلق کی پناہ و حفاظت میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر

سے جس کو اس نے پیدا فرمایا خصوصاً رات کی ظلمت کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں

میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور میں پناہ و حفاظت میں آتا ہوں حاسد کے شر سے جو وہ

حسد کرے۔

حاسد کا شر وہ ہے جس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مومن جو کہ احکام الہیہ کا پابند ہوتا ہے اس لیے اس کا سینہ بے کینہ ہوتا ہے حسد جیسی کریمہ بیماریوں سے وہ محفوظ ہوتا ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصوصی طور پر امت کو یاد دہانی کرائی کہ کبھی بھی حسد جیسی بیماری میں مبتلا نہ ہو جانا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۵۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۵۶۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۱۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۵۳
صحیح البخاری (عن ابی ہریرہ) / رقم الحدیث (۵۷۱۹)		جلد ۵	صفحہ ۲۲۵۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۱۰۶۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۲
قال الہیثمی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۹۸)		صفحہ ۱۴۴
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۹۸)		
قال الالبانی:	صحیح		
الادب المفرد (عن ابی ہریرہ) / رقم الحدیث (۴۰۸)			صفحہ ۱۴۷
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۴۰۸)		
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ کر اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ ایک دوسرے پیٹھ پھیر جاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

-☆-

صفحہ ۱۰۰	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۳۵۲۲)	شرح السنۃ للبعوی
		هذا حدیث متفق علی صحته	قال البغوی:
صفحہ ۵۰۰	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۱۸۳)	المسند الحمیدی
صفحہ ۱۱۵	جلد ۶		التمہید
صفحہ ۱۱۶	جلد ۶		التمہید
صفحہ ۲۸۱	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۶۰۶۵)	فتح الباری
صفحہ ۲۹۲	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۶۰۷۶)	فتح الباری
صفحہ ۱۷۵	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۷)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاکر:
صفحہ ۳۱۰	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۳۸۷۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۲۲۰	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۱۷۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:

لَا تَنَاجَشُوا:

نَجَش کہتے ہیں خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے مال کی تعریف کرنا۔ خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے کسی کے مال کی مذمت کرنا خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے مال کی قیمت بڑھانا۔

اب مفہوم واضح ہوا کہ اے میرے امتیو! خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے ایک دوسرے کے مال کی نہ تعریف کرو اور نہ مذمت اور نہ ہی خریدار کو دھوکہ دینے کیلئے قیمت بڑھاؤ۔

رزق اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے وہ جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ کسی کو کم دیتا ہے تو کسی کو زیادہ اور اللہ کے فیصلہ کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

خریدار مال خریدنے کیلئے آیا دوکاندر مال بیچنا چاہتا ہے لیکن اس دوکاندار نے ایک ایسا آدمی مقرر کیا ہوا ہے جو اس کے مال کی زیادہ قیمت بتاتا ہے یعنی وہ کہتا ہے کہ مال مجھے اتنے کا دے دو حالانکہ اس کے لینے کی نیت نہیں صرف خریدار کو دھوکہ دینا ہے کہ وہ یہ سمجھے واقعی یہ مال مہنگا ہے۔ شریعت اسلامیہ دھوکہ دہی کے تمام ذرائع بند کر دینا چاہتی ہے اس لیے اس نے ایسی خرید و فروخت بھی ممنوع قرار دے دی ہے اور اب کرنے والا گنہگار قرار دیا ہے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا
 سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ
 أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ
 وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ
 بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ
 اللَّهُ تَعَالَى فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

المعجم الاوسط	رقم الحديث (١٣٣٢)	جلد ١	صفحة ٣٦٥
جامع الاصول	رقم الحديث (٢٤٩٣)	جلد ٦	صفحة ٥٦٢
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٦٩٩)	جلد ٥	صفحة ٢٢٦
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (١٠٥)	جلد ١	صفحة ١١٩
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٢٩٢٦)	جلد ٢	صفحة ٣١٢
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٢٩٢٦)	جلد ٣	صفحة ٢١٣
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان والے سے دنیا کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کی تو اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے) قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا اور جس نے کسی تنگدست پر آسانی کی تو اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے) دنیا اور آخرت میں اس پر آسانیاں کرے گا۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
شرح النہ للبعوی	رقم الحدیث (۳۵۳۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۳۰
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۱۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۸

اور جس نے کسی مسلمان کے عیبوں پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے) دنیا و آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد و اعانت میں لگا رہتا ہے۔

جس نے علم کی تلاش میں سفر شروع کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔

جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو درس دیتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (نفوس قدسیہ میں کرتا ہے) جو اس کی بارگاہ میں ہیں۔

جس کا عمل اسے بلند مرتبہ میں پہنچانے میں دیر لگائے اس کا نسب اسے جلدی نہیں پہنچائے گا۔

-☆-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں چند نیکیوں کا ذکر فرمایا اور ان پر مرتب ہونے والے اجر و ثواب کا ذکر بھی فرمایا۔ جب عطا فرمانے والا اللہ الکریم ہو اور وہ عطا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو فرما رہا ہو تو پھر عطا و کرم کا جو بن نرالا ہوتا ہے۔

مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو کسی مومن سے دنیاوی پریشانیوں میں سے کسی پریشان کو دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور فرمائے گا۔

اس دنیا میں انسان کو دکھ، تکالیف اور پریشانیاں لاحق ہوتی رہتی ہیں اگر کوئی بندہ مومن اپنے مومن بھائی کی کوئی پریشانی دور کرنے کی سعی کرتا ہے اس سے تکلیف کو رفع کرنے کی تگ و دو کرتا ہے اسے ان نازل ہونے والے مصائب میں سے کسی مصیبت سے چھٹکارا دلاتا ہے تو ایسا کرنے والا ایسے دردِ دل والا مسلم بھی اللہ کی رحمتوں سے محروم نہیں رہے گا بلکہ اللہ الکریم اس مومن کو قیامت کی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی سے نجات دلائے گا۔ قیامت کے دکھوں میں سے کسی دکھ سے چھٹکارا دے گا۔

مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

جو کسی تنگ دست کی تنگی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس تنگی دور کرنے والے پر دنیا و آخرت کی تنگی دور فرمائے گا۔

اگر آج کوئی مسلم بھائی اپنے اس بھائی کی یہ تنگی دور کر دیتا ہے تو وہ اللہ الکریم کی نظرِ کرم میں آجاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی مشکل دور کر دے گا۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

جو کسی مسلم کی ستر پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں ستر پوشی کرے گا۔ ایک مسلم بھائی کو اپنے بھائی کی کسی خامی کا پتہ چل جاتا ہے وہ اس کے کسی عیب پر مطلع ہو جاتا ہے تو وہ مسلم بھائی اس کے عیب پر اسکی خامی پر پردہ ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے بدلے

اس ستر پوشی کرنے والے کی ستر پوشی کرے گا۔ اس کے عیبوں پر پردے ڈال دے گا اسے رسوا ہونے سے محفوظ فرمائے گا۔ اور یہ عیبوں پر پردے صرف اس دنیا ہی میں نہ ہونگے بلکہ دنیا و آخرت میں عیبوں پر کریم اللہ پردے ڈال دے گا۔

وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلم بھائی کی مدد و اعانت کرتا

ہے۔

جو مسلم اپنے مسلم بھائی کی مدد کرتا ہے بوقت ضرورت اس کی مشکل کی کشود کی و شش کرتا ہے وہ یہ مت سمجھے کہ میری یہ تگ و دو ضائع گئی اور میری اس کوشش کا مجھے کوئی اجر و ثمر نہیں ملے گا۔ اللہ الکریم کا وعدہ ہے کہ جب تک وہ مسلم بھائی کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد و اعانت فرمائے گا۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي
حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ
مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جلد ۱۰ صفحہ ۶۵۹۴

رقم الحدیث (۲۵۸۰)

صحیح مسلم

جلد ۲ صفحہ ۳۹۳

رقم الحدیث (۱۳۲۶)

سنن الترمذی

هذا حدیث حسن صحیح غریب

قال الترمذی:

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلم مسلم کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو اپنے مسلم بھائی کی حاجت برآری میں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے جو کسی مسلم سے تنگی دور کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور کر دے گا اور جو کسی مسلم کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

ایک مسلم بھائی جب اپنے دوسرے مسلم بھائی کی مدد کرتا ہے تو لامحالہ یہ بات ہے کہ اس بھائی کے دل میں جذبہ رحم ہے اس کا دل رحم و کرم سے لبریز ہے ہاں جو اللہ کی مخلوق پر رحم فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی رحم فرماتا ہے۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۵۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۱
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۸۹۳)	جلد ۵	صفحہ ۱۲۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۸۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۹
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۱۳۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۸۷
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۶۰۴)	جلد ۸	صفحہ ۵۷۳
قال البیہقی:	راوہ البخاری فی الصحیح		

إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءَ.

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۵۷۹
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۸۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد		جلد ۵	صفحہ ۲۰۲، ۷
فتح الباری		جلد ۱۱	صفحہ ۵۳۱
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۵۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۵
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۳۳۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۱۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۷۹)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۵۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۹۳۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۶۸۶
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۱۰)	جلد ۶	صفحہ ۲۷۱۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۱۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۰۸
قال البيهقي:	رواه البخاری فی الصحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۱۳۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۱۴
قال البيهقي:	رواه مسلم فی صحیح		

جو بندہ مومن وصف رحمت سے آراستہ ہو اس پر رحیم و کریم اللہ بھی کرم کرتا ہے۔ اے اہل اسلام آئیے ہم بھی اپنے دلوں میں وصف رحمت پیدا کرنے کی سعی کریں جس دل میں رحمت ہوگی تو اللہ الکریم بھی اس پر رحمت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو تو بندہ اس دنیا کی زندگی میں امن و سکون سے سانس لیتا ہے اس کے لمحات بڑے اچھے گزرتے ہیں۔ کریم اللہ کی رحمت ہو تو پھر اس پر توفیق عبادت کے دروازے کھل جاتے ہیں جس کے سبب وہ بندگی کا کیف لیا کرتا ہے اور دار آخرت میں اللہ الکریم کی ایک رحمت نجات ابدی عطا کر دیتی ہے۔ رحمن کی رحمت عذاب جہنم سے چھٹکارا دلا دیتی ہے اور عرصہ قیامت میں اس کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَرَاهُ قَدْرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمًا سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ
الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ
كَسَامُؤْمِنًا ثَوْبًا عَلَى عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ.

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۱۰۴۳) جلد ۱۰ صفحہ ۴۷

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ حسن

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۱۶۸۲) جلد ۱ صفحہ ۵۲۶

سنن الترمذی رقم الحدیث (۴۲۵۷) جلد ۴ صفحہ ۲۰۴

قال الترمذی: هذا حدیث غریب

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مومن کسی مومن بھائی کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رحيق مختوم پلائے گا اور جس مومن بھائی نے اپنے کسی مومن بھائی کو حالت بھوک میں کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جس نے کسی مومن بھائی کو لباس نہ ہونے کی صورت میں لباس پہنا دیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔

-☆-

اسلام اپنے ماننے والوں کو درس رحمت دیتا ہے اسلام یہ کہتا ہے کہ مصیبت کے وقت کسی کے کام آؤ۔ جو مومن کسی مومن کی مصیبت میں اس کے کام آتا ہے تو اللہ الکریم اسے اس کی اس نیکی سے بہتر جزا دیتا ہے۔

آج پیاس سے بھائی کو پانی پلانے والا مایوس نہ ہو بلکہ اسے مبارک ہو کہ قیامت کے دن جب لوگوں کی پیاس سے زبانیں باہر ہونگی اس وقت رحیم و کریم اللہ رحيق مختوم (سربند شراب) پلائے گا۔ جس کا ذائقہ ابد الابد تک رہے گا۔

جو کسی بھوکے بھائی کو کھانا کھلائے گا اللہ الکریم اسے جنت کے پھلوں سے شاد کام فرمائے گا۔ دنیا کے پھل دنیا ہیں ان کی لذت فانی لیکن جنت کے پھل سبحان اللہ! اپنے ذائقہ اور مٹھاس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے پھر یہ ضیافت اللہ الکریم کی جانب سے ہوگی تو اسکا کیف ہی نرالا ہوگا۔

بزرگان دین کے آستانوں پر آج بھی کھانا کھلایا جاتا ہے اور بلا تفریق کھلایا جاتا ہے

جب اللہ الکریم قیامت کو ان آستانوں والوں کو جواباً ثمار جنت کھلائے گا تو اس کا کیف ہی نرالا ہوگا۔

آج کسی ایسے مومن کو جس کے پاس کپڑا نہیں اسے کپڑا پہنانے والا جب قیامت کے دن اللہ الکریم کے کرم سے مالا مال ہوگا وہ منظر بھی قابل دید ہوگا۔ یہ دنیا کے کپڑے پھٹ جانے والے انکے رنگ مانند پڑ جانے والے یہ خود بوسیدہ ہونے والے لیکن جنت کا لباس ان سب عیبوں سے پاک پھر لطف یہ کہ ایسے آدمی کو سبز لباس پہنایا جائے گا جس کی شان ہی نرالی ہوگی۔ آج مومن بھائی کی کسی مصیبت کو دور کر دیجئے انشاء اللہ قیامت کے دن خالق و مالک قیامت کی مصیبتیں دور فرمائے گا۔ قیامت کو کیا کوئی ایک مصیبت ہوگی؟ الامان الحفیظ۔

عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
تَذْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى يَكُونَ قَدْرَ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ
فَيَكُونُونَ فِي الْعَرْقِ كَقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوَبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْجَامَأَ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۶۴)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۸
جمع الجوامع	رقم الحدیث (۱۰۲۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۶۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۳۳۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۰۷
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۲۹۲)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۸
شعب الایمان	رقم الحدیث (۲۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال البیهقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۵۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت المقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سورج بندوں کے قریب ہوگا، ایک میل یا دو میل کی تعداد۔ سورج ان کو اذیت دیگا۔ پس لوگ پسینوں میں ہونگے اپنے اپنے اعمال کے موافق پس ان میں کچھ اپنے ٹخنوں تک پسینوں میں ہونگے، کچھ اپنے گھٹنوں تک اور کچھ اپنے ازار باندھنے کی جگہ تک پسینوں میں ہونگے اور کچھ کو پسینہ منہ تک ہوگا۔

-☆-

کسی مسلم بھائی کی آج مصیبت دور کر دیجئے اگر اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ صرف ایک مصیبت سے نجات دلا دے تو کتنی بڑی رحمت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلم بھائیوں کو دنیا و آخرت کی ہر مصیبت سے نجات عطا فرمائے۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۲۵۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۱
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۵۳۸۷)		جلد ۳	صفحہ ۴۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۵۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۰۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۳۷ (اللقط لہ)
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۷۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
كَانَ تَاجِرٌ "يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ
يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ.

صفيہ ۶۱۸	جلد ۲	رقم الحديث (۲۰۷۸)	صحیح البخاری
صفيہ ۴۲۶	جلد ۱۱	رقم الحديث (۵۰۳۶)	صحیح ابن حبان
		إسناده صحیح علی شرط مسلم	قال المحقق:
صفيہ ۴۲۱	جلد ۱۱	رقم الحديث (۵۰۳۲)	صحیح ابن حبان
		حدیث صحیح	قال المحقق:
صفيہ ۲۳۹	جلد ۲		مسند الامام احمد
		رقم الحديث (۲۵۱۴)	ابوداود الطيالسی
صفيہ ۴۲۰	جلد ۷	رقم الحديث (۱۵۶۲)	صحیح مسلم
صفيہ ۱۹۶	جلد ۸	رقم الحديث (۲۱۳۹)	شرح السنۃ للبعوی
		هذا حدیث متفق علی الصحیۃ	قال البغوی:
صفيہ ۵۸۳	جلد ۵	رقم الحديث (۱۰۹۷۳)	سنن الکبریٰ للبیہقی
		رواه مسلم فی الصحیح	قال البیہقی:
صفيہ ۶۸۳	جلد ۳	رقم الحديث (۲۵۴۰)	جامع الاصول

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک تاجر لوگوں سے ادھار کاروبار کیا کرتا تھا۔ جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے کارندوں سے کہتا اس سے درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

-☆-

جب کوئی آدمی کسی آدمی پر احسان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بھی اس احسان کرنے والے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ درج بالا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیکھیے ایک کاروباری آدمی کاروبار میں سختی نہیں کرتا بلکہ تنگ دست پر نرمی کرتا ہے تو اللہ الکریم نے اسے بھی محروم نہیں رکھا بلکہ اس سے بھی درگزر فرمایا تو جس سے اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے وہ سب جہانوں میں کامیاب و کامران ہوا کرتا ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ "مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ عَنِ الْخَيْرِ شَيْءٌ" إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا. فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْعُسْرِ
قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ عَنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۶۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۵۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے پہلی امتوں میں ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کے اعمال نامہ میں کوئی خیر و بھلائی نہ پائی گئی مگر یہ کہ وہ لوگوں سے کاروبار کرتا تھا وہ خود مالدار تھا تو وہ اپنے غلمان کو حکم دیا

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۹۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۸۳
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
مسند الامام احمد		جلد ۴	صفحہ ۱۲۰
المستدرک علی الصحیحین / رقم الحدیث (۲۲۲۶)		جلد ۲	صفحہ ۳۴
قال المحقق:	هذا السناد صحیح علی شرط الشيخین ولم یخرجاه		
وقال الذهبي:	علی شرط البخاری و مسلم		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۸۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹۰۶)		جلد ۱	صفحہ ۵۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۳۷)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۰۱
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۵۳۹۶)	جلد ۶	صفحہ ۲۱۵
اتحاف السادة المتقين		جلد ۹	صفحہ ۱۷۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۵۴۲)	جلد ۳	صفحہ ۶۸۶

کرتا تھا کہ تنگ دست سے درگزر کیا کرو تو اللہ تعالیٰ (بوقت حساب) ارشاد فرمایا ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں (اے فرشتو!) اس سے بھی درگزر کرو۔

یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کے ایک مالدار کا واقعہ ہے جس کا اعمال نامہ نیکیوں سے خالی ہے لیکن وہ تنگ دست افراد سے درگزر کرنے کا عادی ہے تو رحیم و کریم اللہ نے اس سے بھی درگزر فرمایا اور فرمایا درگزر کرنے کے ہم زیادہ حقدار ہیں۔

اے اہل ایمان! غور کیجئے! اگر کسی پہلی امت کے فرد پر اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہے تو یہ تو اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے اس پر تو پہلے ہی بڑا رحیم و شفیق ہے اس کی رحمت کا جو بن اس امت پر نرالا ہے تو آج جو اس امت کا فرد تنگ دستوں سے درگزر کرے گا تو یقیناً اللہ الکریم اس سے بہت زیادہ ہی درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا درگزر کر دینا بندہ کیلئے باعث نجات، باعث صداقتخار ہے۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

جس نے علم کی تلاش میں سفر کیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کی راہ آسان کر دے گا۔

یہ دنیا قیام گاہ نہیں گزر گاہ ہے۔ ہمارا وطن دار آخرت ہے اور جو خوش نصیب اپنا ایمان سلامت لے گیا اور ساتھ عمل صالح بھی لے گیا تو اس کا گھر جنت، دائمی جنت اللہ کی رضا کا مقام ہوگا۔ اصل مقصود حصول جنت ہے اللہ کی رضا ہے اور دائمی عذاب سے چھٹکارا ہے۔ یہ تب نصیب ہوگا جب ہم ایمان کی دولت سے مالا مال ہونگے اعمال صالحہ ہمارا وطیرہ ہوگا اور عارضی جہاں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے۔

یہ ساری باتیں اسے ہی نصیب ہو سکتی ہیں جو علم رکھتا ہو جس کے پاس علم ہی نہ ہو اسے

کیا خبر کہ ایمان کسے کہتے ہیں اور کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ علم کے بغیر اعمال صالحہ کا صدور ناممکن ہے۔

علم ہوگا تو صلاۃ ادا کی جائے گی، روزہ رکھا جائے گا، زکاۃ دی جائے گی، حج بیت اللہ کیا جائے گا، علم ہوگا تو صدقہ و خیرات ہوگا، غرباء و یتامیٰ پر رحم ہوگا، علم ہوگا تو ناحق مال کھانے سے بچا جاسکتا ہے، ظلم و عدوان سے ہاتھ روکا جاسکتا ہے۔ الغرض ایمان و اعمال صالحہ جنت لے جاتے ہیں تو جب علم نہ ہوگا تو جنت جانا دشوار و ناممکن ہے اور علم ایسا نور ہے جس سے یہ راہ جنت روشن ہو جاتی ہے۔ علم کے بغیر مبادات کا بجالانا ناممکن ہوتا ہے علم ہی درحقیقت راہ جنت آسان کر دیتا ہے۔ اس چیز کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

اس دین حق دین اسلام میں علم کو بڑی اہمیت ہے اللہ وحدہ لا شریک کا ارشاد گرامی ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

کیا علم والے اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہیں یا نہیں ہرگز نہیں۔

پھر فرمایا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.

اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

بے علم کو تو پتہ ہی نہیں کہ کن چیزوں سے بچ کر اللہ کی ناراضگی سے بچا جاسکتا ہے کون کون سی چیزیں ہیں جو غضب الہی کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں اور کون کون سے اعمال ہیں جن کے صدور

سے خالق و مالک راضی ہوتا ہے۔

یہ کتاب ہدایت پر از حکمت کتاب قرآن کریم اس کے پہلی وحی کا پہلا کلمہ ملاحظہ ہو
اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ.

اپنے اس رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا فرمایا
یہاں اقرا (پڑھیے) وحی کا پہلا کلمہ ہے یہ بھی علم کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے کافی
ہے۔

حضور سید العالمین معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس انوکھے انداز سے علم کی
اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

۲۴۰ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۰۴۳۹)	المعجم الكبير (للطبرانی)
۱۳۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۴)	سنن ابن ماجہ
۹۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۸۴)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۱۰۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۱۸)	مشكاة المصابيح
۳۲۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۷۲)	مجمع الزوائد (عبد اللہ بن مسعود)
۳۲۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۷۳)	مجمع الزوائد (عن ابی سعید خدری)
		رواه الطبرانی فی الاوسط	قال البيهقي:
۳۲۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۷۴)	مجمع الزوائد (عن ابن عباس)
		رواه الطبرانی فی الاوسط	قال البيهقي:

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کا طلب کرنا ہر مسلم پر فرض ہے۔

ہر کلمہ گو جس کی زبان لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سرشار ہے اس پر علم حاصل کرنا فرض ہے یہ اللہ اور اسکے رسول کا حکم ہے اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو ماننا ہر مومن کے ایمان کا تقاضا ہے۔

المطالب العالیہ (عن عبد اللہ) / رقم الحدیث (۳۰۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۰
کنز العمال	جلد ۱۰	صفحہ ۱۳۱
کنز العمال	جلد ۱۰	صفحہ ۱۳۱



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ بَعْدَهُ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ .

سنن ابن داود	رقم الحديث (٢٨٨٠)	جلد ٣	صفحہ ٢٠١
صحیح سنن ابن داود	رقم الحديث (٢٨٨٠)	جلد ٢	صفحہ ٢١١
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٦٣١)	جلد ٣	صفحہ ٢٥٣
اسنن الکبریٰ (للبيهقي)	رقم الحديث (١٢٦٣٥)	جلد ٦	صفحہ ٢٥٥
کنز العمال	رقم الحديث (٢٣٦٥٥)	جلد ١٥	صفحہ ٩٥٢
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٨٨٣٠)	جلد ٩	صفحہ ٢١
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (١٣٨١)	جلد ٣	صفحہ ٨٨
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (١٣٤٦)	جلد ٢	صفحہ ٩٣
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (٣٦٥٣)	جلد ٣	صفحہ ٥٥٤
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٠٣)	جلد ١	صفحہ ١٠٢

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ، علم اس کے بعد اس کے فائدہ اٹھایا جائے، صالح بیٹا جو اس کیلئے دعا کرے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں واضح کیا گیا مرنے سے انسان کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین اعمال کے ان میں سے ایک ایسا علم ہے جس سے انسان مرنے کے بعد فائدہ اٹھایا جائے۔

عالم آدمی دنیا سے جاتا ہے بطور یادگار علم چھوڑ جاتا ہے تو اس کے مرنے کے بعد جو حضرات اس علم سے فائدہ اٹھائیں گے اس کا برابر ثواب اس عالم کو بھی ملتا رہے گا۔ بعد والوں کے فائدہ حاصل کرنے کی وجہ سے اس کے جنت میں درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

دین متین کا خادم عالم دین ساری زندگی دین حق کا پرچار کرتا رہا اس نے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد چھوڑی اب اس کے مرنے کے بعد اس کے شاگرد استاد کی علم کی شمع کو بجھنے نہیں دے رہے تو جب تک اس کے شاگرد اس علم سے فائدہ اٹھائے رہیں گے اور جب تک دوسروں کو اس کا فائدہ منتقل کرتے رہیں گے اس عالم دین کی قبر کو مزید راحتوں سے لبریز کیا جاتا رہے گا اور برکات و عنایات الہیہ کی پھوار مسلسل ہوتی رہے گی۔

عالم دین نے اللہ کی رضا کیلئے چند کتابیں لکھیں وہ عالم دین اپنے سانس پورے کر کے

اس دنیا فانی سے چلا گیا لیکن جب تک اس کی کتابوں کا مطالعہ کر کے لوگ راہ ہدایت پاتے رہیں گے اپنی کشت ایمان کو سیراب کرتے رہیں گے اس وقت تک اس عالم دین کے قبر میں درجات بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے۔

کیا علم کے صلہ میں یہ عنایات کم ہیں! اے اللہ اے ارحم الراحمین! ہمیں بھی علم سے محبت عطا فرما ہمارے سینے علوم دینیہ سے معمور فرمایا اور ہمارے قلوب کو علوم لدنیہ کی دولت سے مالا مال فرما محض اپنے لطف و کرم سے اور نظر رحمت سے ہمارے دنیا سے جانے کے بعد بھی اس علم کی شمع کو فروزاں فرماتا کہ اس سے روشنی حاصل کرنے والے حاصل کرتے رہیں اور ہمارے قبور میں درجات بلند ہوتے رہیں۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مَا مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلُ مِنْ طَلْبِ الْعِلْمِ إِذَا صَحَّتْ نِيَّتُهُ .

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

طلب علم سے بڑھ کر کوئی بھی عمل نہیں جبکہ طالب کی نیت درست ہو۔

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ تَعَالَى

وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ .

تلاوت قرآن کریم مومن کی روح کی غذاء ہے جیسے بدن کیلئے غذا ضروری ہے اسی

طرح روح کیلئے بھی غذا ضروری ہے جس روح کو غذا ملتی رہے وہ روح تو انا ہوتی ہے اس میں

ملکوتی صفات کی جلوہ نمائی ہوتی ہے۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت قرآن کریم کی ترغیب دی تاکہ خیر الامم کے افراد کلام الہی کی برکات سے مستفیض رہیں۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۲۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۴
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۸۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۶
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۰۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۵

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۵
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۱۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۰
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیحان			
مجمع الزوائد (عن انس) / رقم الحدیث (۱۱۶۷۳)		جلد ۷	صفحہ ۳۴۴
قال البيهقي: رواه الطبرانی فی الصغير			
سلسلة الاحاديث الصحيحة / رقم الحدیث (۱۱۷۳)		جلد ۳	صفحہ ۱۶۷
الترغيب والترهيب	رقم الحدیث (۲۰۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۷
قال المحقق: صحیح			
صحیح الترغيب والترهيب / رقم الحدیث (۱۴۱۶)		جلد ۲	صفحہ ۱۶۱
قال الالبانی: صحیح			
سنن ابن داود	رقم الحدیث (۱۳۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۹۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
قال الالبانی: صحیح			
شرح السنن للبعوی	رقم الحدیث (۱۱۷۲)	جلد ۴	صفحہ ۴۲۷
قال البغوی: هذا حدیث صحیح			
حلیة الاولیاء		جلد ۴	صفحہ ۱۹۴

تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو تعلیم دے۔

-☆-

آج کے دور میں ہم اسے بہتر جانتے ہیں جس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہو جو جس مجلس میں بیٹھے میر مجلس بن جائے جب وہ بات کرے تو لوگ اس کے کلام کو بڑی توجہ و انہماک سے سنیں لیکن مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

یہ کتاب مقدس قرآن کریم اس درجہ خیرات و برکات سے لبریز ہے کہ اس کا ہر حرف پڑھنے والے کو تلاوت کرنے والے کو نیکیوں سے معمور کر دیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ "الْم" حَرْفٌ "وَلَكِنْ أَلِفٌ" وَ"لَامٌ" حَرْفٌ "وَمِيمٌ" حَرْفٌ .

کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۰۹۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۴۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۱	
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۴۱۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا جس نے کتاب اللہ کے ایک حرف کی تلاوت کی اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور نیکی دس نیکیوں کے برابر۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک حرف ہے بلکہ الف حرف ہے، لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! جو مرد مومن قرآن کریم کی ایک آیت کی تلاوت کرتا ہے اسے اس آیت میں موجود ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ مثلاً ایک آیت میں اگر ۲۰ حروف ہیں تو پڑھنے والے کو ۲۰۰ نیکیاں ملیں گی۔ اس خیر الامم میں کتنے افراد ایسے ہیں جو روزانہ قرآن کریم

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۱۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۸
سنن الدارمی	رقم الحديث (۳۳۵۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۸۴
قال حسين سليم اسد:	اسنادہ صحیح		
المعجم الكبير (للطبرانی)	رقم الحديث (۸۶۳۸)	جلد ۹	صفحہ ۱۴۰
المعجم الكبير (للطبرانی)	رقم الحديث (۸۶۳۹)	جلد ۹	صفحہ ۱۴۰
المستدرک للحاکم	رقم الحديث (۲۰۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۷۴
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخبرنا به (صالح بن عمر)		
وقال الذهبي:	صالح ثقہ		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۶	صفحہ ۲۶۳

کا ایک حصہ تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم رضی اللہ عنہ کے بعض نیاز مند آج بھی روزانہ سواپارہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں تو ایسے سعید افراد کی نیکیاں ہی نیکیاں ہیں اور وہ یقیناً رحمت الہیہ میں وقت گزار رہے ہیں۔ ہمارے اسلاف میں بعض ایسے افراد بھی ہوئے جو روزانہ پورے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ مکمل قرآن کریم کی تلاوت وہ کیسے کر لیتے تھے یہ سوال ان سے متعلق نہیں بلکہ یہ فضل الہی سے متعلق ہے یہ سب کچھ محض اللہ کے فضل و کرم سے سرانجام پاتا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَوْصِنِي قَالَ :
 أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ ، فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! زِدْنِي قَالَ :
 عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ، فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَذُخْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ تقوی اللہ لازم ہے یہ تمام امور کی اصل ہے۔

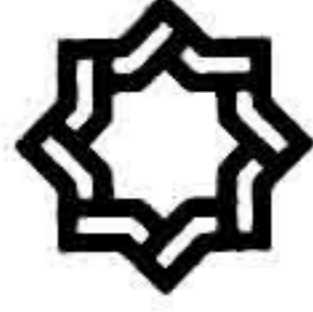
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۷۸
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۱۶۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۷
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۱۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۱۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۷
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ حسن		
موارد الطمان	رقم الحدیث (۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۵

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کچھ اور اضافہ فرمائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ پر تلاوت قرآن لازم ہے کیونکہ یہ تیرے لیے نور ہے زمین میں اور ذخیرہ ہے سماء میں۔

-☆-

تارک لذات دنیا حضرت ابوذر غفاری - رضی اللہ عنہ - کس قدر عمدہ سوچ رکھتے ہیں وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وصیت طلب کرتے ہیں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ذیشان کو عمر بھر مشعل راہ بناتے رہیں۔ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے انہیں تقویٰ کی تعلیم دیتے ہیں اور اسے تمام امور کی اصل قرار دیتے ہیں کیونکہ جس کا سینہ خشیت الہی سے لبریز ہو اور جس کا دل خوف خدا سے کانپتا رہتا ہو وہ ہمہ وقت خیرات جمع کرنے میں لگا رہتا ہے اور وہ ان امور سے روگرداں دکھائی دیتا ہے جو امور راہ جنت میں رکاوٹ بنتے ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوذر غفاری - رضی اللہ عنہ - کو تقویٰ کے بعد تلاوت قرآن کریم کی وصیت فرماتے ہیں کیونکہ جو خوش نصیب تلاوت قرآن کریم کا کیف لیا کرتا ہے وہ انسانوں میں ہوتے ہوئے بھی انسانوں سے وراء بہت وراء ہوا کرتا ہے۔



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرُوهُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي صَحِيحَيْهِمَا بِهَذِهِ الْحُرُوفِ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (٦١٢٦)	جلد ٥	صفحہ ٢٣٨
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٣١)	جلد ١	صفحہ ١٧٢
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٨٢٨)	جلد ٣	صفحہ ٢٥٥
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٣٣٠٢)	جلد ٣	صفحہ ٢٣٣
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٦٣١٨)	جلد ٥	صفحہ ١٩٣

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں الگ الگ لکھ دی ہیں پھر اس نے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کرنے سکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس ایک کامل نیکی لکھ دے گا۔ اگر اس آدمی نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل (بھی) کر لیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس نیکی کو دس نیکیوں سے لیکر سات سو نیکیوں تک بلکہ کئی گنا زیادہ تک لکھے گا۔

اگر اس آدمی نے برائی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اس اپنے ہاں پوری نیکی لکھ دے گا۔ اور اگر اس آدمی نے برائی کا ارادہ کیا پھر اسے کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں ایک گناہ لکھے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس امت پر کس درجہ رحیم و شفیق ہے اس کی ایک رحمت کے شکرانہ کے طور پر زندگی بھر سجدہ میں گزار دیں تو بھی حق شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

مذکورہ بالا حدیث پاک میں غور کیجئے کتنا کیف نصیب ہوتا ہے۔

فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً.

جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کرنے سکا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اپنے ہاں ایک کامل

نیکی لکھ دیتا ہے۔

نیکی کی نہیں بلکہ نیکی کا ارادہ کیا کریم اللہ پھر بھی پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ ایسا عمل جس سے پروردگار راضی ہو اسے نیکی کہتے ہیں تو انسان ایسے عمل کا ارادہ و نیت کرتا ہے جس سے پروردگار عالم جل جلالہ راضی ہو لیکن کسی عارضہ کی وجہ سے وہ نیکی نہ کر سکا تو خالق ارض و سما اپنے ہاں اسے ایک کامل نیکی کی صورت میں لکھ لیتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ:

مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ، فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا، كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَإِنْ حَمَلَهَا، كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۹۲۶
موارد النظم	رقم الحدیث (۳۱)		صفحہ ۳۸
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۳۲۵۱)	جلد ۶	صفحہ ۱۷۰
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۳۲۹۹)	جلد ۶	صفحہ ۲۱۹
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		

جس نے نیکی کا ارادہ کیا اسے کرنے سکا تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے پس اگر وہ اس نیکی کو کر گیا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اسے کرنے سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو اس پر ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو یہ اس کا ارادہ و نیت رائیگاں نہیں جاتی اگرچہ وہ نیکی نہ کر سکے کیونکہ نیکی کا ارادہ بھی من جانب اللہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہو تو نیکی کی طرف دل کا میلان ہوتا ہے۔ جس کے لطف و کرم سے آج نیکی کی طرف رغبت ہے انشاء اللہ اس کی کرم نوازی سے نیکی کا عملی ظہور بھی ہوگا اور نیکی کا عملی ظہور انسان کو سعید و نجات یافتہ بنانے کیلئے کافی ہے۔

عَنْ خَرِيمِ بْنِ فَاتِكٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ:

مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ ، فَلَمْ يَعْمَلْهَا ، فَعَلِمَ اللَّهُ أَنَّهُ قَدْ أَشْعَرَهَا قَلْبُهُ وَحَرَصَ عَمَلِهَا كَتَبَتْ لَهُ حَسَنَةً " وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ . وَمَنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ وَاحِدَةٌ " وَلَمْ تُضَاعَفْ عَلَيْهِ وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً كَانَتْ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا . وَمَنْ أَنْقَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، كَانَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ .

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۶۱۷۱) جلد ۱۴ صفحہ ۴۸

قال المحقق: اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح

المعجم الكبير للطبرانی رقم الحدیث (۳۱۵۲) جلد ۴ صفحہ ۲۰۶

المعجم الكبير للطبرانی رقم الحدیث (۳۱۵۳) جلد ۴ صفحہ ۲۰۶

ترجمة الحديث:

حضرت خریم بن فاتک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اسے نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اس کے دل نے اس نیکی کا شعور ابھارا ہے اور اس کے کرنے پر حریص بنایا ہے تو اس کیلئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس نے برائی کا ارادہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہ لکھا جاتا ہے اور جس نے اس برائی پر عمل کیا تو اس کیلئے ایک برائی لکھی جاتی ہے اس پر برائی کو دگنا نہیں کیا جاتا اور جس نے نیکی پر عمل کی تو اس کیلئے وہ نیکی دس گنا تک ہوگی اور جس نے فی سبیل اللہ کوئی چیز خرچ کی تو اس کیلئے اجر سات سو گنا تک ہوگا۔

غور کیجئے! انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے ایسے عمل کا ارادہ کرتا ہے جس سے خالق و مالک کی رضا و خوشنودی ملے لیکن وہ عمل کرنے سے سکتا تو یہ ارادہ و نیت بھی اللہ کے ہاں محمود ہے کیونکہ نیکی کا

المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحديث (۳۱۵۵)	جلد ۴	صفحة ۲۰۷
سنن الترمذی (مختصر)	رقم الحديث (۱۶۲۵)	جلد ۲	صفحة ۵۲۳
قال الترمذی:	هذا حديث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۱۶۲۵)	جلد ۲	صفحة ۲۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
موارد النظم	رقم الحديث (۳۱)		صفحة ۳۸

ارادہ بھی من جانب اللہ ہوتا ہے جس کے قلب میں اللہ تعالیٰ نیکی کا خیال ڈالتا ہے اور نیکی کرنے کا جذبہ جس کے باطن میں انگڑائی لیتا ہے خالق و مالک جل جلالہ اسے کامل و مکمل نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يُصَلِّيَ مِنْ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى يُصْبِحَ

كُتِبَ لَهُ مَانَوَى.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۱۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۱
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، ولم یخرجاہ		
وقال الذہبی:	علی شرطہما		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۵
قال المحقق:	رجالہ ثقات		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۹
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۱)		جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۸۸)	جلد ۶	صفحہ ۳۲۳

قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ جید

ترجمة الحديث:

حضرت ابو درداء - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اپنے بستر پر آیا اور اسکی نیت ہے کہ وہ صلاۃ التہجد ادا کرے گا لیکن نیند کے غلبہ کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو اس کیلئے لکھ دیا جائے گا جو اس نے نیت کی۔

سبحان اللہ! جو مرد مومن رات سوتے وقت نیت کرتا ہے کہ میں سحری کو اٹھ کر صلاۃ التہجد (نماز تہجد) ادا کرونگا یہ نیت محمودہ لے کر وہ نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے اس کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے جب سپیدہ سحر طلوع ہو چکا ہوتا ہے تو اسے صلاۃ التہجد کی ادائیگی کا اجر و ثواب ملے گا۔

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۷۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۵



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأَعِيذَنَّهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۱۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۸۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۲۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۴
فتح الباری	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۳۰

جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی تو میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میری پسندیدہ چیزوں میں سے کسی بھی چیز کے ذریعے میرا بندہ مجھ سے اتنا قریب نہیں ہوتا جتنا ان چیزوں کی ادائیگی کے ذریعے قریب ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں۔

اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں جس سے وہ چلتا ہے۔

اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے ضرور عطا کروں گا اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو ضرور میں اسے اپنی پناہ و حفاظت میں لے لوں گا۔

-☆-

مَنْ عَادَى لِيُ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ:

جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی تو میری اس سے جنگ ہے۔

جنگ و لڑائی دوستوں کے درمیان نہیں ہوتی بلکہ دشمنوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کسی ولی سے دشمنی رکھنے والا اللہ تعالیٰ کا دشمن بن جاتا ہے اللہ کا دشمن خائب و خاسر ہوا کرتا ہے۔

دشمن لڑائی میں ایک دوسرے کی قیمتی چیزوں کو نشانہ بنایا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی سے لڑائی کرتا ہے تو وہ اس کی قیمتی چیز کو نشانہ بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نشانے خطا نہیں جایا کرتے۔

انسان کی سب سے قیمتی چیز اس کا ایمان ہے تو جو اولیاء اللہ سے عداوت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایمان سلب کر لیتا ہے (العیاذ باللہ) جس سے اس کا ایمان سلب ہو جائے اس جیسا بد نصیب کون ہوگا۔

مولانا داود غزنوی کے زمانہ میں ایک مولوی نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نامناسب بات کہہ دی کہ امام صاحب کو صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اس کی اس خرافات کو سن کر مولانا داود غزنوی نے کہا یہ آدمی مرتد ہو جائے گا۔

کچھ ہی دنوں میں وہ آدمی قادیانی ہو گیا کسی نے مولانا سے پوچھا آپ کو یہ کیسے علم ہوا تھا کہ یہ مرتد ہو جائے گا تو انہوں نے کہا جب میں نے سنا یہ مولوی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نازیبا کلمات کہتا ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اللہ ولی ہیں تو مجھے یہ حدیث یاد آگئی:

مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنَتْهُ بِالْحَرْبِ

جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔

تو جنگ میں دشمن کی قیمتی چیز کو تباہ کیا جاتا ہے نقصان پہنچایا جاتا ہے انسان کی سب سے قیمتی چیز چونکہ ایمان ہے تو مجھے یہ یقین ہو گیا کہ اس مولوی کا ایمان ختم ہو جائے گا۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ.

كُنْتُ سَمِعُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ :

بندہ فرائض پر مداومت کے ساتھ نوافل کی طرف توجہ دیتا ہے پھر یہ نوافل اس کی طبیعت ثانیہ بن جاتے ہیں ان نوافل سے اس درجہ شغف ہو جاتا ہے کہ جب تک انہیں ادا نہ

کر لیا جائے طبیعت کو سکون نہیں ملتا رات رات بھر نوافل میں وقت گزرتا ہے یہ نوافل یہ سجدے انسان کو قرب الہی کی دولت سے لبریز کرتے ہیں یہ قرب الہی محبت الہی کو جیت لیتا ہے کہ خود خالق کائنات اس کی محبت کرتا ہے جب اللہ وحدہ لا شریک ایک بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف انعام یہ ہے کہ كُنْتُ سَمِعُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ فِي اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کان بننے کے مفہوم امام المفسرین حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ یوں بیان کرتے ہیں: وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ إِذَا وَاطَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ إِلَى الْمَقَامِ الَّذِي يَقُولُ اللَّهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصْرًا فَإِذَا صَارَ نُورٌ جَلالِ اللَّهِ لَهُ سَمِعَ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ نُورٌ جَلالِ اللَّهِ لَهُ بَصْرًا أَرَأَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ نُورٌ جَلالِ اللَّهِ يَدًا لَهُ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِي الصَّغْبِ وَالسَّهْلِ وَالْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ. ۱

ایسے ہی جب اللہ کا بندہ طاعات پر موافقت اختیار کرتا ہے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں۔ میں جب اللہ تعالیٰ کا نور جلال اس بندہ کے کان بن جاتا ہے تو وہ قریب و بعید کو سنتا ہے پس جب وہ نور، اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ قریب و بعید کو دیکھتا ہے اور جب وہ نور اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ مشکل اور آسان کاموں پر قریب و بعید میں تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

(۱) التفسیر الکبیر جلد ۵ صفحہ ۴۶۷

یہ امت محمدیہ علی صاحبہا افضل التحیات واکمل التسلیمات کس قدر غنی امت ہے اس امت کے اولیاء تمام امت کے اولیاء سے تعداد میں زیادہ بہت زیادہ ہیں اور مراتب و درجات میں بلند بہت بلند ہیں۔ ان اولیاء کرام کو کمالات سے نوازنے والا خود وحدہ لا شریک ہے جس ولی کے بارے میں وہ خود فرمائے میں اسکے کان بن جاتا ہوں اگر وہ ولی اللہ دور و نزدیک کی باتیں سن لے یا دل میں آنے والے خیالات کے واقف ہو جائے تو حیرانگی کی کونسی بات ہے اللہ القادر فرماتا ہے میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے تو امت کا ولی مشرق میں بیٹھے مغرب کو دیکھ لے یا زمین پر بیٹھے عالم بالا کا مشاہدہ کرے تو یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عطا و کرم سے ہے۔

وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں اب ایسا خوش قسمت ولی اللہ اگر سینکڑوں میل دور سے کسی کی فریادرسی کر دے یا کسی مصیبت زدہ کو مصیبت سے رہائی دے دے یا کسی غریق کو غرق ہونے سے بچالے تو یہ حقیقی کمال اس ولی اللہ کا نہیں بلکہ حقیقی کمال اللہ وحدہ لا شریک کا ہے جس نے اپنے اس بندے کو قوت و طاقت اور تصرف کی قوت عطا فرمائی ہے۔

فَلِكِ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِكِ الشُّكْرُ يَا أَرْحَمَ

الرَّاحِمِينَ.

ارشاد ربانی ملاحظہ ہو

حَتَّىٰ إِذَا اتَّوَعَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ "يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ

لَا يَحْطَمَنَّكُمْ سُلَيْمَنُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝

یہاں تک کہ وہ گزرے چیونٹیوں کی ایک وادی سے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! داخل ہو جاؤ اپنی اپنی بلوں میں کہیں کچل نہ دے تمہیں (حضرت) سلیمان اور انکا لشکر اس حال میں کہ انہیں (تمہارا) شعور ہی نہ ہو تو حضرت سلیمان نے تبسم فرمایا ہنستے ہوئے اس کی اس بات سے اور آپ نے (اللہ کی جناب میں) عرض کی: اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام فرمائی اور (مجھے توفیق دے کہ) میں عمل صالح کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت کے سبب اپنے صالح بندوں میں داخل کر دے۔

ان قرآنی آیات میں غور و فکر کیجئے۔ حضرت سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے لشکر جرار سمیت گزر رہے ہیں اور چیونٹیوں کی وادی سے گزرنے والے ہیں لیکن ابھی اس وادی سے میلوں دور ہیں ایک چیونٹی دوسری چیونٹیوں کو آگاہ کرتی ہے کہ ایک لشکر جرار آ رہا ہے اپنے اپنے مساکن میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی اس بات کو سن لیتے ہیں اور مسکراتے ہوئے تبسم فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بات کو اتنی دور سے کیسے سن لیا چیونٹی کی آواز تو قریب سے سنائی نہیں دیتی یہ دور موجودہ دور علمی ترقی اور ایجادات کا دور ہے بڑی بڑی مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں جو ستاروں کی حرکات کا مشاہدہ کر لیتی

ہیں لیکن ابھی تک ایسا کوئی آلہ ایجاد نہ ہو سکا جو چیونٹیوں کی باتیں سن سکے اور انکے کلام کو سمجھ سکے۔ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی آواز کو کیسے سنا اور کیسے سمجھا تو جواب بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ:

میں بندے کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔

جس کے کانوں میں الہی قوت و طاقت اور انوار ہوں اس کے سامنے ایسی چیزوں کی کیا اہمیت ہے؟ یہ مقام ایک ولی کو ملتا ہے، مقرب بارگاہ الہی کو ملتا ہے کہ اللہ اسکے کان اور آنکھیں بن جاتا ہے تو جو ذات مقام نبوت پر فائز ہو اس پر کرم الہی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

اس امت میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے فیض لینے والے ان افراد کی کمی نہیں جن کے سمع و بصر میں انوار الہیہ سرایت کر چکے ہوں پھر وہ قرب و بعد کی ہر چیز کی آواز باذن اللہ سن لیتے ہیں۔

ہمارے اسلاف میں حضرت صالح مُرْسِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ گزرے ہیں علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا ان کے بارے میں تبصرہ ملاحظہ ہو

وَكَانَ يَسْمَعُ كَلَامَ الْمَوْتَى، وَيُخَاطِبُونَهُ وَيَعْظُونَهُ وَيَقُولُونَ لَهُ: قَدْ وَجَدْنَا كَذًا حَقًّا وَكَذًا وَكَذًا.

حضرت صالح مُرْسِي رحمۃ اللہ علیہ اموات کے کلام کو سنا کرتے تھے وہ ان کے مخاطب ہوتے اور انہیں نصیحت فرمایا کرتے تھے اور ان سے کہتے تھے ہم ایسے سچ پایا ایسے ایسے پایا۔

یہ اموات کے کلام کو کیسے سن لیتے جواب واضح ہے وعدہ الہی ہے كُنْتُ سَمِعُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ ہے۔ میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہوا اور ان کی سماعت میں جلال الہی کا نور سرایت کر گیا تو پھر ان کی باتیں بھی سن لیتے جو اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس برصغیر کے نامور صاحب نسبت عالم دین ہیں علم حدیث کے سلسلہ میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں لطف یہ کہ خطہ پاک و ہند کے تمام مسالک کے نزدیک یہ حجت ہیں۔ اب آئیے ان کے قلم سے نکلے ہوئے چند کلمات ملاحظہ ہوں:

نیز یہ فقیر اپنی ماں کے پیٹ میں جنین کی صورت میں تھا۔ حضرت والا نے ایک بھکارن کو فی سبیل اللہ نصف روٹی دی۔ پھر اسے دوبارہ بلا کر نصف دوسری بھی دی اور کہا یہ بچہ جو ابھی جنین ہے کہتا ہے کہ خدا کی راہ میں پوری روٹی دینی چاہیے۔ (انفاس العارفين = ۱۰۶)

سبحان اللہ! حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی قوت سماعت پر قربان جائیں کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کے کلام کو سن لیتے ہیں۔ انہوں نے سنا وجہ واضح ہے کہ فرمان خداوندی ہے كُنْتُ سَمِعُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ اللہ کی عطا و کرم نوازی سے ان کے کانوں میں وہ قوت پیدا ہوئی کہ جنین کی آواز سن لیتے ہیں اور سمجھ بھی لیتے ہیں۔ اور اس جنین (حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) پر بھی لطف الہی ملاحظہ ہو کہ ابھی اس دار فانی میں آئے نہیں بلکہ ماں کے پیٹ میں ہیں اور حالت جنین میں ہیں پھر بھی آداب شریعت کے واقف ہیں۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

كُنْتُ سَمِعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ:

مراد رسول امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سرزمین نہاوند میں جہاد جاری ہے اہل اسلام کی جمعیت حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت دشمنان اسلام سے نبرہ آزمایا ہے۔ حضرت ساریہ پہاڑ کو اوٹ میں لیکر دشمن سے لڑ رہے ہیں دشمن نے موقع غنیمت سمجھا اور پچھلی جانب ہو کر پہاڑ پر چڑھنے لگے اگر وہ پہاڑ پر چڑھا جاتے تو پورا لشکر اسلام ان کے تیروں کی زد میں تھا۔ حضرت ساریہ کی توجہ اس جانب نہ تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں منبر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جلوہ افروز خطبہ جمعہ دے رہے تھے چ (میں اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے) کا اظہار یوں ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ ہی ارشاد فرمایا دیا:

يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ، يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ

اے ساریہ! پہاڑ کا خیال رکھو، اے ساریہ! پہاڑ کا خیال رکھو۔

یہ آواز سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے حضرت ساریہ کے کانوں سے ٹکراتی ہے اور وہ دشمن کی اس چال سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور لشکر اسلام فتح و نصرت ملتی ہے۔

اس روایت پر بحث کرتے ہوئے علامہ محمد ناصر الدین الالبانی لکھتے ہیں: فَالْقِصَّةُ

ثَابِتَةٌ "صَحِيحَةٌ" وَهِيَ كَرَامَةٌ "أَكْرَمَ اللَّهُ بِهَا عُمَرَ حَيْثُ انْتَزَبَهُ جَيْشُ

الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْأَسْرَاءِ وَالْفَتْكِ بِهِ."

(۱) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۱۰۴/۳

پس یہ قصہ ثابت ہے اور صحیح ہے یہ کرامت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کو عزت بخشی ایسے کہ ان کے ذریعے مسلمین کے لشکر کو قید یا قتل ہونے سے بچالیا۔
سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت ملاحظہ ہو۔

ابن علوان کہتے ہیں

میں رجبہ میں کسی غرض سے گیا تو میں نے وہاں ایک جنازہ دیکھا میں اس کے ساتھ ہولیا کہ صلاۃ الجنائزہ ادا کروں میری نظر ایک عورت پر پڑ گئی جو پردہ سے نہ تھی تو میں نے نظریں چرا کر اس کی طرف دیکھا پھر میں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ پڑھا اور اللہ سے استغفار کیا۔
پھر میرے دل میں آیا کہ اپنے پیرو مرشد حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دینی چاہیے تو میں بغداد اتر گیا اور آپ کی منزل پر حاضر ہوا میں دروازہ پر دستک دی تو حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

أَدْخَلَ أَبَا عَمْرٍَا تَذَنِبُ بِالرَّحْبَةِ وَانْسْتَغْفِرُ لَكَ بِبَغْدَادٍ.

اے ابو عمر! اندر آ جاو تم سوق الرّحبة میں گناہ کرتے ہو اور ہم بغداد میں تیرے لئے استغفار کرتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے نظر آیا کہ ان کا مرید سوق الرّحبة میں ارتکاب گناہ کر رہا ہے اور وہ وہیں بغداد میں اس کے لیے بارگاہ لم یزل میں استغفار کرتے ہیں۔ یہ حدیث پاک اس مسئلہ کو بالکل واضح کر دیتی ہے کہ

كُنْتُ سَمِعُهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ اللّٰهُ فَمَا تَأْتِي فِي اسْكَى اَنْ تَكْصِي بِن جَاتَا هُوں جن

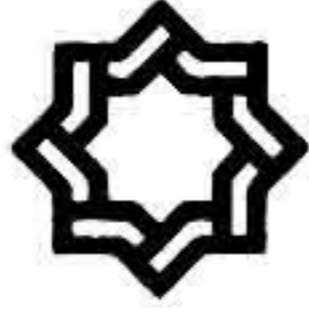
سے وہ دیکھتا ہے۔ اگر نور جلال الہی حضرت عمر کی نگاہ میں آتا ہے تو مدینہ طیبہ بیٹھ کر نہاوند کے معرکہ کا مشاہدہ کرتے ہیں اور یہی نور بطفیل عمر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں آتا ہے تو وہ بغداد میں بیٹھ کر سوق الرّجَبہ میں گناہ میں مرتکب اپنے مرید کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ یہ کمال حقیقت میں نور الہی کا ہے جس کے کرم سے نگاہ حجابات کو چیر جاتی ہے۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد گرامی بھی اس حدیث پاک کی عملی تشریح ہے:

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا

كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ التَّصَالِ

میں نے اللہ کی بلاد کو دیکھا جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہوتا ہے۔



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْ عَلَيْهِ. حَدِيثٌ "حَسَنٌ" رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بے شک اللہ تعالیٰ میری خاطر میری امت سے درگزر کیا ہے بھول چوک کو اور ان امور سے بھی جو مجبوراً ان سے کروائے جائیں۔

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۵۰۹۳)	جلد ۷	صفحہ ۵۸۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۱۹)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۰۲
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۸
قال الالبانی:	صحیح		

اللہ تعالیٰ نے خطا و نسیان کو اس امت پر معاف کر دیا ہے یعنی جو کام غلطی سے ہو جائے یا بھول کر ہو جائے پروردگار عالم اس کو معاف فرمادیتا ہے۔

الْخَطَاءُ : هُوَ أَنْ يَقْصِدَ بِفَعْلِهِ شَيْئًا فَيَصَادِفُ فِعْلَهُ غَيْرَ مَا قَصَدَ بِهِ.

اپنے فعل کے ساتھ کسی چیز کا قصد کیا ہو لیکن اس فاعل کا فعل غیر مقصود سے مل گیا یہ خطا کہلاتا ہے یعنی ایک کام کرنے کا ارادہ ہے لیکن وہ کام نہ ہو سکا بلکہ غلطی سے دوسرا کام ہو گیا۔

النِّسْيَانُ : أَنْ يَكُونَ ذَاكِرًا لِشَيْءٍ فَيَنْسَاهُ عِنْدَ الْفِعْلِ.

ایک آدمی کو کوئی چیز یاد ہے لیکن عند الفعل اسے بھول گیا اسے نسیان کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا قَصَدْتُمْ قُلُوبُكُمْ.

تم پر کوئی حرج نہیں جو کام تم نے غلطی سے کر لیا لیکن جس کام کو تم نے عمداً کیا (اس پر

مؤخذہ ہوگا)

سورۃ البقرہ کے آخر میں دعا کے یہ کلمات بھی ہیں

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا.

اے ہمارے رب ہم سے مواخذہ نہ فرمانا جو ہم بھول گئے یا جو ہم غلطی سے کر گئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ اللَّهُ : قَدْ فَعَلْتُ.

صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۲۶) جلد ۱ صفحہ ۸۲۳

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۹۹۲) جلد ۳ صفحہ ۷۰

قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح

ترجمة الحديث:

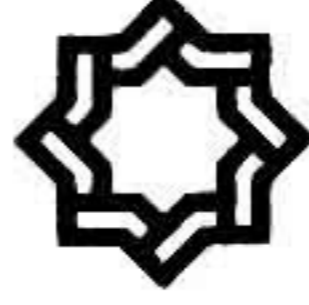
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا تَوَاللَّهِ تَعَالَى نَعْنِي فِي مَعْنَى مَا يَأْتِي فِيهِ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔

-☆-

اللہ! اللہ! اس امت پر خالق و مالک کی یہ مہربانی۔ اللہ ذوالجلال کا یہ لطف و کرم کس وجہ سے یہ عنایت کس سبب سے؟ حدیث پاک کے الفاظ مبارک کہ خود وضاحت کر رہے ہیں۔
 إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوَ عَلَيْهِ.
 اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت سے تجاوز فرمایا.....

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۹۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۵۲۳۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۱۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۴
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد ۲	صفحہ ۳۱۴
قال الذہبی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۱۱۰۵۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۰۷
مسند الامام احمد		جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
المستدرک للحاکم		جلد ۲	صفحہ ۲۸۶

یہ مہربانی یہ لطف و کرم حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے صدقے ہے۔ اے نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے لاڈلے امتی! دیکھ اللہ تعالیٰ نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے صدقے کتنا مہربان ہے جس نبی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے صدقے مہربان ہے تو بھی اس نبی اطہر۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پر دل و جان سے فدا ہو جا۔ آپ کے ارشادات کو حرز جاں بنالے، دونوں جہاں کے مقدر تیری جھولی میں ہونگے۔



عَنْ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - بِمَنْكَبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ " أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

صحیح البخاری	رقم الحديث (٦٣١٦)	جلد ٣	صفحة ٢٠١٦
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٤٣٨٦)	جلد ٦	صفحة ٢٨
سلسلة الاحاديث الصحیحة	رقم الحديث (١١٥٤)	جلد ٣	صفحة ١٣٤
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٦٠٣)	جلد ١	صفحة ٢٥١
مصباح السنة	رقم الحديث (١١٣٦)	جلد ١	صفحة ٥٣٢
رياض الصالحين	رقم الحديث (٢٤٥)		صفحة ٢٢٦
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٨٩٩)	جلد ٢	صفحة ١٣٩
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٣٣٣١)	جلد ٣	صفحة ٣٠٥
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٣٣٣)	جلد ٣	صفحة ٢٩٩
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٣٣٣)	جلد ٢	صفحة ٥٣٨
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کندھوں کو پکڑا پھر ارشاد فرمایا: دنیا میں ایسے ہو جاؤ گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ عبور کرنے والے ہو۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنے زمانہ صحت میں اپنی بیماری کے لئے اور اپنی حیات میں اپنی موت کے لئے (نیک اعمال کا ذخیرہ) کرو۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۴۷۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۳۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۵۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۶
قال للبیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
المسنَد الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۶۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
المسنَد الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۴۷۸
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۳۷۰)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۰۴
المسنَد الجامع	رقم الحدیث (۱۰۹۴/۸۲۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۸۰۷

اَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ :

ایک بندہ مومن دنیا میں مسافر سے بھی ایک ہاتھ آگے بے رغبت ہوتا ہے کہ اس کی حیثیت ایک راہ گزرنے والے کی سی ہوتی ہے۔ جب انسان راہ گزر رہا ہو تو وہ راستہ میں نہ جائیداد بناتا ہے نہ کوئی کام کرتا ہے بلکہ گزرنے والا پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھتا اہل ایمان اس دار فانی میں ایمان کی نوری قندیل پاس رکھتے ہیں اور ظلمت خانہ دنیا میں تیزی سے گزرتے ہوئے توبہ استغفار سے راستہ کی رکاوٹوں کو دور کرتے ہیں وہ پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھتے بلکہ وہ رضائے الہی کی ضیاء بار مشعل کی معیت میں منزل کی جانب رواں دواں رہتے ہیں اپنی پونجی اپنا اثاثہ دشمن کی دست برد سے محفوظ رکھتے ہیں انکی زبان و قلب و قالب حرکت میں رہتی ہے یہ اس وقت تک متحرک رہتی ہے جب تک دنیا سے جانے کا بلاوا نہیں آجاتا ان کا ایمان و عمل محفوظ ہوتا ہے اس لیے ان کی دنیا سے رخصی قابل دید ہوا کرتی ہے۔ انکی دنیا سے رخصتی کے منظر کو دیکھ کر کئی بیگانے اپنے بن جایا کرتے ہیں۔

کوئی عقل مند مسافر خانہ میں دل نہیں لگایا کرتا اور گزرگاہ کو اپنا وطن نہیں سمجھتا۔ مسافر خانہ میں جو آیا ہے اس نے وہاں سے کوچ کر جانا ہے گزرگاہ میں کسی کو قیام کی اجازت نہیں ہوا کرتی۔ مسافر خانہ کو اپنا وطن سمجھ کر سنگریزے اکٹھے کرنے والا انتہائی احمق ہوا کرتا ہے۔ حالت سفر میں انسان ہلکا پھلکا اچھا لگتا ہے اتنا بے فائدہ سامان اکٹھا کر لینا کہ اسے اٹھانا ہی مشکل ہو یہ کہاں کی دانشمندی ہے۔

حضور سید العالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا کو ایک مسافر خانہ قرار دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسافر خانہ قرار دینے سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ اصل وطن اور

گھر کوئی اور ہے اصل وطن وہی ہے جس کی جانب ہم کوچ کرتے جا رہے ہیں۔ اس مسافر خانہ-دنیا میں دل نہیں لگانا چاہیے بلکہ اپنے اصلی گھر کو کوچ کی فکر کرنی چاہیے۔ یہاں اپنے لئے سنگریزے اکٹھے کر لیں کہ انہیں اٹھایا ہی نہ جاسکے اور اپنے سر پر کوڑا کرکٹ کا بوجھ اٹھا کر اپنے گھر چلتے جانا کسی عقل مند کا شیوہ نہیں۔

ہمارا اصلی وطن دار آخرت ہے اس وطن کو جاتے ہوئے متاع دنیا کو اکٹھا کرنا، متاع دنیا آخرت میں کوڑا کرکٹ سے زیادہ بد بودار ہے، انسان کے لئے اپنے اصلی وطن میں باعث شرمندگی و رسوائی ہے۔

انسان اپنے گھر اپنے اہل خانہ کے لئے دولت لے کر جایا کرتا ہے آخرت میں جانے کے لئے دولت ایمان ہے اس دنیا میں رہتے ہوئے جو ایمان بچا کر چلا گیا وہ اپنا اصل زر بچا کر نکل گیا اور جس نے اپنے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی کئے وہ اپنی تجارت میں خوب نفع کما کر گیا ہے۔

اے ارحم الراحمین! اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں حقیقت سمجھنے کی سعادت عطا فرما اور ہمیں فکر آخرت کی وہ دولت نصیب فرما جس سے ہمارا ایمان محفوظ رہے اور اعمال صالحہ سے معمور ہو کر اس دار فانی سے کوچ کریں۔

شیخ الاسلام امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقالوا فی شرح هذا الحدیث معناه :

لا تترك الى الدنيا ولا تنخذها و طنا ولا تحدث نفسك بطول البقاء

فيها ولا بالاعتنا بها ، ولا تتعلق منها الا بما يتعلق به الغريب في غير و طنه ولا

تشتغل فيها بما لا يشتغل به الغريب الذر يريد الذهاب الى اهله وباللّٰه
التوفيق!

علماء کرام اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے اس کا مفہوم و معنی یہ بیان کرتے ہیں:
تم دنیا کی طرف زیادہ مائل نہ ہو جاؤ اور نہ ہی اسے اپنا وطن قرار دو اور اس دار فانی میں لمبا عرصہ
رہنے اور اس پر زیادہ توجہ دینے کا پروگرام نہ بناؤ۔ اور تم اس دنیا میں اتنا ہی تعلق رکھو جتنا ایک
مسافر پردیس میں تعلق رکھتا ہے اور اس دار فانی میں زیادہ مشغول نہ ہو جاؤ اس طرح جس طرح
ایک مسافر جو اپنے اہل خانہ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے غیر وطن میں وابستگی نہیں رکھتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھایا
ہوایہ سبق خوب یاد رکھا آپ نے زندگی بھر ایک مسافر کی طرح وقت گزارا اس دنیا کو قیام گاہ نہیں
بلکہ گزرگاہ تصور کیا پھر یہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصحبت فلا تنتظر المساء وخذ من

صحتک لمرضک و من حیاتک لموتک .

اے اللہ کے بندے! اے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی! جب تم
شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو، اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو یعنی ہر صبح کو اپنی آخری صبح
تصور کرو اور ہر شام کو اپنی زندگی کی آخری شام خیال کرو۔ جو آدمی اپنی زندگی کی صبحیں اور
شامیں اس تصور میں گزارتا ہے وہ یقیناً گناہ اور نافرمانی سے کوسوں دور ہے کیونکہ جسے معلوم ہے
کہ آج میں نے بارگاہِ علیم وخبیر میں حاضر ہونا ہے تو وہ اپنے تمام اعمال کا حساب لیگا اپنے جرم و

عصیاں پر نادم ہوگا اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوگا اور عرض کرے گا اے علیم و بشیر اے رحیم و کریم میرے گناہ معاف فرما دے میری لغزشیں معاف کر دے میرے اعمال سے درگزر فرما۔ پھر وہ مرد مومن یہاں تک بس نہ کرے گا بلکہ وہ اس بات کا خیال رکھے گا کہ اس کی زندگی کا کوئی سانس یاد الہی کے بغیر نہ گزرے اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی رضا میں بسر ہو یقیناً ایسا آدمی سزاوار رحمت الہی ہے۔

دنیا - دارِ فانی:

یہ زمین اور اس کی وسعت، یہ پہاڑ اور ان کی بلندی و صلابت یہ دریا اور ان کی روانی یہ سمندر اور ان کی اٹھتی موجیں یہ درخت یہ سبزہ یہ جانور یہ چرند یہ پرند سب فانی اور ختم ہونے والے ہیں۔ یہ آگ برساتا ہوا سورج اور اس کی شعاعیں یہ چمکتا چاند اور اس کی کرنیں یہ نیلگوں آسمان اور اس کے جگمگاتے تارے سب فنا کے داغ سے داغدار ہیں ان میں سے کسی کو بھی دوام نہیں یہ سب کچھ مٹ جانے والا ہے۔

انسان اشرف المخلوقات کا تاج سر پر سجائے اس عالم رنگ و بو میں وارد ہوا یہ عزت و کرامت کی خلعت زیبا سے مزین ہو کر اس کرہ ارض پر جلوہ گر ہوا یہ اس جہان دنیا میں ایک وقت مقررہ تک رہنے کے لئے آیا ہے پھر اس نے اس عالم سے کوچ کر جانا ہے اگر وہ اس حقیقت کو سمجھ گیا اور اس نے عالم بقا کے لئے کچھ زاہد راہ تیار کر لیا اور اپنا ایمان سلامت لے گیا تو وہ واقعی اشرف المخلوقات ٹھہرا اور اگر وہ اس دنیا کی رنگینیوں میں کھو گیا اس کے فریب میں آ کر اپنا ایمان ضائع کر گیا تو پھر وہ تمام مخلوقات سے نیچے چلا گیا اور اس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہ ٹھہری۔

اے فرزند ان اسلام! آئیے اس عالم میں اپنا دل نہ لگائیں یہ فانی ہے اس کی اشیاء فانی یہ ختم ہونے والا اس کی لذات تباہ ہونے والی اس لئے اس تباہی کے گھر کو اپنا گھر نہ سمجھیں بلکہ یہاں سے کوچ کی تیاری کریں اور اپنے اصلی وطن جانے کیلئے سامان باندھ لیں کسی وقت بھی بلاوا آسکتا ہے۔ جب بھی بلاوا آئے اپنا ایمان ساتھ لے جائیں اگر ایمان سلامت گیا تو زہے نصیب! تجھیے زندگی کی بازی جیت گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت سے آگاہی بخشے اور درباقی کی جانب روانگی کے لئے مستعد رہنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -:

يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ، يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۹۶۰/۷۹۹۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۲۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۴۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۵
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث :

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں میت کے پیچھے لگتی ہیں اس کے اہل خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل۔ پس ان میں سے دلوٹ آتی ہیں اور ایک میت کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کے اہل خانہ اور اس کا مال

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد ۲۴	صفحہ ۳۵۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۷
مصابیح السنة	رقم الحدیث (۴۰۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۸
قال المحقق:	متفق علیہ		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۰۱۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۵۳
قال حمزة احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۷۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۶۸
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۲۳۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
رياض الصالحین	رقم الحدیث (۴۶۵)		صفحہ ۲۲۳
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۲۶۸۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۷۵
کنز العمال	رقم الحدیث (۴۲۷۶۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۹۰

واپس لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل میت کے ساتھ رہتا ہے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں انسان کو ایک بہت بڑی حقیقت سے آشنا کیا گیا ہے۔ آج انسان دنیا کی رنگینیوں میں یوں مست ہے کہ آخرت کو بھول چکا ہے وہ اپنے مال و دولت سے محبت کرتا ہے ہر وقت اسے بڑھانے کی فکر میں رہتا ہے جائز و ناجائز کی تمیز اٹھ چکی ہے مال اکٹھا کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا جاتا ہے۔ صبح و شام اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں حالانکہ یہی مال جب انسان پر موت آئے گی اس کا ساتھ چھوڑ جائے گا یہ مال و رثاء کا ہو جائے گا، اس چیز کے لئے اپنی زندگی کی قیمتی بہاریں صرف کرنا جو وفا سے خالی ہے کہاں کی دانشمندی ہے۔

انسان اپنے اہل و عیال اور اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے اور بسا اوقات ان کی محبت میں یوں اندھا ہوتا ہے کہ الامان الحفیظ۔ ان کو خوش رکھنے کے لئے دن رات محنت کرتا ہے ان کو آرام پہنچانے کے لئے اپنا راحت و آرام قربان کرتا ہے ان کی خواہشات کی تکمیل کے لئے اکثر حدود شریعہ کو بھی پھلانگ جاتا ہے لیکن اسے خبر نہیں کہ یہ اہل و عیال، یہ اولاد و اطفال وقت آنے پر اس سے بچھڑ جائیں گے اسے قبر تک پہنچا کر واپس آ جائیں گے پھر جیسے جیسے وقت گزرتا جائیگا وہ اسے فراموش کرتے جائیں گے۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ اولاد و عیال کے لئے حد سے تجاوز سراسر گھاٹے کا سودا ہے اور باعث پشیمانی ہے۔

اعمال انسان کے رفیق ہیں یہ وفاداری کریں گے انسان کے ساتھ اس کی قبر میں بھی جائیں گے ایسے رفیق اور وفادار کے لئے کچھ کرنا چاہیے زندگی کے ان لمحات میں اعمال صالحہ بجا لانے چاہئیں تاکہ ان کا حسن و جمال انسان کو قبر میں راحت پہنچائے اگر انہی اعمال کا خیال

نہ رکھا گیا بلکہ اعمال بد سے رغبت ہوگئی تو یاد رہے یہ رفیق قبر ہیں اور قبر میں اگر برے اعمال ساتھ گئے تو وہاں چین کیسے ملے گا۔ اس لئے دانا و بینا انسان اس حیاتِ مستعار کے لمحات کو ضائع نہیں کرتا بلکہ تمام لمحات رضائے الہی میں بسر کرتا ہے اسے معلوم ہے کہ یہ اعمال اس کی قبر میں اس کے ساتھ داخل ہوں گے اور اعمالِ صالحہ قبر والے کے راحت و آرام کا ذریعہ بنیں گے۔

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت نور منور و مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کس محبت بھرے انداز سے اعمالِ صالحہ کے بجالانے کی ترغیب دیتے ہیں۔

مخدوم و مکرم شفقت آثار! کام کا وقت نکلا جا رہا ہے اور ہر لمحہ جو گزر جاتا ہے عمر کو کم کر جاتا ہے اور وقت مقررہ کو قریب کرتا ہے۔ آج اگر آگاہ نہ ہوئے تو کل سوائے حسرت و ندامت کے اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اہتمام کرنا چاہیے کہ ان چند دنوں میں روشن شریعت کے مطابق زندگی گزر جائے تاکہ نجات متصور ہو۔ یہ وقت عمل کا وقت ہے۔ عیش و آرام کا وقت آگے ہے جو کہ اس عمل کا پھل ہے کام کے وقت عیش کرنا اپنی کھیتی کو برباد کرنا ہے اور اس کے پھل سے محروم رہنا ہے۔ (مکتوبات امام ربانی مکتوب ۸۹ دفتر دوم)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَ :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ " عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ :

اللَّهُمَّ ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اللہ کی بارگاہ میں (یوں) عرض کی

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۰۵/۲۵۹۲)	جلد ۸	صفحہ ۵۰۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۷۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۶۱
السنن الکبریٰ (للنسائی)	رقم الحدیث (۸۲۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۳۷۶۱
سنن الترمذی عن سہل بن سعد	رقم الحدیث (۳۸۵۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۳۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۵۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۱۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۲
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۴۶۴)		صفحہ ۲۲۳
قال النووی:	متفق علیہ		

اے اللہ! نہیں ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی
پس انصار و مهاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-

کچھ مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ شیطان اہل ایمان کو راہِ حق سے پھسلانے میں اپنی سعی صرف کرتا ہے اور اکثر ایسے مواقع سے شیطان فائدہ اٹھا جاتا ہے ان میں سے ایک تنگ دستی کا وقت ہے جب انسان افلاس زدہ ہو غربت نے اس کے گھر ڈیرے جمائے ہوں فاقہ سے اس کے اہل خانہ کی حالت غیر ہو ایسے موقع پر شیطان وسوسہ اندازی کی پوری کوشش کرتا ہے اور اہل ایمان سے ان کا ایمان چھین لینے کی تگ و دو کرتا ہے۔

دوسرا موقع جب مال و دولت کی فراوانی ہے۔ عیش و عشرت کا بسیرا ہے کسی قسم کی تکلیف و پریشانی نہ ہو ایسے موقع پر شیطان اپنا کام کر جاتا ہے۔ جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان اللہ سے غافل ہو جاتا ہے یہ غفلت کے پردے گہرے ہی ہوتے چلے جاتے ہیں جن کے سبب اس کا شمع ایمان گل ہو جاتا ہے اور اس میں نور نام کی کوئی چیز نہیں رہتی۔

معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے یہ الفاظ

اللهم لا عيش الا عيش الآخرة

دو موقعوں پر ادا فرمائے

ایک غزوہ خندق کے موقع پر جب پورا کفر یلغار کرنے کے لئے مدینہ طیبہ کا رخ کر رہا ہے اس وقت بظاہر حالات بڑے مخدوش نظر آ رہے ہیں۔ بچاؤ بڑا مشکل نظر آ رہا ہے حالات سنگین سے سنگین تر ہوتے جا رہے ہیں اہل اسلام کو ایک جگہ اکٹھا کر کے خندق کھودی جا رہی

ہے اس عالم میں صبر اور حوصلے کی تلقین کی جا رہی ہے اور اسلام کے ماننے والوں کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی ناپائیدار ہے آخر ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے اس لئے اس زندگی کی اتنی فکر نہیں کرنی چاہیے اس عالم آب و گل میں ایک وقت مقرر رہتا ہے پھر چلے جانا ہے اگر مصائب و آلام کے بادل آتے ہیں تو گھبرانا نہیں اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے وہ زندگی حقیقی زندگی ہے **إِنَّ دَارَ الْآخِرَةِ لَهِيَ الْحَيَوَانِ** ہمیں ہر کام اُس جہاں کو بہتر بنانے کے لئے کرنا چاہیے یہ حیات مستعار گزر جائے گی اپنی اس زندگی کا ہر لمحہ اخروی زندگی کو سنوارنے کے لئے صرف کرنا چاہیے۔ اس لئے زبان رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاری تھا:

اللهم لا عيش الا عيش الآخرة

فاغفر الانصارو المهاجرة .

دوسرا موقع جہاں یہ مبارک کلمات ارشاد فرمائے وہ حجۃ الوداع کا موقع ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کا جم غفیر موجود ہے ان کے چہرے اجلے اور مصفا ہیں ان کی ظاہری صورت ان کے باطن کی خوشی کا پتہ دے رہی ہے کہاں وہ وقت تھا جب مٹھی بھر مسلمان تھے چھپتے چھپاتے مکہ سے کوچ کر رہے تھے آج وہ موقع ہے کہ سو لاکھ کے قریب مسلمان عرفات کے میدان میں خطبہ مبارک سن رہے ہیں۔ آج اللہ نے انہیں مال و دولت کی فراوانی سے بھی نوازا ہے ظاہری شان و شوکت بھی نصیب ہے مکہ مکرمہ حرم مقدس سلطنت اسلامیہ کا حصہ بن چکا ہے اس عالم میں یہ فرمایا:

اللهم لا عيش الا عيش الآخرة

سننے والوں کو یہ درس دیا جا رہا تھا کہ اس ظاہری شان و شوکت سے نہیں اپنے اصلی گھر دار آخرت کو نہ بھول جانا یہ دنیا چند روزہ ہے یہ گزر جائے گی حقیقی وابدی زندگی دار آخرت کی زندگی ہے۔ جہاں ابد الا آباد تک رہنا ہے وہ نہ ختم ہونے والا جہاں ہے اس لئے یہاں جو بھی عمل کرو اس جہان کو سنوارنے کے لئے کرو یہاں نیکی اور پارسائی کو شعار بناؤ ایسی کوئی حرکت نہ کرنا جس سے کفِ افسوس ملنا پڑے شیطان ازلی وابدی دشمن ہے وہ ہر لمحہ مومن کا ایمان چھیننے کے درپے رہتا ہے پس ایسا نہ ہو کہ دولت کی فراوانی یا خدا کو فراموش کر دے بلکہ اس حیات ناپائیدار کا ہر لمحہ یاد الہی میں بسر ہونا چاہیے تاکہ حقیقی عزت و تکریم سے سرفراز کیا جائے۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کس قدر فکر انگیز ہے:

مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رَاكِبٍ قَالٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ ثُمَّ

رَاحَ وَتَرَكَهَا.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۴
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۰۲
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یختر جاہ		
وقال الذہبی:	علی شرط البخاری ومسلم		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۸۵۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۰۲
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۴۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۷۲۳
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

میرا اس دنیا سے کیا کام؟ میری مثال اور دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے ایک سوار نے کسی درخت کے نیچے دو پہر کو آرام کیا پھر وہ چلا گیا اور اسے چھوڑ گیا۔

یہ اس ذات اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے جو مقصود کائنات ہے باقی کسی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ آئیے کوشش کریں کہ اس دار فانی میں دل نہ لگے دل ہر وقت دار آخرت کی طرف متوجہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش وسعی کریں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِنَّ الدُّنْيَا قَدَارٌ تَحَلَّتْ مُدْبِرَةً
وَأَنَّ الْآخِرَةَ قَدَارٌ تَحَلَّتْ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ مِنْهُمَا بَنُونَ، تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا
تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا. فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ "وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ" وَلَا عَمَلًا!
دنیا پیٹھ پھیرے کوچ کرنے کی تیاری میں ہے اور آخرت متوجہ ہو کر آنے کی تیاری میں
ہے ان دونوں جہاں کے چاہنے والے ہیں اے اللہ کے بندو! انباء الآخرة، آخرت کے طلبگار
بن جاؤ اور دنیا کے طلبگار نہ بنو آج (دنیا میں) عمل ہے حساب نہیں کل (قیامت کو) حساب ہے
عمل نہیں۔



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :-
الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ : مَنْ هَجَرَ مَا
نَهَى اللَّهُ عَنْهُ -

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٦)	جلد ١	صفحة ٢٢
مصباح السنة	رقم الحديث (٢)	جلد ١	صفحة ١١٢
قال المحقق: متفق عليه			
صحیح البخاری	رقم الحديث (١٠)	جلد ١	صفحة ٢٩
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢١/٦٥)	جلد ١	صفحة ٦٠٣
سنن الترمذی (مختصراً)	رقم الحديث (٢٦٢٤)	جلد ٣	صفحة ٢٢٨
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٦٢٤)	جلد ٣	صفحة ٢٦
قال الالبانی:	حسن صحيح		
سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث (٥٣٩)	جلد ٢	صفحة ٨٩

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

مسلم وہ ہے: کہ مسلمین اس کی زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ہجرت کر جائے ان امور سے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔



ایمان جب کسی کے دل میں بسیرا کرتا ہے تو ایمان کی تمام برکات کی جانب اس کا دل مائل ہوتا ہے۔ جب کوئی خوش قسمت اسلام کو زیب گلو کرتا ہے تو پھر اس کی جملہ خصوصیات پر بھی وہ دل و جان سے فریفتہ ہوتا ہے۔ ایک مرد نیک بخت جب کلمہ طیبہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتا ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ احکامات کو حرز جاں بنایا کرتا ہے آپ کے

المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۴۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۸۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۴۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۲
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۴۲۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۶
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۳۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۳۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۹۰
قال الالبانی:	صحیح		

ارشادات پر عمل وہ دلیل سعادت سمجھتا ہے اپنی اعمال خیر میں سے ایک یہ ہے کہ اہل ایمان اپنی زبان اور ہاتھ کو تابع شریعت کریں۔ ان سے ایسا کوئی عمل سرزد نہ ہو جس سے شریعت کی مخالفت کی بو آتی ہو اور ان کا صحیح مصرف یہ ہے کہ ان سے افعال خیر و عافیت سے سرزد ہوں وہ امور بجا لائیں جس سے تمام اہل اسلام راضی و خوش ہوں زبان کی مٹھاس انسان کو گرویدہ بنا دیتی ہے۔ سچ کی سعادت اسے اللہ کے ہاں محبوب کر دیتی ہے۔ مرد مومن اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے کہ یہ مرکز خیر تو رہتی ہے اس سے شر کا گزر نہیں ہوتا جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ سے یہ بچی رہتی ہے۔ اہل اسلام کے لئے اچھے کلمات استعمال کرتی ہے۔ ان کی عزت و آبرو سے نہیں کھیلتی اس طرح مرد مومن کا ہاتھ بھی کسی کو اذیت نہیں دیتا دست داری نہیں ہوتی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا کسی کا سامان نہیں اٹھایا جاتا کسی کو کوئی تکلیف نہیں دی جاتی ہے تو ایسا آدمی پوری طرح اللہ کے کرم سے آراستہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی چاشنی سے بہرہ ور ہے۔ تو گویا یہ کامل الاسلام ہے اس کے اس کمال اسلام کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے :

سَلِمَ الْمَسْلَمُ مِنْ لِسَانِهِ وَوَيْدِهِ -

عن ابی ہریرۃ - رضی اللہ عنہ - عن رسول اللہ - صلی اللہ

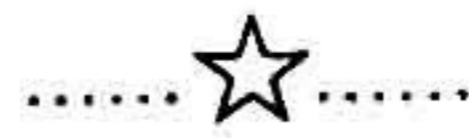
علیہ وسلم - قال :

لو كان لي مثل ادر ذهاباً ، لسترني ان لا لمر علي ثلاث ايال و عندی

منه بشئ الا یشئ ارصدہ لدين -

(۱) ریاق الصالحین (۴۶۶) متفق علیہ

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے اس بات سے خوشی ہوگی کو میری تین راتیں اس میں نہ گزریں کہ اس (سونا میں) سے میرے پاس کچھ بھی (میں سب کچھ راہ حق میں تقسیم کر دوں) سوائے اتنے حصے کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھ لوں۔



حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زاہد اعظم ہیں۔ دنیا اور متاع دنیا سے کوئی رغبت نہیں آپ کی نگاہ پاک کے سامنے کل جہاں عیاں ہیں آپ عالم ملک و ملکوت کا مشاہدہ فرماتے ہیں آپ کی نگاہ میں عالم دنیا کے علاوہ بالا بھی ہے دائمی وابدی جہاں بھی اس کی اس کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں بھی تو جس ذات اقدس واطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عالم عقبی عیاں ہو اس کی ذات کی نگاہ میں اس عالم و دنیا کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

احد پہاڑ جتنا ہونا اللہ اکبر! یہ نہ کہیں ہے اور نہ کسی نگاہ نے دیکھا ہے اگر کل دنیا کا سونا اکٹھا کی اجائے شاید ہر بھی اتنا سونا نہ بن سکے اس کے بارے میں ارشاد گرامی ہے کہ تین دن کے اندر اندر راہ حق میں خیرات کر دوں کیوں اس..... کہ آپ اس جہاں میں رہنے کے لئے نہیں آئے بلکہ یہ تو ایک گزرگاہ ہے گزرگاہ کے مال سے دل نہیں لگایا جاتا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس ناپائیدار کا مال اگر اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تو یہ پائیدار ہو جاتا ہے اس سے فنا کی صفت فنا ہو جاتی ہے۔ اور یہ اللہ الکریم کے کرم سے باقی بن جاتا ہے اس کا اجر و ثواب عالم آخرت میں ملے گا اور عالم آخرت کا اجر باقی رہنے والا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جو..... انسانیت میں آپ نے اپنی امت کو

ترغیب دی کہ اے میری امت! دیکھ اگر میرے پاس اس قدر دولت ہو تو میں جتنی جلدی ممکن ہو اللہ کی راہ میں خیرات کر دوں تم بھی تو میرا کلمہ پڑھتے ہو میری سنت پر فدا ہو جاؤ میرے طریقے اپنا لو ساری کائنات کا خالق و مالک راضی ہو جائے گا۔۔۔ یہ جہاں عارضی ہے اس کی نعمتیں بھی عارضی ان عارضی اشیاء سے دل نہیں لگاتے بلکہ ایسا طریقہ استعمال کرتے ہیں جس سے یہ عارضی نعمتیں باقی نعمتوں کا روپ دھار لیں اس لئے ان نعمتوں کو راہ مولیٰ میں خرچ کر دو یہ بھی باقی اور ابدی ہو جائیں گی۔

الایشی ارصدہ لدین :

یہ ارشاد گرامی قرض کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے ہے۔ قرض قرض ہے جب تک ادا نہ کیا جائے چھٹکارا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آخری جملہ ارشاد فرمایا کہ اپنی امت کو درس دیا کہ راہ حق میں جتنا مال بھی خرچ کرو محمود ہے اس پر ابرو و ثواب ملے گا۔ لیکن دیکھنا جس کا قرض دینا ہے اس کا پہلے انتظام کرو قرض کی ادائیگی کی رقم الگ کر لو باقی راہ حق میں خیرات کرو۔ کیونکہ یہ خیرات مستجب کے زمرہ میں آتی ہے۔ لیکن قرض کی ادائیگی تم پر فرض ہے اور فرض ادا کرنا سب سے اہم ہوا کرتا ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو ، حدیثہ عن النبی - صلی اللہ علیہ وسلم -

قال : الدنيا سجن المومن و سنتة و فاذا افارق الدنيا فارق السجن و السنة -
حضرت عبداللہ بن عمرو والواص نے بیان فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

دنیا مومن کا قید خانہ اور قحط ہے پس جب وہ دنیا سے جدائی اختیار کرے گا تو قید خانہ اور قحط سے جدائی اختیار کرے گا۔

.....☆.....

جیل جیل ہوتی ہے اسے آزادی پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ جیل میں انسان قید ہوتا ہے وہاں اسے آزادی نصیب نہیں اگرچہ جیل میں قید افراد کو کھانے پینے کی وافر اشیاء دے دی جائیں پھر بھی وہ جیل کو پسند نہیں کرتا بلکہ آزادی کے لئے تڑپتا ہے۔

دنیا اہل ایمان کے لئے ایک جیل ہے اس جیل میں اگرچہ کسی مومن کو وافر نعمتیں بھی ملیں پھر بھی مومن کا دل اس جیل خانہ میں نہیں لگتا وہ اس جیل پر آزادی کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ قید ہونا پسند نہیں کرتا آزاد فضا میں سانس لینے کے لئے بے قرار رہتا ہے۔

دار آخرت میں اہل ایمان کو اتنا وسیع و اعریض جنت ملے گا کہ آج اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وسارعو مغفرة من ربکم و جنت عرضھا الموات والارض -
اور جلدی کرو اپنے رب کی جانب سے مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔

اور اہل ایمان کو مقابلہ میں یہ دنیا قید خانہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ دنیا ہے کتنی ہو پھر اہل ایمان کا اس کے کتنے حصہ پر تصرف ہے دار آخرت کے مقابلہ میں یہ دنیا ایک جیل ایک قید خانہ معلوم ہوتی ہے۔ اور جنت کی نعمتیں ابدی و سرمدی نعمتیں ان کے مقابلہ میں یہ انعام قحط سالی کی سے کیفیت معلوم ہوتے ہیں۔

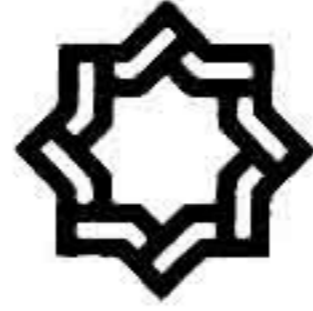
اہل ایمان ہر لمحہ اس قید سے آزادی چاہتے ہیں اور اس دینا کے لئے اس جیل کے لئے کچھ نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے اہل وطن اپنی آزاد جگہ کے لئے توشہ کرتے ہیں۔ انہیں یقین کامل ہے کہ ایک دن اس دینا سے اس قید خانہ سے رہائی ملنے والی ہے اور ایک دن جیل سے آزادی ملے گی۔ اس لئے وہ اس جیل خانہ میں دل نہیں لگا یہ کرتے اور ہمیشہ تیاری کی حالت میں رہتے ہیں۔

فاذا فارق الدنيا فارق السجن واسنة :

جب مومن دنیا سے مفارقت اختیار کرے گا تو وہ جیل اور قحط سالی سے چھٹکارا حاصل کرے گا۔ ان الفاظ مبارکہ میں غور کیجئے بلکہ فکر و غور کیجئے۔ جب دنیا سے مومن جائے گا تو جیل خانہ سے نکل جائے گا اور حقیقت میں ایک مومن کی قبر اتنی کشادہ ہوتی ہے کہ یہ دنیا اس قبر کے مقابلہ میں جیل معلوم ہوتی ہے اور قبر میں ایک مومن کو اتنے انعامات ملیں گے کہ اتنا وافر..... دیا جائے گا کو انیا کی نعمتیں اور دنیا کی غذا میں اس مقدار ولذت کے مقابلہ میں قحط سالی کی سی کیفیت معلوم ہونگی۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کا ایمان محفوظ مامون فرمائے اور اسے تیاری آخرت کی ارزانی

فرمائے۔



عن سهل بن سعد - رضی اللہ عنہ - قال قال رسول اللہ - صلی اللہ
 علیہ وسلم - انا و کافل الیتیم فی الجنة هكذا و اشار بالسبابة والوسطی و
 فترج بیہما۔

حضرت سهل بن سعد - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ
 وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہونگے اور آپ نے اپنی انگشت
 شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا اور ان کے درمیان کشادگی فرمائی۔



جیسے جنت مل جائے وہ کامیاب و کامران ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

و من زحزح من النار و ادخل الجنة فقد نار۔

جیسے نار جہنم سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔ حقیقی کا

میابی یہی ہے کہ انسان اللہ کے غضب سے بچ کر اس کی رضا و خوشنودی کی جگہ جنت میں پہنچ

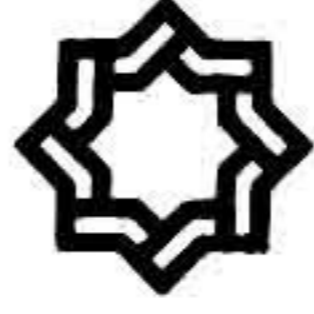
ریاض الصالحین (۲۶۲)

صحیح البخاری (۶۰۰۵)

جائے۔ پھر جنت جنت میں فرق ہے وہ بڑا ہی سعید ہے جیسے جنت کے بلند مدارج نصیب ہیں لیکن اس کی قسمت کا اندازہ کون لگائے جیسے جنت بھی ملے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب و رفاقت ملے سبحان اللہ! ایسے خوش افراد جنہیں جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب و رفاقت بھی نصیب ہوگی ان میں ایک یتیم کی کفالت کرنے والا ہے۔

وہ بچہ جس کے سر سے اس کے باپ کا سایہ اٹھ جائے وہ یتیم کہلاتا ہے۔ ایسے بچے کے لئے ہماری اس دنیا میں بے شمار مصائب و آلام ہیں اس کا نوعمری میں قرار و سکون چھن جاتا ہے اس کے مستقبل کے بارے میں طرح طرح کے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں۔ کیونکہ یہ دنیا ہے یہاں کسی کو پھلتا پھولتا دیکھنے والے کم ہیں اور کسی کو رنج و الم میں مبتلا دیکھ کر بغلیں بجانے والے زیادہ ہیں۔ اس خود غرضی کے گھر میں جو مومن کسی یتیم کا خیال رکھے اس کی دیکھ بال کرے اسے اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھے۔ وہ یہ مت سمجھے کہ اس کا یہ عمل بے کار ہے اور اسے اس عمل پر شاباش دینے والا اور انعام دینے والا کوئی نہیں۔

سن لیجئے حضور۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور پھر آپ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کھول کر واضح کر دیا کہ دیکھ لو جیسے ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی اور نہیں اس طرح یتیم کی کفالت کرنے والا قیامت کے دن جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا کہ میرے اور اسے درمیان کوئی اور نہیں ہوگا۔



عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ لِلَّهِ رَبًّا وَ
بِالْإِسْلَامِ دُنْيَاً وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا -

حضرت عباس بن عبدالمطلب - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور
رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے سنا - آپ ارشاد فرما رہے تھے:
ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو راضی ہو اللہ سے رب مان کر اور اسلام سے دین مال کر اور
(حضرت) محمد (مصطفیٰ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رسول مان کر۔



ہمارا اس دنیا میں مشاہد ہے کہ اللہ ہر نعمت کا ذائقہ اور لذت ہے اگر انسان سلیم الطبع ہو تو
اس نعمت کے ذائقہ سے لذت گیر ہوتا ہے۔ بعض ذائقے عمدہ ہوتے ہیں کہ انسان انہیں عرصہ
دراز تک یاد رکھتا ہے۔ اگر کوئی آدمی وہ نعمت انسان کے منہ میں ڈال دے تو اسے پرانی یاد تازہ
ہو جاتی ہے اور فوراً بول اٹھتا ہے کہ یہ وہی نعمت ہے۔

اللہ رب العزّة نے ایمان کو ذائقہ دار نعمت بنایا ہے۔ اگر ایک مسلم سلیم الطبع ہو تو وہ ایمان کی لذت سے آشنا ہوا کرتا ہے اسے معلوم ہے کہ ایمان کی لذت ہر لذت سے بالا ہے یہ ایک بے مثال لذیذ نعمت ہے اور اہل ایمان اس نعمت کا ذائقہ زندگی کے آخری سانس تک محسوس کرتے ہیں۔

حضور سید للعالمین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزیں ذکر فرمائیں جس خوش نصیب مسلم میں یہ تین چیزیں ہوں گی اسے ایمان کی لذت محسوس ہوگی اور ان تین فضائل سے آراستہ مومن سلیم الطبع مومن ہے جس کی حسن زوق سلامت ہے۔

(۱) من رضی باللہ رباً :

جو اللہ کو رب مان کر راضی ہوا۔

”رضا“ بہت بڑی دولت ہے جسے یہ نصیب ہو جائے اس کے امور بڑے سہل انداز سے انجام پاتے ہیں۔ جس مومنم و موحد کا اللہ تعالیٰ کی ابدیعت پر کامل ایمان ہے اور پھر ایمان رضا کی حدود کو چھو رہا ہے تو وہ اللہ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرے گا۔

رضا کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ رضائے عام

۲۔ رضائے خاص

۱۔ رضائے عام:

یہ ہر مسلم و موحدک و نصیب ہے اس کے بغیر ایمان و اسلام مکمل ہی نہیں۔ اس کا مطلب

بڑا سادہ ہے کہ

اللہ کو رب مان کر راضی ہوا اور غیر اللہ کو رب ماننے کیلئے راضی ہی نہیں وہ دل و جان سے اللہ وحدہ ولا شریک کی ابدیعت و ربوبیت کا اقرار کرتا ہے۔

وہ اسلام کو دین مان کر راضی ہے اسلام کے علاوہ کسی کو سچا دین نہیں مانتا اس نے اپنے گلے میں اسلام کی اتباع کا ہار ڈالا ہوا ہے وہ کسی اور ملت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ حضور سید للعالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہے اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کاذب یقین رکھتا ہے اس کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد کسی نئے نبی کی گنجائش نہیں۔

رضائے عام والا مسلم بھی ایمان کی لذت کو سمجھتا ہے لیکن اپنی ذوق کے مطابق۔

۲۔ رضائے خاص:

یہ دولت اسے نصیب ہوتی ہے جو کامل الایمان ہوا کرتا ہے۔ وہ اللہ کو رب مان کر کیا راضی ہوا کہ اسے احکام الہیہ سرانجام دیکر ہی راحت ملتی ہے۔ جب تک کہ وہ عبادت و بندگی کر نہ لے اسے سکون ہی نہیں ملتا۔ یہ رضائے الہی اس کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا ہو جاتا ہے۔ جو امور عام مسلمین سرانجام دیتے ہیں رضائے الہی کی دولت سے معمور ہو مرد مومن ان امور کو رضا و رغبت سرانجام دیتا ہے۔

اسلام کو دین مان کر راضی کیا ہوا کہ اس کے احکامات قلبی لگاؤ ہو گیا۔ دین کی ہر بات اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ وہ اسلام کا ایک چلتا ہوتا موقع بن جاتا ہے جو جس کی بھی نظر پڑے وہ اس کے دین پر فرنگی کا گڑھ ہو جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر کی راضی ہوا کہ آپ کی محبت و چاہت میں ہر چیز

سے تجاوز کر گیا۔ وہ سوتا ہے تو حضور کی اتباع میں سوتا ہے وہ جاگتا ہو کو خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں جاگتا ہے اس کا کھنا اس کا پینا اس کا چلنا اس کا پھرنا سب کچھ الامت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر ہوتا ہے پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں محبت کرتا ہے کہ جب بھی آپ کا ذکر خیر آجائے اس کی بلائیں بھیک جاتی ہیں اس کی زبان ہر لمحہ درود پاک سے تروتازہ رہتی ہے۔ اس کے دل میں ہر لمحہ محبت رسول کے موتے پھوٹتے رہتے ہیں۔

ایسا خوش ذوق ایمان کی حقیقی لذت پالیتا ہے اسے ہر چیز سے پان ایمان زیادہ عزیز ہوا کرتا ہے وہ ایمان کی مٹھاس میں یوں مست ہوتا ہے کہ اس کے رنگ رنگ سے ایمان کی مہک محسوس کیجا سکتی ہے ایسے خوش نصیب مسلم و مومن کی قبائے ایمان کو کون تارتا نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسے مسلم و مومن کے ایمان کو خریدا جا سکتا ہے حقیقت میں ہیں وہ الوالعزم افراد میں جن کے بارے میں کہا گیا ہے۔

ذوق للعلم الايمان -

النفقة على العيال

حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة وزهير بن حرب و ابو كريب ، واللفظ لابي كريب . قالوا حدثنا وكيع عن سفيان ، عن مزاحم بن زفر ، عن مجاهد عن ابي هريرة - رضى الله عنه - قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : انفقته في سبيل الله ، ودينار انفقته في رقبة ، ودينار تصدقت به على مسكين ودينار انفقته على اهلك ، اعظمها اجرا الذي انفقته على اهلك -

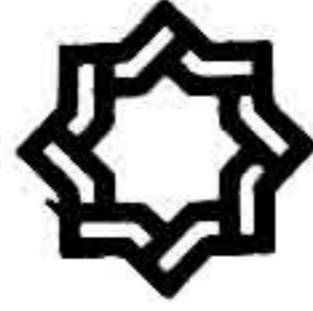
ترجمة الحديث :

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا :

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷۴/۹۹۵)	جلد ۴/صفحہ ۲۷۶۷
السنن الکبریٰ (للنسائی)	رقم الحدیث (۹۱۳۹)	جلد ۸ صفحہ ۲۷۰
الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۵۱)	صفحہ ۲۶۳
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۵۱/۵۷۸)	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی :	صحیح	
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۹۳۱)	جلد ۱ صفحہ ۵۳۲
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۰۷۵)	جلد ۹ صفحہ ۳۹۶
قال حمزه احمد الزین :	اسنادہ صحیح	

ایک دینار وہ ہے جسے تم فی سبیل اللہ خرچ کرو ایک دینار وہ ہے جسے تم کسی غلام کے آزاد کرنے میں خرچ کرو: ایک دینار وہ ہے جو تم کسی مسکین پر صدقہ کرو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اہل و عیال پر خرچ کرو۔ اس میں سے سب سے زیادہ اجر و ثواب والا وہ دینار ہے جسے تم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو۔

کنز العمال رقم الحدیث (۴۴۴۴۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۷۷
الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۹۱۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۸۴
قال المنذری: صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۹۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۱
قال الالبانی: صحیح		



حدثنا حجاج بن منهل قال : حدثنا شعبة قال : اخبرني عدى بن ثابت قال : سمعت عبد الله بن يزيد :
 عن ابي سعود - رضى الله عنه - عن النبي - صلى الله عليه وسلم -
 قال : اذا انفق الرجل على اهله بحتبها فهو له صدقة .

صحیح البخاری	رقم الحديث (۵۵)	جلد ۱	صفحة ۳۲
جمع الجوامع رقم الحديث (۱۱۱۵)		جلد ۱	صفحة ۱۶۷
سنن النسائي	رقم الحديث (۲۵۳۱)	جلد ۵	صفحة ۷۰
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (۲۵۳۳)	جلد ۲	صفحة ۲۰۹
قال الالباني: صحیح			
سلسلة الاحاديث الصحیحة	رقم الحديث (۷۲۹)	جلد ۲	صفحة ۳۵۹
مسند ابی واؤد الطیالیسی	رقم الحديث (۶۱۵)	جلد ۱۷	صفحة ۱۹۶
المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحديث (۵۲۲)	جلد ۱۷	صفحة ۱۹۶
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۴۲۳۹)	جلد ۱۰	صفحة ۵۰
قال شعب الارنؤوط: اساده صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعود - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور اکرم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے اہل خانہ پر خرچ کرے اجر و ثواب کی نیت سے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

۲۹۸ صفحہ	رقم الحدیث (۷۷۵۶) جلد ۴	السنن الکبریٰ للبیہقی قال البيهقي:
	رواه البخاری فی الصحیح	
جلد ۴ / صفحہ ۲۷۷۴	رقم الحدیث (۲۲۸۵/۱۰۰۲)	صحیح مسلم
جلد ۳ صفحہ ۹۴	رقم الحدیث (۱۹۶۵)	سنن الترمذی قال الترمذی:
	هذا حدیث حسن صحیح	
جلد ۲ صفحہ ۳۶۵	رقم الحدیث (۱۹۶۵)	صحیح سنن الترمذی قال الالبانی:
	صحیح	
جلد ۲ صفحہ ۶۷۶	رقم الحدیث (۹۸۲)	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ
جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۰	رقم الحدیث (۲۲۲۳۷)	المسند الامام احمد قال حمزہ احمد الزین:
	اسنادہ صحیح	
جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۰	رقم الحدیث (۱۷۰۱۹)	المسند الامام احمد قال حمزہ احمد الزین:
	اسنادہ صحیح	
صفحہ ۲۶۳	رقم الحدیث (۷۴۹)	الادب المفرد
صفحہ ۲۸۱	رقم الحدیث (۷۴۹/۵۷۶)	صحیح الادب المفرد
جلد ۷ صفحہ ۳۳۴	رقم الحدیث (۹۹۹۶)	تحفة الاشراف

فہرست

5	مریض کی عیادت	1
8	معمولی سے معمولی تکلیف، گناہوں کا کفارہ ہے	
10	بیمار آدمی کو حالت بیماری میں اپنی عبادات و اوراد کا پورا ثواب ملتا ہے	
14	بیماری گناہوں کو یوں کھا جاتی ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کی خبث کو	
15	بیمار سے گناہوں یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے خزاں زدہ درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں	
17	اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والا گناہوں سے پاک و صاف ہو کر	
21	ہر گناہ سے پاک	
22	اللہ کی طرف سے بھلائی و خیر	
23	جو اللہ کی رضا پر راضی اللہ اس سے راضی	
24	قیامت کو درجہ کی بلندی	
26	اہل بلاء کے اجر و ثواب کو دیکھ کر اہل عافیت کی تمنا	
28	بیمار کی عیادت اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	
33	ضمانت الہیہ میں	
34	اللہ تعالیٰ کی ضمانت سب سے بڑی ضمانت ہے	
35	رحمت الہی میں غوطے لگانے والا	
37	ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں	
42	تیمارداری کرنے والا اہل جنت سے	
46	جنتی میوؤں میں	
48	جنت میں داخل ہونے والا	
51	کمال محبت	
53	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنفس نفیس تیمارداری فرمانا	

59	حافظ قرآن امام الانبیاء کی نظر میں	2
63	مقرب بارگاہ الہی	
64	قابل رشک	
66	نور الہی سے معمور	
70	مستجاب الدعوات	
71	رحمت کے سائبان تلے	
75	قدسیوں کا ساتھی	
79	اسلام کا علمبردار	
82	أَغْنَى النَّاسِ	
86	مشتاق رسول	
92	اشراف الأمت	
97	حیات جاوداں	
102	نجات یافتہ	
108	عرش الہی کے سایہ میں	
110	والدین کے لئے رحمت	
113	اہل خانہ پر رحمت	
115	جنت میں	
119	حفاظ کرام سے چند گذارشات	
131	حسن خلق	3
145	جمعة المبارک	4
163	توبہ	5
167	باب التوبة	
184	دن اور رات کو اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم پھیلاتا ہے تاکہ گنہگار توبہ کریں	

185	سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تائب کی توبہ قبول	
199	حضرت کعب بن مالک کی توبہ	
219	مجلس میں اٹھنے سے پہلے استغفار سے گناہ معاف	
221	زہد	6
223	زاہد اللہ کا محبوب ہے	
235	رمضان المبارک	7
237	رمضان المبارک میں ہر روز رحمت الہی	
245	جنت میں باب الزیّان سے داخلہ	
248	روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا	
254	بناءً اسلام	
257	گناہوں کا کفارہ	
260	صوم نصف صبر	
264	دخول جنت	
266	زمرہ صدیقین و شہداء میں	
269	نارِ جہنم سے ڈھال	
275	روزہ لا مثلاً لہ	
279	بدعت	8
285	چمکتے موتی	9

marfat.com